بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً

الحمد للہ کہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نحوی المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

١ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ علم نحو و صرف۔

٢ صاحب مائۃ عامل۔

٣ مفصل حالات علم النحو۔

٤ علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

الحمد للہ کہ یہ نسخۂ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب بیان نحوی اعراب المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

عجل اللہ

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سیّد غلام جیلانی صدر المدرّسین مدرسۂ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع
اضافۃ
المفیدۃ

(۱) اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

(۲) صاحب مائۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔

(۳) مفصّل حالات عِلم النحو۔

(۴) عِلمُ النَّحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صاحبؒ مائۃ عامل

تعارف

عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی وبیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظر وسیع وفکر صحیح وقلم بخیح سے علم معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی نہ کر پایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواع متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات غامضہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم

زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیل علم کی خاطر صحرا نوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہر زادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمان علم وفضل پر مہر تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبری زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبداللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ؞ وعش حمار التعش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقال ؎

لاتامن النفشۃ من شاعر، مادام حیا سالما ناطقا ؞ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجوکم صادقا

وفات

آپ نے ۴۷۱ھ میں بزبان جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے ؎ لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ؞ جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف

(۱) المغنی۔ شیخ ابوعلی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالبًا سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی وبیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں ید بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار، معانی، بیان، بدیع اور قوانی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور ومتداول متن ہے۔

شروح وتعلیقات مائۃ عامل

(۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج باباطوسی (۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفٰے معروف بطاشکبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل ۱۰۰۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعد اللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی[۱] متوفی ۱۱۴۸ھ۔

---

[۱] نزہۃ الخواطر۔ [۲] قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر استاد سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالاتِ علم النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوتُ ہذا نحوًا ای قصدت قصدًا دوم جہت مثل " ہن نحوالبیت عامدات " سوم مثل یقال ہذا نحوًا ای مثلہ چہارم نوع یقال. ہذا علیٰ اربعۃ انحاءٍ " ای انواعٍ پنجم راستہ مثل " ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال " ما احسن نحوک فی الکلام " ہفتم پھرانا یقال " نحوتُ بصری الیہ " ای صرفتُ وقال الامام الداؤدی ؎ للنحو سبع معان قداتت لغتہ + جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا. قصدٌ ومثلٌ ومقدارٌ وناحیۃ + نوعٌ وبعضٌ وحرفٌ فاحفظ المثلا۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے، کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یالاوقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظِ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیۃ، وقال فی مدینۃ العلوم وموضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنّتِ رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے " تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے " تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعثِ جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعثِ عیب ہے۔ وللّٰہ درالکسائی فی النحو ؎ انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع، واذا ما اتقن النحو الفتی۔ مرّ فی المنطق مرافاتسع، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق اومستمع، واذالم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینحق جنبا فالقمع، فتراہ ینصب الرفع دما × کان من نصب ومن خفض رفع، اہمافیہ سواء عندکم × لیست السنۃ فینا کالبدع،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دورِ جاہلیت اور آغازِ اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلاتکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعر ؎

ولست بنحوی یلوک لسانہ ∴ ولکن سیلقی اقول فاعرب

لیکن جب دینِ اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق در جوق داخلِ اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی،

نزہتہ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیرالمؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم و فعل و حرف۔ فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبیٔ بہ والحرف ما افاد معنی"۔ چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحویہ جمع کئے عطف و لغت، تعجب و استفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب انّ اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت، فلذلک سمی النحو"۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصّہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا: کیا اللہ اپنے رسولؐ سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں"۔ یہ قصّہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہٗ"۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ابو الاسود دؤلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابو الاسود دؤلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ نحو کا واضع اول عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابو الاسود دؤلی نے قواعد نحویہ جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابو الاسود دؤلی سے سوال ہوا "امن این لک ہذا النحو؟ قال لفقت حدودہ من علی بن ابی طالب"۔

نحاۃ قرن اوّل

حضرت ابو الاسود دؤلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابو عمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبسۃ الفیل متوفی سنہ ۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی سنہ ۱۰۲ھ یہ دونوں ابو الاسود دؤلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابو بحر عبد اللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی سنہ ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبد اللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلو کان عبد اللہ مولی ہجوتہ ؞ ولکن عبد اللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابو سلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی سنہ ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابو الاسود دؤلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

(۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی سنہ ۱۳۰ھ علمِ نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابو عمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی سنہ ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علمِ نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع"۔ دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذہب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر ؞ ذاک اکمال وہذا جامع، للناس شمس وقمر

(۷) ابو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبد اللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی سنہ ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علمِ نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابو محمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحہا ؞ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد و ورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابو عبد الرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی سنہ ۱۶۰ھ سیّد اہل ادب اور فن عروج

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابوعمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ۔

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ⁂ او کنتُ اعلم ما تقول عذلتکا

لکن جهلتَ مقالتی فعذلتنی ⁂ وعلمتُ انك جاهل فعذرتکا

(۹) ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابوالحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "کتاب سیبویہ" علمِ نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے ولله در القائل ۔

الا صلى المليك صلاة صدق ⁂ على عمرو بن عثمان بن قنبر

فان كتابه لم يغن عنه ⁂ ذوو قلم ولا ابناء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ "فن نحو میں معتبر کتاب رضیؒ ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونیؒ ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبدالمالک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و تجسس کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ نحو و لغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابوجعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابوعبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علمِ نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابوعمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو و لغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علمِ نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابوعبیدہ، ابوزید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علمِ نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرح کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۴) ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علمِ نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابوالعباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت و امام نحو، ابوعمر جرمی، ابوعثمان مازنی اور ابوحاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علمِ نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۶) ابوالعباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علمِ نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابوالحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علمِ نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابوجعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "التفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلقِ خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دُعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابو العباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابو سعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف بسیرانی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء وافاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں، علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابو علی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۷ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابو العباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابو طالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابو علی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابوبکر بن السراج اور ابو اسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابو الفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابو طالب عبدی اور ابو الحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملۃ" ہے۔

(۲۷) ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابوبکر بن السراج اور ابوبکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علم تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابو الحسن علی بن عبداللہ شمسی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ واہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابو الاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبیّن قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحو ہیں، جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب وجوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کے فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا۔ عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درس نظامی میں علم نحو کی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں:۔ مائۃ عامل، کافیہ، ہدایت النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

عِلمُ النحو

تعریفه :- علم باصول یعرف بها احوال واخر الکلم الثلاث من حیث الاعراب والبناء۔

کیفیت :- ترکیب بعضها مع بعض۔

موضوع :- الکلمۃ والکلام۔

غرض :- صیانۃ الذهن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب

واضع :- ابوالاسود الدوئلی احد الکبار التابعین۔

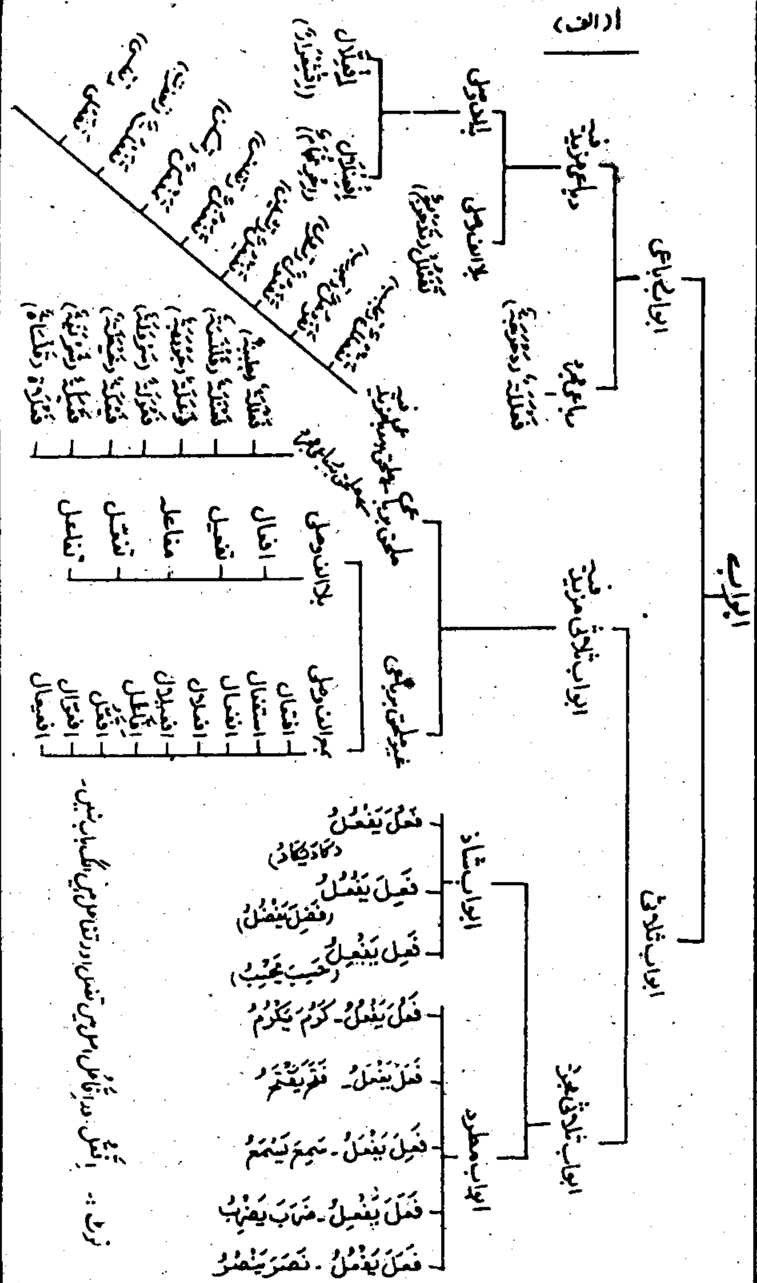
وجه تسمیت :- النحو فی اللغۃ القصد یقال نحوت نحوت وههنا هو قصد سمت کلام العرب لیلحق من لیس من اهل اللغۃ باهلها فی الفصاحۃ فیطلق بها۔ وقیل اول من اسس النحو امیر المؤمنین علیؓ بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ وهو لا یعمل شیئا الا وهو یقرب به الی الله تعالیٰ لما روی عن ابی الاسود الدوئلی وهو استاذ امیری المؤمنین الحسن والحسین رضی الله تعالیٰ عنهما انه سمع رجلا یقرأ القرآن ان الله بریٔ من المشرکین ورسولہؐ بالکسر فانکر ذلك علیه فقال له هذا اکفر ثم رجع الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه وقال نحوت ان اضع میزانا للعرب لیقوموا به لسانهم فقال له علی کرم الله تعالیٰ وجهه اقصد نحوه ومن هذا اسمی هذا العلم بالنحو وسمی بعلم الاعراب ایضا لان له تعلقا بالاعراب دخولا ومعنی فیتناول الاعراب والمبنی (درایۃ)

شرف :- النحو ابو العلوم ولنعم ما قیل: "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

ائمۃ النحو :- الامام الفراء النحوی والامام المبرد النحوی

الفائدة ان التحقیق الانیق ان موضوعه واحد وهو اللفظ الموضوع للمعنی والتعدد باعتبار النوعین۔

سلہ قیل ان علیا رضی الله تعالیٰ عنه وضع له (لابی الاسود) الکلام کله علی ثلاثۃ اضرب اسم و فعل وحرف ثم دفعه الیه وقال تمم علی هذا وسمی النحو نحوا الان ابا الاسود قال استاذنت علی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فی ان اضع نحو ما وضع فسمی لذلك نحوا (حیوۃ الحیوان) سلہ القراءۃ الصحیحۃ لایۃ القرآن ان الله بریٔ من المشرکین ورسوله بالضم ای بالتحقیق الله بریٔ من المشرکین و بالتحقیق رسوله (رسول الله) بریٔ من المشرکین، سلہ النحو فی اللغۃ القصد المثل یقال نحوت نحوا ای قصدت قصدا والفاعل مرفوع نحو جاءنی زید وبمعنی الجانب التشبیه



(ب)

اقسام الاسم المعرب باعتبار وجوه الاعراب

	اقسام الاسم المعرب	مثال	رفعاً	نصباً	جراً	تنبیہ
١	المفرد المنصرف الصحیح	زید	بالضمۃ جاء زید	بالفتحۃ رأیت زیداً	بالکسرۃ مررت بزید	علامتہ عند النحاۃ ما لا یکون فی آخرہ حرف علۃ [illegible]
٢	المفرد الجاری مجری الصحیح	دلو، ظبی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	علامتہ ما یکون فی آخرہ واو و یاء
٣	الجمع المکسر المنصرف	رجال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٤	مثنیٰ	رجلان	بالالف المفتوح ما قبلہا جاء رجلان	بالیاء المفتوح ما قبلہا رأیت رجلین	بالیاء المفتوح ما قبلہا مررت برجلین	ان نون التثنیۃ مکسورۃ ابداً، ان نون التثنیۃ تسقط عند الاضافۃ
٥	کلا وکلتا مضافاً الی مضمر	کلا وکلتا	(=) جاء رجلان کلاھما	(=) رأیت رجلین کلیھما	(=) مررت برجلین کلیھما	
٦	مشابہ تثنیۃ	اثنان واثنتان	(=) جاء اثنان	(=) رأیت اثنین	مررت باثنین	
٧	جمع المذکر السالم	مسلمون	بالواو المضموم ما قبلہا جاء مسلمون	بالیاء المکسور ما قبلہا رأیت مسلمین	بالیاء المکسور ما قبلہا مررت بمسلمین	ان نون الجمع السالم مفتوحۃ ابداً، تسقط عند الاضافۃ
٨	عشرون الی تسعون	عشرون الی تسعون	(=) جاءنی عشرون رجلاً	(=) رأیت عشرین رجلاً	(=) مررت بعشرین رجلاً	
٩	مشابہ جمع المذکر	اولو مال	(=) جاءنی اولو مال	(=) رأیت اولی مال	(=) مررت باولی مال	
١٠	جمع المؤنث السالم	مسلمات	بالضمۃ جاءت مسلمات	بالکسرۃ رأیت مسلمات	بالکسرۃ مررت بمسلمات	علامتہ ما یکون فی آخرہ الف وتاء کمسلمات
١١	الاسماء الستۃ المکبرۃ مضافۃ الی غیر یاء المتکلم	اب، اخ، حم، ھن، فم، ذو مال	بالواو جاء ابوک	بالالف رأیت اباک	بالیاء مررت بابیک	جاءنی اخوک، رأیت اخاک، مررت باخیک
١٢	اسم غیر منصرف	احمد، عمر	بالضمۃ جاءنی عمر	بالفتحۃ رأیت عمر	بالفتحۃ مررت بعمر	
١٣	الاسم المنقوص	قاضی	بتقدیر الضمۃ جاءنی القاضی	بالفتحۃ لفظاً رأیت القاضی	بتقدیر الکسرۃ مررت بالقاضی	علامتہ ما فی آخرہ یاء ما قبلہا مکسور کالقاضی
١٤	الاسم المقصور	موسیٰ	(=) جاءنی موسیٰ	(=) رأیت موسیٰ	(=) مررت بموسیٰ	ما فی آخرہ الف مقصورۃ کعصا
١٥	غیر جمع المذکر السالم مضافاً الی یاء المتکلم	غلامی	(=) جاءنی غلامی	(=) رأیت غلامی	(=) مررت بغلامی	
١٦	جمع المذکر السالم مضافاً الی یاء المتکلم	مسلمیّ	بتقدیر الواو جاءنی مسلمیّ	بالیاء لفظاً رأیت مسلمیّ	بالیاء لفظاً مررت بمسلمیّ	

(ج)

اسم

- مبنی
  - ضمائر
    - مرفوع متصل (ضربتُ الی ضربن)
    - مرفوع منفصل (انا الی ھن)
    - منصوب متصل (ضربنی الی ضربھن)
    - منصوب منفصل (ایای الی ایاھن)
    - مجرور متصل (لی الی لھن)
  - اسمائے اشارات
  - موصولات
  - اسمائے افعال
    - بمعنی ماضی
    - بمعنی امر
  - اسمائے اصوات
  - اسمائے ظروف
    - زمان
    - مکان
  - کنایات
    - فی العدد
    - فی الحدیث
  - مرکب بنائی
- معرب
  - جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم، مُسْلِمِيَّ
  - اسمائے ستہ مکبرہ - اب، اخ، فم، حم، ھن، ذو مال
  - غیر جمع مذکر مضاف بیائے متکلم - غُلَامِيْ
  - اسم مقصور، مُوْسٰی
  - اسم منقوص - قَاضِيْ
  - غیر منصرف، اَحْمَدُ
  - جمع مؤنث سالم، مُسْلِمَاتٌ
  - عشرون تا تسعون، عِشْرُوْنَ
  - مشابہ جمع، اُوْلُوْ مَالٍ
  - جمع مذکر سالم، مُسْلِمُوْنَ
  - اثنان واثنتان، اِثْنَانِ
  - کلا وکلتا، کِلَاوَکِلْتَا
  - مثنیٰ، رَجُلَانِ
  - جمع مکسر منصرف، رِجَالٌ
  - اسم جاری مجری الصحیح، دَلْوٌ، ظَبْيٌ
  - اسم مفرد منصرف صحیح، زَيْدٌ

اقسام التنوین

۱	تنوین التمکن	ھو الذی یدل علی تمکن مدخولہ فی الاسمیۃ کزیدٍ
۲	تنوین التنکیر	ھو الذی یفرق بین المعرفۃ والمعرفۃ کصَہٍ وصَہ
۳	تنوین المقابلۃ	ھو الذی تقابل نون جمع المذکر السالم کمسلماتٍ
۴	تنوین العوض	ھو الذی عوض عن المضاف الیہ نحو یومئذٍ اصلہ یوم اذکان کذا
۵	تنوین الترنم	ھو الذی یجعل مکان حروف المد فی القوافی۔
۶	تنوین الغالی	ھو ما یلحق القافیۃ المقیدۃ وھی القافیۃ الساکنۃ
۷	تنوین الضرورۃ	سلاسلًا و اغلالًا (ویقال لہ تنوین التناسب)
۸	التنوین الندائی	یا مَطَرٌ
۹	التنوین الحکائی	
۱۰	تنوین الشاذ	

(بقیۃ نحو) والنوع و احرف مثل قصدت نحوہ ای جانبہ ورأیت رجلا نحو الاسد وھو علی نحو واحد ای نوع واحد وجمعہ انحاء ونحوت نحوی الیک ای صرفت ۱۲

المغالطۃ النحویۃ اَنَّ زَیْدًا کَرِیْمٌ (حل) اَنَّ علی وزن مدّ صیغۃ الفعل الماضی و زیدًا بحالۃ الرفع فاعل ان والکاف جارۃ و ریمٍ مجرور بحرف الجر ۱۲

اقسام الالف واللام

- الف لام حرفی
  - الف لام زائدۃ
    - الف لام زائدۃ لازمۃ
      - عارض اضطراری / اسماء البلدان (بنات الاوبر)
      - عارض غیر اضطراری / ضرورۃ شعری
      - عارض للمح (الحسن و العباس)
    - الف لام زائدۃ غیر لازمۃ
      - داخل علی الاعلام غالب الاطلاق علی فرد واحد (مثالہ النجم)
      - داخل علی الاعلام المنقولۃ (مثالہ اللات والعزی)
      - داخل علی الاعلام المرتجلۃ (مثالہ السموئل والیسع)
  - الف لام تعریف
    - الف لام جنس
      - (زید خیر من) مثالہ الرجل خیر من المرأۃ
      - استغراق (زید عالم) مثالہ ان الرجل عالم
      - استغراق (افراد حقیقیہ) مثالہ ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصّلحٰت
    - الف لام عہدی
      - خارجی علمی مثالہ خرج الامیر
      - حضوری مثالہ الیوم اکملت لکم دینکم
      - ذہنی مثالہ اخاف ان یاکلہ الذئب
      - ذکری مثالہ کما ارسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول
- الف لام اسمی ـ الضارب ای الذی ضرب. المضروب ای الذی ضُرِب

الفوائد الجليلة فی اصول النحو

۱۔ اذا کان الفاعل مضمرا وحد الفعل للواحد نحو زید ضرب وثنی للتثنیۃ نحو الزیدان ضربا وجمع للجمع نحو الزیدون ضربوا وفی اٰیۃ القراٰن الکریم یاایها الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وحد صیغۃ الفعل دعاکم والفاعل مضمر ومرجع الضمیر اللّٰہ ورسولہ والاصل فی هذا المقام تثنیۃ الفعل للمثنی اذا کان الفاعل مضمرا فثبت ان معاملۃ اللّٰہ ورسولہ واحد فنعم ما قال ابن التیمیۃ فی تصنیفہ الصارم المسلول علی شاتم الرسول اقامہ اللّٰہ مقام نفسہ فی امرہ ونهیہ واخبارہ لایجوز الفرق بینہ وبین اللّٰہ تعالیٰ فی هذہ الامور۔

۲۔ کل فاعل مرفوع ؛۔ نحو جاءنی زید وظبی ودلو ورجال وعمرو وابوك والرجلان والمسلمون واولو مال۔

۳۔ کل مفعول منصوب ؛۔ نحو رأیت زیدا ودلوا وظبیا ورجالا وعمروا واباك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۴۔ کل مضاف الیہ مجرور ؛۔ نحو مررت بزید ودلو وظبی ورجال وعمرو وابیك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۵۔ فی الحاشیۃ علی شرح الکافیۃ للجامی ؎

گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ∴ تا کدام است اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود ومحمد با شعیب ونوح ولوط ∴ منصرف دان ودگر باقی ہمہ لا ینصرف

۱؎ قال السبکی هو رجل علمہ اکبر من عقلہ حتی قیل من سمی ابن التیمیۃ بشیخ الاسلام فهو کافر (تاریخ ابن العماد) ولہ هفوات کثیرۃ یقول ان اللّٰہ متصف بالجسمیۃ والجهۃ والانتقال وان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایتوسل بہ وانشاء السفر الیہ بسبب الزیارۃ معصیۃ ویقول ان الطلاق الثلث مرۃ واحدۃ لایقع الاطلقۃ قال العلامۃ الصاوی فقد رد علیها ائمۃ مذهبہ حتی قال العلماء انہ ضال مضل۔ بعد ذلك حکم قاضی القضاۃ بحبسہ وکان ذلك ۷۰۵ھ ثم نودی بدمشق وغیرہ من کان علی عقیدۃ ابن التیمیۃ حل مالہ ودمہ کذا فی مرآۃ الجنان فثبت انہ ضال مضل لاریب فیہ ۱۲

کتب النحو

العدد	اسماء الکتب	اسماء المصنفین
۱	نحو میر	میر السید السند شریف الجرجانی
۲	مائۃ عامل (عربی)	الشیخ عبد القاهر الجرجانی
۳	شرح مائۃ عامل (۔)	ملا محمد صادق النحوی
۴	〃 (فارسی)	الشیخ عبد الرحمٰن الجامی وقیل مولانا عبد الرسول
۵	هدایۃ النحو	ابو حیان النحوی
۶	کافیۃ ۱؎	الامام جلال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب
۷	شرح جامی	مولانا الشیخ عبد الرحمٰن الجامی
۸	مفصل	العلامۃ جار اللّٰہ الزمخشری
۹	رضی شرح الکافیۃ	العلامۃ رضی النحوی
۱۰	الفیۃ	محمد بن مالك الجیانی النحوی
۱۱	ابن عقیل شرح الفیۃ	الامام عبد اللّٰہ بن احمد المعروف بابن عقیل
۱۲	خضری شرح ابن عقیل	الشیخ محمد الخضری
۱۳	متن متین	مولانا عبد الرسول
۱۴	مغنی اللبیب	الشیخ جمال الدین ابو محمد عبد اللّٰہ بن یوسف المعروف بابن هشام النحوی
۱۵	حاشیۃ الغفور علی الجامی	مولانا عبد الغفور تلمیذ جامی

۱؎ الشیخ ای فی علم النحو لا فی علم الدین والتصوف والشریعۃ لانہ من المعتزلۃ المتعصبین وما کان الشیخ فیما خواجہ وامام وپیشوا من عمرہ بین خمسین وستین (فی الطب) وفی العرف العام الذی فاق علی اهل عصرہ فی فن کالشیخ ابن الحاجب ، وفی التصوف هو المتصرف فی العالم باذن اللّٰہ کالشیخ عبد القادر الغوث الاعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ۱۲ ۲؎ التاء فی اٰخر کلمۃ الکافیۃ والشافیۃ قیل للنقل وقیل للمبالغۃ وقیل للتانیث باعتبار الرسالۃ اعنی الرسالۃ الکافیۃ کذا قال مولانا عبد الحکیم ۱۲ الکافیۃ ملخص ومختصر من المفصل للعلامۃ الزمخشری المعتزلی ۳؎ الرضی هو رافضی یقال الرافضی الشیعۃ ۱۲

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب بیان نحوی امر المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

عَزَّوَجَلَّ

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سیّد غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

1. اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ علم نحو و صرف۔
2. صاحب مائۃ عامل۔
3. مفصل حالات علم النحو۔
4. علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى

الدیباج فی الحمد والنعت والمنقبۃ

قولہ الرحمٰن الرحیم

قولہ بسم اللہ

قولہ علی نعمائہ

قولہ محمد

ترکیب صفحہ ۲

عــہ یا یہ وجہ کہ جب صفت کے صیغے بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے الفوائد

شعر

بارگر یہ کردہ ام ارکان درست ختم
از یتیم کردہ ام ارکان درست خم

عــہ قولہ وعلی آلہ ۔ یعنی ارشاد اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کی اتباع میں ذکر آل مناسب ہوا ۔۱۲ اور آل کے معنی ہیں اہل وعیال ، پیرو ، دوست ۔ یہاں پر تینوں معنی مراد ہیں ۔ آل اسم جمع ہے جمع نہیں لہٰذا المجتبیٰ کا صفت ہونا صحیح ہے ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ترکیب صفحہ ۲

(با) حرف جار ۔ (اسم) مضاف ۔ اسم جلالت موصوف ۔ الف لام برائے تعریف ۔ (رحمٰن) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف ۔ (رحمٰن) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول ۔ الف لام برائے تعریف ۔ (رحیم) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ۔ راجع بسوئے ...

(ص) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم جلالت ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ۔ (الکرامۃ) حرف تعریف ۔ (رنا) ... اسم فاعل صیغہ واحد ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ...

(و) حرف عطف ۔ (علیٰ) حرف جار ۔ (آل) مضاف ۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ...

عــہ پڑھا جاتا ہے ۔ سہ یہ اور مجتبیٰ ہم معنی ہیں یعنی برگزیدہ ۔۱۲

قولہ والصلوٰۃ (و) حرف عطف ۔ الصلوٰۃ مبتدا ... (علیٰ) حرف جار ۔ مستقر ... معنی ... خبر ... مل کر جملہ اسمیہ ... مل کر ... مستقر ظرف لغو ... فعل ...

عــہ الف لام کا بیان ... ترکیب ... ہم نے ... مقام ...

[illegible]

بیان تقسیم العوامل

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام
افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی
سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل
لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

ترکیب
صفحہ ۴

(صفحہ ۳) اضافہ بعض نفع مجرور ... مستفاد ... حرف تنبیہ ہے۔ ... فعل ... فاعل ... مفعول ... جو ... ماضی ... مضارع ... حرف ...

ترکیب صفحہ (۴) ... (اعلم) ... فعل امر ... صیغہ واحد مذکر حاضر ... (ان) ... ضمیر ... مرفوع متصل ... فاعل ...

... مستتر ... (الفتحۃ) ... صیغہ واحد مذکر غائب ... (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع ... مضاف (الشیخ) موصوف (الامام) ... صفت اول ... افضل ... اسم تفضیل ... مضاف الیہ ... صفت ... (علماء) ... مضاف ... مضاف الیہ ...

مضاف الیہ ... مضاف ... ابن ... موصوف ... مضاف الیہ ... عبد ... مضاف الیہ ... مل کر ... ابن ... صفت ... الف لام حرف تعریف ... اسم منصوب ... ضمیر مرفوع متصل ... نائب فاعل ... دونوں صفت ... مبدل منہ ...

[illegible]

بیان تقسیم العوامل

سماعیۃ وقیاسیۃ فالسماعیۃ منہا
احد وتسعون عاملا والقیاسیۃ منہا
سبعۃ عوامل والمعنویۃ منہا عددان
وتتنوع السماعیۃ منہا علی ثلٰثۃ عشر نوعا

۵،۷ یہ تمیز رائے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیۃ سے زائل ہو چکا ۔ ۱۲

عہ باب تفعل سے بجائے تکرار ہے جیسے تجرّع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا ۱۲

لہ قولہ سماعیۃ وقیاسیۃ بوجہ تعدد جزئیات جن کا تعین ... وہ قیاسی ہے ... منضبط ہو سکے وہ ... سماعی ہے اور معنوی ... دونوں لفظی کے اقسام ہیں ... اور افعال تعجب ... سماعی اور قیاسی ... نہیں کیا ۱۲

عہ قولہ فالسماعیۃ افعال ناقصہ، افعال مدح وذم، افعال مقاربہ، افعال تعجب ... جو عامل قیاسی ہے ... بعض احکام میں مطلق فعل سے ... سماعی میں شمار کئے گئے ... اسی طرح اسماء ... جیسے احد عشر تا تسعۃ عشر ... اللغات میں

۳ص قولہ احد وتسعون ... سماعیۃ لفظیۃ ... عامل ... زائد ہو جاتے ہیں ۱۲

۴ص قولہ سبعۃ عوامل یعنی عوامل لفظیہ قیاسیہ ... افعال تعجب ... تفضیل کو عامل ... اور اسم ... قیاسی قرار دیں (صہ)

(النوع التاسع) ... اور اگر وہ اس کا عمل فقط نصب ... منصوب کرنے والے اسماء ہیں ... جن کا ذکر (النوع الثامن) میں ہے۔ اور اگر وہ اسم فعل میں عمل کرے گا اور اس کا عمل جزم ہے تو یہ اسمائے جازمہ فعل مضارع ہیں جن کا بیان (النوع السابع) میں ہوا ہے۔ اسمائے عاملہ کی ... قسمیں ہیں ... اگر ایک اسم میں عمل کرتا ہے تو ایک اسم اور ایک فعل ہے یا ایک اسم میں یا دو اسم میں ... فعل ہیں ... اور وہ عمل رفع ہے ... مخصوص بالمدح مخصوص بالذم ... تو یہ افعال مدح وذم ہیں جن کا ذکر (النوع الثانی عشر) میں ہوا ہے۔ اور اگر دو اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل نصب ہے تو یہ افعال قلوب ہیں جن کا ذکر (النوع الثالث عشر) میں بیان کیا ہے۔ اور اگر وہ عمل رفع ونصب ہے تو یہ افعال ناقصہ ہیں جن کو (النوع العاشر) میں ذکر کیا ہے۔ اور اگر ایک اسم اور ایک فعل میں عمل کرے گا تو یہ افعال مقاربہ ہیں جن کا ذکر (النوع الحادی عشر) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تیرہ انواع ہو گئیں۔

... (النوع الثالث) ... (النوع الخامس) ... (النوع الرابع) ... (النوع الاول) ... حروف ناصبہ ... (صہ)

(ترکیب صفحہ ۶)
میم حرف عماد والف علامت تثنیہ مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ
تثنیہ احل مبتدا بجملہ الا کا خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف
سے مل کر ثانی مضاف
ثانیہما مقید اسمیں ثانی مضاف الیہ راجع
ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ الف
بسببِ اضافت بین میم حرف علامت اپنے مضاف
علامت تثنیہ۔ ثانی مضاف اپنے اسم
ایہ سے مل کر مقید قیاسیہ متصل اسمیں
منصوب ہی ضمیر مرفوع راجع ہوئے
پوشیدہ نائب فاعل اسم منصوب
مبتدا کے مقید ثانیہما ملکر شبہ جملہ اسمیہ
اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ
خبر مبتدا انی خبر سے مل کر
سوال۔ سماعیہ میں پوشیدہ
ضمیر (ھی) کا مرجع احدھما اور قیاسیہ
بیان کیا گیا ہے۔ ضمیر مؤنث
ہے اور مرجع ہیں

راجع اور مرجع میں
مطابقت ضروری نہیں حالانکہ مطابقت
ضروری ہے۔ جواب۔ مطابقت عام
ہے خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو یا معنی
مرجع کے ساتھ۔ اگرچہ اکثر مطابقت
لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور
کبھی اس کے معنی کے ساتھ۔ وَقَالُوا
مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ
لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِينَ۔ اس آیت میں ضمیر
(بہ) کا مرجع لفظ مہما ہے
اور ضمیر (ھا) کا مرجع بھی وہی
ہے۔ مگر اول ضمیر باعتبار لفظ مہما
مذکر لائی گئی ہے۔ اور ضمیر دوم
باعتبار معنی مؤنث۔ کیونکہ مہما
کے معنی اس مقام پر آیۃ ہیں
اور وہ مؤنث ہے۔ تفسیر مدارک
میں ہے۔ وَالضَّمِيرُ فِي بِهِ
وَبِهَا رَاجِعٌ إِلَى مَهْمَا
إِلَّا أَنَّ الْأَوَّلَ [illegible]

ذکر
على اللفظ والثاني أنث
على المعنى لأنها في
معنى الآية اھ اسی
طرح یہاں احدھما اور ثانیہما
سے مراد عوامل ہیں۔ اور لفظ عوامل
مؤنث ہے لہٰذا مطابقت ہو گئی۔
یہ ترکیب سماعیۃ وقیاسیۃ
کے مرفوع ہونے کی تقدیر پر
ہوگی اور اگر ان کو مجرور پڑھا جائے
تو یہ ترکیب سابق معطوف
معطوف علیہ ہو کر ضمیر بین سے
بدل ہو جائیں گے۔ پھر بدل اور
مبدل منہ مل کر مجرور باقی ترکیب
حسب سابق۔ اور اگر ان کو
منصوب پڑھا جائے تو ترکیب یوں
ہوگی۔ معطوف معطوف علیہ مل کر اعنی
فعل مقدر کے مفعول بہ ہو گے۔
اور ترکیب یوں ہوگی۔ اعنی
فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اس میں
(انا)

ترکیب
صفحہ ۶

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروفا جارة وهي سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال الشيء بالشيء اما حقيقة نحو به داء واما مجازا نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

النوع الاول حروف الجر

٩

(بقیہ صفحہ ۸)
ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ راجع ہوئے حروف نائب فاعل ہے حروفاً موصوف جارية اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول ثانی تسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول ہے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا قولہ وھی الخ (و) حرف عطف (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہوئے حروف جارة و سبعة عشر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا قولہ الباء الخ

(الباء) مبتدا (للام) حرف جار (الالصاق) مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف لام حرف جار الاستعانة مجرور جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتة مقدر کا ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وھو الصاق الخ

(و) حرف عطف (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہوئے الالصاق (الشئ) اتصال مصدر مضاف جار (با) حرف جار مضاف الیہ جار مجرور مل کر (الشئ) مجرور اتصال مضاف ظرف لغو اتصال مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر ممیز (اما) حرف تردید حقیقة معطوف علیہ (و) زائدہ بر مذہب جمہور اما حرف عطف (مجازا) معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا قولہ نحو (بہ داء) الخ نحو مضاف لفظ اپنے مضاف مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی (مثال) ھا ضمیر مضاف مجرور

ترکیب صفحہ ۸

البسمل الکامل بحل شرح مائة عامل

٢

[illegible]

ظاہر ہے اس کا عطف "للتعلیل" پر ہے۔ اسی طرح "للتعدیۃ" وغیرہ آئندہ معانی کا عطف بھی اسی پر ہے۔ قولہ وللمصاحبۃ ... ترجمۃ القرآن کنز الایمان ... قولہ انکم ظلمتم ... [illegible]

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ وَلِلتَّعْدِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اَذْهَبْتُهٗ وَلِلْمُقَابَلَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَيْدٍ

قولہ للتعلیل۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا۔ تو باء کے معنی اور یہ فعل ہونے کے ... تعلیل ہونے کے برائے ... بیان ...

انکم قول ... یعنی چیز کے علت ہو۔ ... سبب بھی کہتے ہیں اور سبب کبھی علادی ہوتا ہے جیسے اس آیت میں

ادخلوا ... یعنی بما کنتم تعملون۔ اور حدیث میں ہے "لن یدخل احدکم الجنۃ بعملہ"۔ نظر برآں (ص۳۰)

(۱) تقسیم الاستعطاف اور قسم استعطافی وہ ہے جس کا جواب جملہ انشائیہ ہو جیسے باللّٰہ ہل قام زید (صفحہ)

[illegible]

(زید) ذہبت بزید کے معنی یہ ہیں کہ متکلم ذہاب میں زید کے مصاحب ہے اور اذہبتہ ... مذکورہ آیت کریمہ میں یہ بات نہیں۔ ... سیبویہ کے مسلک کی توجیہ ... ذہاب وہاں پر فاعل کی معیت ... مفعول کے ساتھ ... ذہاب سے پاک ہے ۱۲

قولہ للمقابلۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا مجرور باء کے مقابل واقع ہونا۔ باء ... داخل ہوتی ہے العوض اور اثمان پر ... اسی واسطے اس کو باء عوض ... کہتے ہیں لیکن ... عند التحقیق دونوں میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ باء عوض ... دوسری کے ساتھ ... ایک جانب ... اور مقابلہ ... اور دوسری جانب ... دوسری ... جانبین سے اختیار کیا جاتا ہے ... مقابلہ نہیں ہوتا۔ کذا فی حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جیسے فلیت لی بہم قوما اذا رکبوا شنوا الاغارۃ فرسانا ورکبانا

قولہ اشتریت العبد بالفرس ظرف لغو کی مثال ہے ... کبھی ظرف مستقر ہوتا ہے جیسے ... قولہ ہذا ابنک القسم ... بعض نسخوں میں ہے ... الصاق ... ہو چکا

[illegible]

(صفحہ ۱۱)

(ص ۶) مثالہ

مقدرکی اسمیں مثال ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے التعلیل

مضاف ھا مضاف الیہ مل کر جملہ

(رقیہ صفحہ ۱) باللہ

اگر اقسمت باللہ تمسک ہوں ہے

دونوں مل کر جار مجرور

(ترکیب صفحہ ۱۰)

(و) حرف عطف

و قولہ تکون فعل ناقص ...

قولہ ... تعلیل ... التعلیل

ترکیب صفحہ ۱۰

باقی صفحہ ۱۰ - اور اسکے لئے حروف قسم میں سے صرف (باء) آتی ہے۔ نظر برآں مثال شرح درست نہیں اسیواسطے شرح ...

ابحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف ... اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ - لافعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - بر تقدیر ارادہ معنی - ارحم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انت پوشیدہ جسمیں آن ضمیر مرفوع متصل فاعل - ...

وَللظرفية نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله تعالى وَلا تُلقوا بِاَيدِيكم اِلى التهلكة واللام للاختصاص نحو الجلّ للفرس وللزيادة نحو رَدِفَ لَكُم اى ردفكم وللتعليل نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لِلّٰهِ لا يؤخّر الاجل

ے اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۲

النوع الاول حروف الجر

یا استحقاق یعنی دو ذاتوں کے درمیان جیسے الحمد لله یا ملک واقع ہو جیسے دو ذاتوں کے اختصاص جیسے ایک دوسری درمیان واقع ہو اسکی الجل للفرس کیا مالک ہو جیسے کہ اختصاص یعنی نفی ہو تو ہم قرار دیا گیا ہے۔ ارتباط جیسے عام ہے وہ اس اختصاص سے علی الکافیہ ابن حاشیہ میں ہے ولام ہشام صفوی میں الواقعۃ الاختصاص احدهما بین ذاتین الفرس نمالاحظ کا لجل للفرس ہے۔ اس ہے شرح میں ہے الواقعۃ لام الاستحقاق هی بین معنی و ذات ا ه

ے قوله وللتعليل یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بیان کرنے کے لئے جو علت غائی ہوتی ہے جیسے جئتک لاکرامک اس لئے کہ اکرام علت غائیہ ذہنی میں مقدم ہے اور وجود میں موخر یعنی کسی چیز کی علت بیان کرنے کیلئے جو سبب باعث ہوتی ہے جیسے خرجت لمخافتک کہ خوف خروج پر علت باعثہ ہے اور وجود میں خروج پر مقدم ۱۱ ے قوله وللقسم لام قسم کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ اور یہ لام اسم جلالت کیساتھ مخصوص ہے۔

ترکیب صفحہ ۱۲

(وغیرہ ترکیب بعینہٖ مذکور ہے) … مثال مضاف الیہ راجع … مقدر کی ۔ (ہمیں) مثال مضاف مضاف الیہ ۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر جار … ہوئے الظرفیہ ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر (زید) … مل کر مبتدا ۔ مبتدا (ای) بتقدیر ارادہ یعنی مجرور … خبر ہوا ۔ (و) حرف عطف (الیلہ) … ثابت … مبتدا (یا) حرف جار (ثابت) متعلق … ثابت … مل کر ظرف مستقر ہوا ۔ (ہو) ضمیر … راجع … اسم فاعل صیغہ واحد مذکر … فاعل اور … ضمیر مرفوع متصل … فاعل ۔ اپنے فاعل … ہوئے (زید) … اسم … جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ظرف مستقر … مل کر جملہ … مبتدا اپنی خبر سے مل کر … قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ (نحو) مضاف … (ما) ضمیر مجرور … (قول) مصدر مضاف … جلالت ذوالحال … متصل راجع … اسم … ماضی معروف … (تبارک) فعل ماضی … ضمیر مرفوع متصل … (ہو) … تعالیٰ فعل … راجع … فاعل سے مل کر … اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ … ہو کر حال … ذوالحال …

حرف عطف … (ی) … مضاف الیہ … (لا تلقوا) فعل نہی … صیغہ جمع مذکر حاضر (و) ضمیر مرفوع متصل … فاعل (باء) حرف جار زائدہ (ایدی) … مضاف (کم) … ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ (م) علامت جمع … (ایدی) مضاف الیہ … مفعول بہ منصوب … مضاف … اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور … مفعول … قول مصدر مضاف … مضاف الیہ … مثال معنی … مضاف الیہ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع … (الزیادۃ) … مثال … مبتدا … خبر … فا … حرف جار … فعل … متعلق … جملہ … ہوا …

[illegible]

[illegible]

النوع الاول حروف الجار

وللمعاقبة[1] نحو لزم الشرّ للشقاوة ومن

وهي[2] لابتداء الغاية نحو سرت مِنَ البصرة

الى الكوفة وللتبعيض[3] نحو اخذتُ

مِنَ الدراهم اے بعض الدراهم وللتبيين

نحو قوله تعالىٰ فاجتنبوا الرجس مِنَ الاوثانِ

اى الرجس الّذى هُو الاوثان[4]۔

(رباقی صفحہ ۱۱) مقدر ہے صریح (شیئًا) مقدر ہے کہ اسکی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ لفظ (بعض) کے رکھنے سے معنی درست رہیں چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول (ای بعض الدراہم) سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے مبرد اور عبدالقاہر اور زمخشری اس (من) کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم مبدء اخذ ہے۔ مبدء اخذ ہے۔ قولہ متن اصل لعلہ میں مبنی بر سکون ہے مگر جب اس کے بعد الف لام واقع ہوتا الف کی حرکت فتح اس کو دیدیتے ہیں تو مفتوح ہو جاتا ہے جیسے یہاں پر اور اگر ایسے بعد الف لام کے سوا کوئی اور ساکن ہو تو کسرہ دیتا ہے جیسے من ابنک یا من اجلک یا من التی

کیمت قلبی ⁎ کانت بخیلۃ بالوصل عنی۔ میں کثیر الاستعمال ہیں تو الی کسروں سے احتراز کیوجہ سے فتح دیدیا گیا ہے ۵ قولہ للتبیین یعنی امر مبہم مراد ظاہر کرنے کیلئے کبھی اسکی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اسکی جگہ رکھنا درست ہو چنانچہ شارح کے قول ای الرجس الذی الخ میں اس طرف اشارہ ہے۔ یا یا لفظ دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کا مبہم کی خبر بنا سکیں چنانچہ مثال مذکور میں یہ کہہ سکتے ہیں الرجس ھو الاوثان بخلاف من تبعیضیہ کہ اسکے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہے مثلاً اخذت عشرین من الدراہم میں دراہم سے معین اور نہ بنائے جو عشرین گے زائد ہیں تو من بنائے تبعیض ہے اور العشرون

دراہم درست نہیں ہے کیونکہ کہنا درست نہیں ہے کہ کل کا حمل جزء پر لازم آتا ہے جو درست نہیں ہے اور اگر یہ بیان ہو تو (من) زائد ہے جنس کا حمل اور العشرون دراہم تبیین ہے اور جنس کا حمل کہنا درست ہے۔ جو صحیح ہے بعض افراد پر ہے اور (عز من قائل) میں (من) برائے تبیین ہے اور قائل کا حمل ضمیر (عز) پر ہے صحیح ہے۔ (من) مبہم اگر معرفہ ہو تو (من) اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہو تو صفت جیسے یلبسون ثیابا خضرا من سندس ۵ قولہ الاوثان استبرق ۱۲ ۵ قولہ الاوثان یعنی جس طرح بتوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اسی طرح بتوں سے کرو یا انکی عبادت سے بچنا ہے اور انکی تعظیم سے تنفیر عظیم ۱۲ ترکیب صفحہ ۱۲ قولہ نحو لزم الشیٔ للشقاوۃ (نحو) مضاف لفظ (۱۲)

(من) حرف جار (الدراہم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف ثابتا مقدر کا ثابتا مستقر ہوا اور ثابتا مقدر کر اس میں اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے موصوف مقدر (شیئًا) کی طرف اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت (شیئًا) موصوف کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول ہوا (اخذت) فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر (بعض) مضاف (الدراہم) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل مقدر (اخذت) کا اخذت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ۱۲

قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان (نحو) مضاف (قول) مضاف (ہ) ضمیر مجرور مضاف الیہ (تعالیٰ) فعل ماضی متصل ذوالحال صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال اپنے ذوالحال سے مل کر مضاف الیہ لفظ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان) مضاف الیہ مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مقولہ ہوا

(من) حرف جار (الاوثان) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق (فاجتنبوا) کا [illegible] مضاف الیہ (التبیین)

قولہ ومن وھی للابتداء اول (و) حرف عطف (من) مبتدا (ھی) ضمیر مرفوع منفصل (و) زائدہ (ہی) راجع ہے (من) کی طرف (الغایۃ) مضاف الیہ مل کر مجرور (ل) جار (ابتداء) مضاف (الغایۃ) مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ [illegible] (و) حرف عطف (التبعیض) معطوف (و) حرف عطف (التبیین) معطوف (و) حرف عطف (الزائدۃ) معطوف [illegible] معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر [illegible]

(من) حرف جار (الدراہم) [illegible] اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ثابتا مقدر کا ثابتا [illegible]

[illegible]

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (ای) حرف تفسیر (الرجس) موصوف (الذی) اسم موصول (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہے اسم موصول (الاوثان) خبر

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

وَالى لانتهاءِ الغَايَة فى المكان

نحو سِرت مِنَ البصرة الى الكوفة

وللمصاحبة نحو قوله تعالى وَلَا تَأْكُلُوا

اَمْوَالَهُمْ اِلىٰ اَمْوَالِكُمْ اى مَعَ اموالكم

(۳۳) متصل۔ مضاف الیہ راجع ہوئے انتہائے الغایت۔ مضاف الیہ ۔ المکان۔ مضاف الیہ ۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ سے آگے) انتہائے غایت کے علاوہ مسافت ضروری ہے۔ انتہائے غایت میں ابتداء مسافت ہوتی ہے۔ اور مصاحبت میں حرف معیت ہو۔ ۳۴ قولہ اِلی۔ مع اموالکم۔ یہ ایت کریمہ میں اپنے اصنعوفہ وہی جملہ (الی) اس آیت کریمہ میں ای کا ہے۔ اور معنی ہیں ایدیکم الی المرافق سے واسطے ہے۔ اسی طرح اموالکم مضافہ (۱۶) اسی معنی میں ہیں۔ ایدیکم صفحہ ۱۶ میں الی المرافق ۳۰ ترکیب۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ یغفرلکم من مضاف۔ قول مصدر مضاف تعالیٰ فعل۔ ذنوبکم مجرور متصل ذوالحال تعالیٰ ایں نائب ہٰا ضمیر مجرور صیغہ واحد راجع فاعل۔ ماضی معروف متصل ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل سے ملکر ھو ضمیر مرفوع فعل اپنے فاعل سے ذوالحال اپنے حال سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر یغفرلکم من ذنوبکم مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف ملکر مضاف الیہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف۔ مقولہ مضاف الیہ۔

ملکر خبر مبتدا مقدر مثالہ کی۔ مثال مضاف ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الزیادۃ۔ مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یغفر فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم جلالت کی طرف۔ کم ضمیر مجرور متصل علامت جمع۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ من حرف جار زائد ذنوب مضاف کم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ م علامت جمع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب امر ہوا۔ جو قرآن کریم میں پہلے مذکور ہے۔ قولہ و الی لانتہاء الغایۃ فی المکان۔ و حرف عطف۔ الی مبتدا۔ لام حرف جار۔ انتہاء مصدر مضاف الغایۃ مضاف الیہ فی حرف جار

المکان مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو انتہاء مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ و حرف عطف۔ لام جار۔ المصاحبۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ متعلق کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے الیٰ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ معطوفتہا قولہ بعد ثم کقولہ نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ۔ مضاف مضاف الیہ۔ سرت من البصرۃ الی الکوفۃ مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مقدر کا۔ اس میں مثال مضاف ہا ضمیر مجرور مضاف الیہ (۳۵)

مضاف الیہ ۔ اِلی مبتدا۔ ابتدا۔ اسمیہ ۔ سرت فعل۔ سرت من حرف جار البصرۃ مجرور۔ جار مجرور۔ الی حرف جار الکوفۃ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نحو قولہ تعالیٰ۔ قولہ امور الیہم قولہ ولا تاکلوا اموالکم الی اموالکم۔ قول مصدر مضاف تعالیٰ فعل۔ ہا ضمیر مجرور متصل نعل ماضی زد والحال۔ تعالیٰ ضمیر ہو۔ اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لفظ ولا تاکلوا اموالکم الی اموالکم مقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثال مضاف ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے المصاحبۃ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف۔ لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔ واو ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ اموال مضاف ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے (۳۶)

ترکیب صفحہ ۱۶

اموالہم مقدر ہوکر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ الیٰ حرف جار ہم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ م علامت جمع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ معطوف علیہ حرف تقسیم۔ معطوف اموال مضاف۔ الیہ ہم ضمیر مجرور۔ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

ہا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے مضاف الیہ م علامت جمع۔ ماضی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر لا تاکلوا فعل اپنے مفعول فیہ اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسرہ ہوا۔ ۱۳۰

مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

التسہیل الکامل شرح ہدایۃ النحو عامل

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا اِنْ كَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نحو قوله تعالى فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَقَدْ لَا يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نحو قوله تعالى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

(بقیہ صفحہ ۱۷) (قبل) مضاف (ھا) مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل راجع ہوئے الی مضاف راجع ہوئے مل کر مضاف الیہ ہوا اپنے مضاف (ثبت) مقدر مفعول فیہ ہوا (ثبت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر اس میں پوشیدہ راجع ہوئے اسم موصول فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہوئی (یکون) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (ما) اسم موصول (بعد) مضاف (ھا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص (کان) کا (من) حرف جار (جنس) مضاف (ما) اسم موصول (قبل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف

صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول فاعل اور مفعول فیہ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابتاً مقدر کا ثابتاً اسم فاعل (ھو) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہوئی کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی مل کر جملہ فعلیہ ہوا مقدم سے مؤخر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق (نحو) مضاف (قولہ) مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل (ص ۴۳)

(ص ۴) راجع ہوئے اسم جلالت ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہوا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مصدر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف (ھو) کی۔ مثال مقدر کی۔ مثال (فاغسلوا) فا حرف عطف یا جزائیہ (اغسلوا) فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر (واؤ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (وجوہ) مضاف (کم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (واؤ) حرف عطف (ایدی) مضاف (کم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (الی) حرف جار (المرافق) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ اغسلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ۱۸

جو کہ جزا ہے (لم یکن) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزائے مقدم (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (ما) اسم موصول (بعد) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا اسم موصول اپنے صلے سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا (من) حرف جار (جنس) مضاف (ما) اسم موصول (قبل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ثابتاً اسم فاعل (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص (لم یکن) اسم فاعل اور

تو (لم) کا جزم لفظاً ہے اور (ان) کا محلاً۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ الخ (نحو) مضاف (قول) مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہوا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول سے مل کر، قولہ لفظ (ثم اتموا الصیام الی اللیل) مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے (ما بعد الی کا ما قبل میں داخل ہونا جبکہ مابعد جنس ما قبل سے ہو)

اور یہ بھی باطل ہے پس (یکن) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لم) جازم ہے اور قرب مرجح پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور (لم یکن) میں (ان) جازم نہیں

النوع الاول حروف الجرّ

وحتّٰى لانتهاء الغاية في الزمان نحو نمت البارحة حتى الصّباح وفي المكان نحو سرت البلد حتى السّوق وللمصاحبة نحو قرأت وردي حتى الدعاء اي مع الدّعاء وما بعدها قد يكون داخلًا في حكم ما قبلها نحو اكلت السّمكة حتّى رأسها وقد لا يكون داخلًا فيه نحو المثال المذكور

[illegible]

(و) (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ (وردت) مضاف ایہ مضاف الیہ فعل ماضی مفعول بہ۔ فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وقولہ) (وما لعل) حرف عطف (ما) مضاف (لعل) مضاف الیہ ہو کر مجرور۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مفعول بہ۔ (ثبت) فعل ماضی ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ [illegible]

(بقیہ صفحہ ٢٠) انتہاء مضاف الیہ مضاف۔ الیہ سے مل کر ہوا۔ مضاف الیہ ظرف لغو ہوئے۔ (و) حرف عطف۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔ (المصاحبۃ) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر۔ لام حرف جار۔ مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث غائب ہو فاعل۔ (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (نمت البارحۃ حتی الصباح) نمت البارحۃ مضاف الیہ۔ (حتی) حرف جار (الصباح) مجرور۔ مثال مضاف۔ الیہ مضاف سے مل کر ہوا۔ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ انتہاء الغایۃ فی الزمان مثال۔ مضاف الیہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بتقدیر ارادہ معنی۔

[illegible]

الترکیب
صفحہ ۲۱

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الى فلا يقال حتاه ويقال اليه وعلى للاستعلاء نحو زيدٌ على السطح وعليه دينٌ وقد تكون بمعنى الباء نحو مررتُ عليه بمعنى مررت به وقد تكون بمعنى في

(بقیہ صفحہ ۳۲) ہیں

موصوف (الظاھر) بمعنی الذی زائل۔ حرف تعریف (ظاہر) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے الف لام اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔ اسم موصوف صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ (ربا) حرف جار (خلاف) مضاف (الی) مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر شبہ جملہ ہو کر نائب فاعل۔ مفعول اپنے نائب فاعل ...

اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ (ھی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ فلا یقال الخ (فا) فصیحہ (لا یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (حتانا) نائب فاعل۔ لا یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا۔ شرط مقدر (اذا کان الامر کذالک) کو (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم (کان) کا۔ (کان) فعل ناقص (الامر) اس کا اسم (ک) حرف جار (ذا) اسم اشارہ مجرور۔ لام حرف بعید (کم) حرف خطاب۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتا مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں (ھو) ضمیر فاعل راجع مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اسم فاعل ثابتا۔ اسم کان بسوئے اسم کان۔ ثابتا اسم فاعل مستقر سے مل کر شبہ اپنے فاعل اور ظرف کان فعل ناقص اپنے جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان جملہ فعلیہ مفعول فیہ مقدم ہے اسم اور خبر سے مل کر جملہ شرطیہ۔ ہو کر شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ ویقال الیہ (و) حرف عطف (یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الیہ) نائب فاعل۔ یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وعلی للاستعلاء (و) حرف عطف (علی) مبتدا لام حرف جار (الاستعلاء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ...

[illegible]

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

ترکیب صفحہ ۳۲

(معنی) مضاف (معنی) مضاف الیہ معنی مضاف (فی) مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

یہ اعلیحضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا ترجمۂ قرآن کریم ہے جس کے متعلق ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اردو تراجم میں صرف یہی ترجمہ غلطیوں سے پاک ہے۔ ورنہ بازار کے بعض مشہور ہوئے ہر ترجمہ میں غلطیاں ہیں جن سے اعتقاد و ایمان رخصت

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

نحو قوله تعالى إن كنتم على سفر اى فى سفر
وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم
عن القوس وفى للظرفية نحو المال فى
الكيس ونظرت فى الكتاب وللاستعلاء
نحو قوله تعالى ولاوصلبنكم فى جذوع النخل.

ترکیب صفحہ ۲۴

(صفحہ ۲۳) (فیہ) لایحیے ... متاع الحیاۃ الدنیا ... فی الآخرۃ الا قلیل ... فیہا ... ہے اور قال اعبدوا اللہ ... کہ ترکیب ... صفحہ ۲۲ ... ترکیب (نحو) مضاف ... قولہ نحو قولہ تعالیٰ ... مصدر مضاف (تعالیٰ) فعل ماضی معروف ... اسم جلالت (تعالیٰ) ... صیغہ واحد مذکر غائب ... متصل پوشیدہ فاعل ... تعالیٰ فعل اپنے فاعل اور حال سے مل کر ... مضاف الیہ ... مثال مضاف ... مضاف الیہ ... متصل ... (علیٰ) ...

اسم جلالت (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر ... مضاف الیہ ... جذع النخل، معطوف ... قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور معطوف ... نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مثال ... مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہے (لا استقلالہ) مثال ...

النوع الاول حروف الجر

والکاف للتشبیه نحو زید کالاسد وقد تکون زائدة نحو قوله تعالیٰ لیس کمثله شیٔ ومذ ومنذ لابتداء الغایة فی الزمان الماضی نحو ما رأیته مذ یوم الجمعة او منذ یوم الجمعة اے ابتداءُ عدم رؤیتی ایاہ کان یوم الجمعة الی الآن۔

ثانیاً اگر تسلیم کر لیں کہ ہمیں لفظ مذ و منذ میں زیادہ قوت دونوں میں فرق ہیان کیا ہے اور دوسری عبارت قرینہ ہے اور مثل پر نہیں۔ **قولہ** ہمیں کوئی قرینہ نہیں پیدا کرن مذ و منذ۔ اول بضم میم و سکون ذال ہے جیسا کہ ان سے ملاقی ہو تو اسکا آخر اکثر مضموم ہوتا ہے اور بعض لغات میں اسکا آخر ہے ملاقات مضموم ہوتا ہے جیسا کہ منذ کی میم ہوتا ہے مذ اور منذ اور یہ دونوں پر سوئی لغت بسیط ہے اور یہ دونوں اسم ہیں یعنی مبتدا محلاً مرفوع ہے یا بمعنی جمیع المدۃ اس تقدیر پر مبتدا ہوتے ہیں اور ما بعد خبر ہوگی مذ اور منذ اسی مقصود بالبیان ہے شارح علیہ الرحمۃ نے نہیں بیان فرمایا ۱۲۔ **قولہ** ذکر نہیں اس بات کا افادہ یعنی اس بات کا ابتدا الماضی فعل منفی یا مثبت کی ابتدا کے زمانہ ماضی ہے جس وقت تکلم اور وہ زمانہ اگرچہ غیر معلوم ہے مشتمل استمرار

بیان سے سکوت کیا گیا اس صورت میں انکا دخول معرفہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ بمعنی (من) ابتدائیہ اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا دخول ہے جسکا آخر وقت تکلم سے پیوستہ ہے اس صورت میں انکا دخول نکرہ معدودہ پر ہوتا ہے اور یہ بمعنی (من) اور (الی) فعل منفی کی مثال کتاب میں ذکر ہوئی۔ اور مثبت کی یہ ہے سافرت من البلدۃ مذ یوم الجمعۃ یا منذ یوم الجمعۃ۔ بر تقدیر اول معنی یہ ہونگے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا۔ اور زمانہ سفر تکلم تک مستمر ہے اور بر تقدیر دوم مثال یہ ہوگی سافرت من البلدۃ مذ یومین یا منذ یومین جس کے معنی

ہونے کے سبب سفر کرنے کے ایک یا دو دن تک بھا دونوں کا محل مذ یا منذ فعل اگرچہ ہم بھی کہ جہاں اگر صورتوں میں مذ یا منذ مقصود بالبیان یا ابتدا ہے اور دوم میں ابتدا اور انتہا دونوں یعنی کل ایک بیکہ دخول اسمیں ظرفیت کا افادہ کرتے ہیں یعنی (فی) زمانہ حاضر معرفہ ہو اس وقت یعنی مذ یوم نا مل ہوتے جب جیسے ما رأیتہ مذ یومنا۔

ترکیب صفحہ (۲۶)

قولہ فالکاف للتشبیہ الخ (و) حرف عطف (الکاف) مبتدا۔ (لام) حرف جار (التشبیہ) مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل راجع ہے (الکاف) ثابتۃ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **قولہ** نحو زید کالاسد (نحو) مضاف (زید کالاسد) مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثال التشبیہ کی مثال (ھا) ضمیر مجرور متصل (ہ)

ترکیب صفحہ ۲۶

معطوف علیہ (الف) (حرف عطف) (منذ یوم الجمعۃ) بتقدیر معطوف معطوف علیہ اپنے (ما رأیتہ) معطوف الیہ نحو مضاف معطوف سے ملکر مضاف الیہ خبر مثالہما کی مثال اپنے مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل کی۔ مثال مضاف الیہ راجع ہے مذ اور منذ مضاف الیہ راجع ہے۔ علامت تثنیہ مثال (ہم) حرف جار (ا) ملکر مبتدا مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ مبتدا اپنی خبر سے ملکر (ما رأیت) نفی فعل تقدیر اس کی معنی (ما رأیت) (تا) ضمیر مرفوع ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ راجع کیجو غائب متصل بارز مفعول راجع ہے مضاف (الجمعۃ) (منذ) حرف جار (الیوم) مضاف اپنے مضاف مضاف الیہ یوم مضاف الیہ منذ جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا مجرور سے ملکر ظرف فعل اپنے ما رأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (منذ) حرف جار (یوم) مضاف (الجمعۃ) مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف مستقر ہوا منذ حرف جار اپنے مجرور سے ملکر فعل نفی ما رأیتہ مقدر کا ما رأیت نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول راجع ہے غائب ما رأیت فعل اپنے فاعل راجع ہے غائب ما رأیت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے ملکر (ی) حرف تفسیر (ابتداء) مصدر مضاف (رویت) مصدر مضاف الیہ مضاف (ی) مضاف الیہ فضمیر مجرور متصل مضاف الیہ (ہا) ضمیر منصوب متصل راجع ہے غائب (تا) ضمیر منصوب (ہ) علامت تانیث مفعول بہ مصدر رویت مضاف

النوع الاول حروف الجرّ

وَقَدْ تكونان بمعنى جميع المدة نحو ما رأيته مذ يومين او منذ يومين اى جميع مدة انقطاع رؤيتى اياه يومان و رُبَّ للتقليل ولا يكون مجرورها الا نكرة

ترکیب صفحہ ۲۸

جنکی خصوصیات حسب ذیل ہیں (۱) احادیث پر مندرجہ ذیل اعراب لگادئے گئے زبر زیر پیش اعراب تاکہ عربی ناخواندہ حضرات بھی اسکی تلاوت سے مشرف ہوسکیں۔ (۲) ہر حدیث کا بین السطور بامحاورہ اردو میں ترجمہ کردیا گیا ہے تاکہ اردو خواں اصحاب بھی حدیثوں کے معانی پر واقف ہوجائیں۔ (۳) بخاری شریف کا پہلا باب (باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زمانۂ قدیم سے معرکۃ الآراء چلا آرہا ہے جسکے تحت مذکورہ احادیث کی تطبیق میں متقدمین اور متاخرین علماء کرام نے بڑی کاوشیں فرمائیں مگر پھر بھی احادیث اور تطبیق تشنہ رہی ...

(بقیہ صفحہ ۲۸) ... صفت اسکی تخصیص کریگی ... جنس نوع ... قولہ ابو سفیان ...

(ترکیب صفحہ ۲۸) قولہ (و) تکونان الخ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکونان) فعل ناقص صیغہ تثنیہ مونث غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل اور اسم راجع ہوئے مثل اور مثل (با) حرف جار (معنی فی) (جمیع) مضاف الیہ مضاف (الملائکۃ) مضاف الیہ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ...

ثابتتین اسم فاعل ... قولہ نحو ما آتیتکم مثل ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... مثالہ مقدر کی مثال ...

النوع الاول حروف الجر

موصوفةً ولا يكون متعلقه الا فعلاً ماضياً نحو رُبَّ رجلٍ كريمٍ لقيتُ وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرةً موصوفةً نحو رُبَّه رجلاً جواداً والواو للقسم وهي لا تدخل الا على الاسم الظاهر لا على المضمر نحو واللهِ لَاَشرَبَنَّ اللبنَ

ترکیب صفحہ ۳۰

راجع ہوئی ہے اس لئے ضمیر کے ساتھ مطابقت لازم ہے۔ قولہ الواو الخ حروف جر میں سے ہے۔ ۵ قولہ (واو) اس سے مراد (با) اصل ہے۔ اور واو لفظی ہے کیونکہ دونوں میں تناسب معنوی بھی ہے کہ (با) کے معنی الصاق کے ہیں اور واو کے معنی جمعیت ہیں جن کا آپس میں تناسب ظاہر ہے۔ قولہ (حتی) لا تدخل الخ یہ فعل مقدر ہے واو قسم کے لئے ہے۔

(واللہ لا شربن اللبن) مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع

۴۳ (اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا (لا شربن) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اسمیں (انا) ضمیر

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُوْنُ بمعنى رب نحو وعالم يعمل بعلمه
اى رب عالم يعمل بعلمه وَالتَّاءُ للقسم وَ
هِيَ لَا تدخل الّا على اسم الله تعالى نحو
تَاللهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اعلم انه لَا بُدَّ للقسم
مِنَ الجواب فَاِنْ كَانَ جوابه جملة اسمية
فان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة
بِاِنَّ او لام الابتداء نحو والله اِنَّ زيدًا
قائم وواللهِ لَزَيْدٌ قائم

(بقیہ صفحہ ۳۲) (بقیہ) بِهٰذَا الْمَقَامِ
کلا اللہ غیر بھذا سورۃ
الَّذِیْ اُنزلت فیہ سورۃ
الْبَقَرَۃ ای لِهٰذَا الْمَقَامِ اور
یا ان ہٰذا المقام ۔ زونوں کو ملا
بدون درازی میں دونوں بولنا
نادر ہے جیسے وَاللّٰہِ زَیْدٌ قَائِمٌ
قولہ وَاللّٰہِ لَزَیْدٌ الخ
پہ شائیں اور آشنہ آنے والی ہیں
بعض نحوں میں بغیر واو عطف
بعض نحوں میں یا نحوں سبیل
ہیں۔ اس تقدیر پر یا حرف عطف
تعداد شمار کیا جائے یا حرف عطف
مقدر ہیں گے جیسے الوزید ہے
حکایت کیا ہے۔ اکلت خبزاً
لحماً طریا ای و لحماً طریا
اور ابو الحسن نے حکایت کی ہے
اعطیت درھماً درھمین ثلثۃ
ان دونوں حکایتوں کو نحاۃ
حذف حرف عطف میں سمجھا ہے
پر محمول کرتے ہیں۔ ۱۲
ئکہ خواہ لفظاً ہو جیسے و ان
تقدیراً جیسے ہم انکم
الطعمتوں لمشرکون

واللہ ان الوسط ای
متعلق ہوا لفظ ۔ ۱۲
ترکیب ۔ صفحہ ۳۲
قولہ وَقَدْ تَكُوْنُ الخ (و)
حرف عطف (تکون) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مؤنث غائب
فعل ناقص (ہی) اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم
راجع ہوئے الواو ۔ (با) حرف
جار (معنی) مضاف (رب)
مضاف الیہ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا ۔
جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ۔
ثابتۃ مقدر کا ۔ ثابتۃ اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو
کر خبر ۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ معطوفہ ہوا

(تنبیہ) (رب العلی)
مضاف (رھا) مضاف الیہ ۔ نحو مضاف ہے
(علمت) مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی
مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف
مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
الیہ راجع بسوئے واو کا بمعنی رب ہونا ۔
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ تقدیر
ارادہ معنی (و) بمعنی رب حرف جار (عالم)
موصوف (یعلم) فعل مضارع معروف صیغہ واحد
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف (با) حرف
جار (علم) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع بسوئے عالم ۔ علم مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا ۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو یعلم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت عالم موصوف
اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا ۔ واو رب جار اپنے مجرور
سے مل کر ظرف مستقر ہوا لقیت مقدر کا ۔
لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت)
ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ۔ لقیت
فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر
صص

ترکیب
صفحہ ۳۲

وہ ہو شرط اول الخ جزا سے مل کر جواب شرط ہے تھا ۔ (نحو) مضاف (واللہ ان زیداً قائم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (واللہ لزید قائم) معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ۔ مثالہ مقدر کی ۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ۔ راجع بسوئے جواب کا ان اور لام ابتدائیہ کا مصدر ہونا بر تقدیر جملہ اسمیہ مثبتہ ہونے کے ۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

وان كانت منفية كانت مصدرة بما
ولا وإن مثل والله ما زيد قائماً و
والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله
ان زيد قائم وان كان جوابه جملة
فعلية فان كانت مثبتة كانت
مصدرة باللام وقد او باللام وحده
مثل والله لقد قام زيد ووالله
لافعلن كذا وان كانت منفية فان
كانت فعلاً ماضياً كانت مصدرة بما

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۳۴

(تغیر صفحہ ۳۴) (و) حرف عطف (لا) معطوف
(و) حرف عطف (انّ) معطوف
(و) حرف عطف دونوں معطوف
ما معطوف علیہ اپنے ... جار مجرور ملکر ظرف
لغو متعلق ...

اور ان کیساتھ متعلق ہوتا
بر تقدیر جملہ اسمیہ ...
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر
... بمعنی (فی) حرف جار (ا) اسم
جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف
مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔
اقسم فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم ضمیر (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف
مستقر سے ملکر ...

ہو کر جواب (و) کا
قسم ہوا
حرف جار (ا) اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور ملکر فعل
ظرف مستقر ہوا اقسم مقدر کا۔ اقسم
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ... پوشیدہ فاعل
(انا) ضمیر مرفوع متصل ... ظرف مستقر سے
اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف ...
ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ...
ملغی عن العمل (زید) معطوف ...
حرف عطف ...
زید معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور
(فی) حرف جار (الدار) ...

(۳۴) جزا ہوئی شرط اول کی۔ شرط اول اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ شرط دوم پر۔ ۱۲

النوع الاول حروف الجرّ

مثل والله ما قامَ زيدٌ وان كانت
فعلاً مضارعاً كانت مصدرة بما ولا
ولن مثل والله ما أفعلن كذا او والله
لا أفعلن كذا ووالله لن أفعلَ كذا
وقد يكون جواب القسم محذوفاً
ان كانَ قبل القسم جملة كالجملة
التي وقعت جوابه مثل زيدٌ عالمٌ
والله اي والله انّ زيداً عالمٌ او كانَ
القسمُ واقعاً بين الجملة المذكورة

ترکیب صفحہ ۳۶

ترکیب صفحہ ۳۶ ما قال قم

قولہ مثل واللہ ما قال قم (واللہ لقوما فقم)

(مثل) مضاف (واللہ) مضاف الیہ، مثل مضاف اپنے مضاف

الیہ سے مل کر مثال مفرد کی، مثال مضاف

(ما) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، برتقدیر اپنے مضاف

جواب کا مصدر ہونا ... مثل مضاف اپنے ... جملہ

...

قولہ مثل واللہ ما افعلن کذا الخ

(مثل) مضاف (واللہ) مضاف الیہ (و) حرف عطف

ما افعلن کذا (و) معطوف علیہ

عطف (واللہ لا افعلن کذا)

(و) حرف عطف (واللہ لی افعلن کذا)

معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف اپنے

معطوف علیہ، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ

سے مل کر مضاف الیہ ... مثال مضاف

...

(ما) ضمیر ... مثال مضاف اپنے ... مصدر ...

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

مستقل ہوں تو انکا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم لیس زیدا اور جاءنی القوم لا یکون زیدا۔۱۲

مثل زید والله عالم اى والله ان زيدا عالم وحاشا وخلا وعدا كل واحد منها للاستثناء مثل جاءني القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها يكون منصوبا على المفعولية فحينئذ تكون هذه الالفاظ افعالا والفاعل فيها ضمير مستتر دائما فالمثال المذكور في معنى جاءني القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا۔

(۴۴) اى بتزء الله تعالىٰ) زيدا (عن الجئ الىّ) اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات بمعنی الا ہیں اور بعد دخل بنا برا استثناء

ترکیب صفحہ ۳۸

(x) المثال مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر اِمّا، معنی (جاءنی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب

ترکیب صفحہ ۳۸ تعالیٰ

قولہ مثل زید واللہ تعالیٰ رزید اللہ

(مثل) مضاف الیہ مثل مضاف اپنے

عالم مضاف الیہ سے مل کر مثال مفرد

مضاف الیہ سے مل کر ضمیر مجرور متصل

مثال مضاف (ما) ضمیر مجرور

مضاف الیہ ... راجع کے بجواب نمبر

منصوب ہوا بر بنا تقدیر نمبر

جا بکسر میان واقع ہو

دلالت کرے ... مثال مضاف اپنے

متصل پوشیدہ فاعل

اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف

مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

قسمیہ ہوا، جس کا

جواب محذوف

(ای) حرف تفسیر (و)

حرف جار اسم جلالت مجرور ...

مجرور ظرف مستقر ہوا ... اقسم

متعلق ... اقسم فعل مضارع

معروف صیغہ واحد متکلم ...

قولہ و حاشا و خلا و تعلّ الخ

(حاشا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (خلا) معطوف

...

(xxx) اسمیں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے القوم، (زیدًا) مفعول بہ، حاشا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، القوم ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل

وإذا وقعت خلا وعدا بعد ما مثل ما خلا زيدا وما عدا زيدا أو في صدر الكلام مثل خلا البيت زيدا وعدا القوم زيدا تعينتا للفعلية

النوع الثاني

الحروف المشبهة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

[illegible]

(و) وقعت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (رحلا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (علا) معطوف ... مضاف (رما) مضاف الیہ ... مضاف الیہ ... (الکلام) ... مفعول فیہ ... (الف) ... مؤنث غائب ... فاعل ... ظرف مستقر ...

ترکیب صفحہ ۴۰

(بقیہ صفحہ ۳۹) ... کے ساتھ موسوم کیا گیا ... فعل متعدی فعل اصل ہے اور ... کی وجہ کے ساتھ مشابہت ہونے ... عمل کرتے ... سے یہ حروف ... اس لئے مشابہت ... وہ ... دو ... حروف ثلاثی ... باعتبار جمیع حروف ... فعل ان اقسام ... جانب ... منقسم ہوتا ہے ... فتح پر مبنی ... فعل ماضی کے ... (وقعت) ... (قطعن) ماضی ... صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی ... اور (لکن) بروزن (ضاربن) ... اور (مفاعلت) ... جمع مؤنث حاضر ... اور (لیت) بروزن (لیس) اور فعل ... ایک لغت ... (قطن) صیغہ ... اعتبار سے بروزن ... جمع مؤنث غائب ماضی ... سے

تعبیر نہیں ... (دودلیل) ان کے معانی کا جزئی ہونا جیسے فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں کیونکہ اس کے مفہوم میں نسبت الی فاعل معین ... داخل ہے۔ تو جس طرح (حققت) کے معنی تضمنی تحقیق جزئی ہیں اسی طرح (اِنَّ) اور (اَنَّ) کے اور جس طرح (شبہت) کے معنی تضمنی تشبیہ جزئی ہیں اسی طرح (کاَنَّ) کے اور جس طرح (استدرکت) کے معنی تضمنی استدراک جزئی ہیں۔ اسی طرح (لکنَّ) کے اور جس طرح (تمنیت) کے معنی تضمنی تمنا کے جزئی ہیں۔ اسی طرح (لیتَ) کے اور جس طرح (ترجیت) کے معنی تضمنی ترجی جزئی ہیں اسی طرح (لعلَّ) کے۔ ۱۲ ... صحیح ... جاء نی القوم ... مقدم

(۲×۲) ... نصب ... ۱۲

تمام قرآنی ... بنظر اختصار ... القوم ... جاؤنی القوم ... ان مثالوں میں ... مقصود ذکر نہیں کیا۔ ... بر تقدیر فعلیت ... بحث میں بر تقدیر ... ہوا نہ قصداً ۱۲ ... قرآن کا ذکر ... بالفعل کی تمام و کمال ... حروف مشبہ بالفعل ... ذکر کرنے کی ... مشابہت ... فعل تام متصرف ... وجہ یہ کہ یہ حروف فعل کی طرح عمل کرتے ہیں اور مشابہت رکھنے کی بنا پر ... متصرف کے ساتھ ... دونوں فعل ناقص ... ہیں ... مشابہت ... فعل تام متصرف ... فعل ناقص ... ہے ... پر شرافت حاصل ہے ... کو دوم پر مقدم ذکر کرتے ہیں ... مشابہت رکھنے والے کو ... ساتھ مشابہت ہوا ... دوم پر شرافت حاصل ہے۔ ۱۲ ... دوم پر مقدم ہوا ... ۱۲

ترکیب صفحہ (۴۰)

قولہ واذا وقعت الجر (و) حرف ... (اذا) ظرف زمان متضمن ... استثنائیہ ... مفعول فیہ ... معنی شرط ... مقدم

(۳) برفتح فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے الحروف المشبہة بالفعل ... (المبتدا) مفعول بہ (×۳)

[illegible]

فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نون) وقایہ کا (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ (القوم) فاعل (جاء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (رحلا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (البیت) فاعل (زیداً) مفعول بہ ... فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (عدا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (القوم) فاعل (زیداً) مفعول بہ ... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (النوع) موصوف (الثانی) الخ (النوع) ... صفت۔ موصوف (الثانی) صفت سے مل کر مبتدا ... اپنی صفت (الحروف) موصوف (ال) حرف تعریف ... صیغہ واحد ... (مشبہة) اسم مفعول ... (ہی) ضمیر مرفوع متصل ... راجع ... پوشیدہ نائب فاعل ... (الفعل) مجرور ... (با) حرف جار مبنی بر کسر ... مشبہة اسم ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ... مفعول ... نائب فاعل ... صفت ... مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ... اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وہی تدخل الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ہی) ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح ... مبتدا مرفوع محلاً راجع بسوئے الحروف المشبہة بالفعل (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ہی) ضمیر مرفوع متصل ... پوشیدہ ...

[illegible]

النوع الثانی الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهی ستة حروف إنّ وأنّ وهما للتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل إنّ زيدًا قائم اى حققت قيام زيدٍ و بلغنی أنّ زيدًا منطلق اى بلغنی ثبوت انطلاق زيدٍ وكأنّ وهی للتشبيه نحو كأنّ زيدًا اسدٌ ولكنّ وهی للاستدراك اى لدفع التوهم الناشی من الكلام السابق

ف بنی تمیم اور قبیلہ قیس (عرب) بولتے ہیں۔

ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ذی ح بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل

ترکیب صفحہ ۲۱

(قیام) مضاف زید مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ حقیقت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ

(×) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجح بسوئے اسم اَنَّ۔ منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اَنَّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر

فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بلغ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ق) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی)

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين
تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل
غاب زيد لكن بكرا حاضر وما جاءني
زيد لكن عمرا جاءني وليت وهي
للتمني مثل ليت زيدا قائم اي
اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي
مثل لعل السلطان يكرمني

ترکیب صفحہ ۴۲

(بقیہ صفحہ ۴۲) مجرور مل کر متعلق ہوا (لا تقم) کے۔ مبنی بر سکون ظرف لغو مقدم۔ واحد مؤنث غائب مجرور مل کر فعل مضارع معروف صیغہ متصل نفی فعل مضارع (ھی) ضمیر مرفوع راجع غائب مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع پوشیدہ فاعل مرفوع (الّا) حرف (استثنائی) ہوئے لکن مضاف (بین) اسم موصول (اجملتین) بر سکون (اللتین) اسم (تکونان) فعل موصوف مؤنث مبنی بر سیمہ مؤنث غائب تثنیہ مؤنث صیغہ تثنیہ ضمیر مضارع معروف مرفوع بر (الف) محلاً راجع (فعل ناقص) اسم بر سکون مرفوع متصل مبنی بر ضمیر ہوئے اسم موصول فاعل صیغہ (ھتنا) پوشیدہ (صفا بر بلین) مرفوع متصل تثنیہ مؤنث ضمیر مبنی بر ضم راجع جس میں (ھا) محلاً (ھن) (م) حرف فاعل مرفوع فعل ناقص (الف) ہوئے اسم مبنی برفتح تثنیہ مبنی عماد مؤنث بر سکون

(باء) حرف جار مبنی بر کسر (المفھوم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا (تبین) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکونان فعل ناقص اپنا اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا۔ لا تقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ معطوف ہوا۔ قولہ مثل غاب زید بل عمرو۔ مثل مضاف (غاب زید بل لکن بکر) حاضر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما جاء فی زید بل لکن عمرو) جاء فی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے

مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھا) مثالہ مقدر کی ضمیر مجرور محلاً مبنی مثال مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مثال متصل ہوئے لکن۔ مثال بر ضم راجع مضاف الیہ سے مل کر جملہ مضاف اپنے مبتدا اپنی خبر سے مل کر بتقدیر ارادہ معنی مبتدا۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ماضی معروف صیغہ واحد (غاب) فعل مبنی برفتح (زید) فاعل غائب مبنی بر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ فعل اپنے (لکن) حرف شبہ اسم (بکرا) برفتح خبریہ ہوا۔ مبنی بر فاعل صیغہ واحد بفعل ماضی (ھو) ضمیر مرفوع محلاً (حاضر) اس میں پوشیدہ فاعل مرفوع متصل راجع ہوئے لکن فاعل سے مبنی بر فتح فاعل اپنے جملہ اسمیہ ہوا حاضر اپنے لکن اپنے اسم خبر سے (+)

(۴۰۴) بکسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

النوع الثاني
الحروف المشبهة بالفعل

الحمام لنا الى حمامتنا او نصفه فقد ۔ الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے ۔ (٢٤×××)

والفرق بين التمني والترجي
ان الاول يستعمل في الممكنات كما
مر والممتنعات مثل ليت الشباب
يعود والترجي مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشباب يعود و
تدخل ما الكافة على جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالى
انما الهكم اله واحد وانما
زيد منطلق

ــ ما کا ان حروف کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دینا ۔ یہ لغت افصح ہے اور لغت غیر افصح پر عمل ہوتا ہے (٣٢×××)

(٢٤×××) زرقا یمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے ۔ ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی ۔ اسکے پاس (قطاۃ) نامی ایک پرندہ تھا جسکو فارسی میں

ترکیب صفحہ ۵۶

(۴۴) راجع بسوئے مبتدا مقدر ۔ ثابت اسم فاعل ۔ بنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ۔ مثالہ مقدر کی ۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ

(۴۳) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (۴۴)

باقی صیغوں (۴۵) مبنی بر ضم مرفوع محلاً موصوف مقدر راجع بسوئے موصوف علامت (الامور) نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح ۔ ملکر اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (ما) (ان) حرف جار مبنی بر سکون (من) اسم موصول مبنی بر سکون صیغہ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے اسم

(ھذا) اسمیں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون ۔ مبتدا معوذ (ان) خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح ۔ (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستنفعات) اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اسمیں (ھن) پوشیدہ جمیں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع ۔ معطوف المستنفعات

معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت ۔ موصوف مجرور اپنی صفت سے ملکر متعلق مقدر اپنی صفت ظرف لغو ۔ لیستعمل جار مجرور ملکر ظرف ۔ فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مخصوص) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع پوشیدہ نائب فاعل مرفوع متصل راجع بسوئے الذی محلاً مبنی بر فتح (ال) حرف جار مبنی بر کسر ۔ سکون

ترکیب دیا ۔ قولہ (وتدخل تما الكافة الحروف) (و) حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح (تدخل) فعل مضارع مفرد صیغہ واحد مؤنث غائب (تا) علامت مؤنث مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (کافۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ۔ کافۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل

(۴۹) مبنی بر ضم (م) علامت جمع (الہ) مضاف الیہ ملکر مبتدا (الہ) موصوف (واحد) صفت (۴۲)

النوع الثالث

مَا وَلَا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر وتدخل مَا على المعرفة والنكرة مثل مَا زيد قائمًا ولا تدخل لا الا على النكرة نحو لا رجل ظريفًا

النوع الثالث ما ولا المشبهتان بليس

قوله ترفعان الخ
(ترفعان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (۱) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ما و لا۔ (الاسم) مفعول بہ ترفعان فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تنصبان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (الف) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ما و لا (الخبر) مفعول بہ تنصبان فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۴۸)
تانیث کے لیے ہے جیسے علامۃ اور ... [illegible]

[illegible]

(مشتبہتان) ... صیغہ تثنیہ مؤنث ... [illegible]

ترکیب

صفحہ ۴۸

[illegible]

النوع الرابع
حروف تنصب الاسم

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهي سبعة احرف الواو وهي بمعنى مع نحو استوى الماء والخشبة والا وهي للاستثناء نحو جاءني القوم الا زيدا

ے قوله نصبه فقط۔ اس میں (فا) فصل بمعنی ہے اور (قط) اسم فعل بمعنی امر حاضر (انتہ) اگر معنی متعلق ہے تو مطلب ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص ہے [illegible]

تقریر عبارت یوں ہوگی اذا نصبت بها الاسم فانته عن الاعمال فی غیر الاسم۔ یہ جو تقدیر کی طرف اشارہ ہے لا تاکل السمک و تشرب اللبن میں [illegible]

واو کو ناصبہ فعل مضارع قرار دیتے ہیں (واو) کے بعد (آن) ناصبہ مقدر نہیں مانتے اور اگر معنی نصب مانتے ہیں تو مطلب یہ ہوگا متعلق ہے تو ان حروف کا عمل صرف نصب ہے (ص)

[illegible]

ترکیب صفحہ ۵۰

(۴) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (۴×۲)

(تعبیہ صفحہ ۵۰) وزیداً میں مالات تصنع ہے جو مالات عامل مفہوم ہوتا ہے اور واو سے نزدیک محمد واو شیخ کے نزدیک کتاب میں یہی ناصب ہے چنانچہ زجاج کے مذکور ہے۔ اور زجاج کے نزدیک واو کے بعد عامل مقدر فعل ہے (لا تلبس) تقدیر اللہ دہ ہے تو مثال کتاب کی تقدیر یہ ہوگی۔ استوی الماء و لابس الخشبۃ۔ کوفیین کے نزدیک عامل معنوی ہے جس کو وہ خلاف سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکو یوں سمجھو کہ بر تقدیر عطف جاء زید و عمرو سے معیت مفہوم نہیں ہوتی۔ اور جاء زید و عمرو تو قول سے مفہوم ہوتی ہے تو قول اول انفرادی معیت دوسر کی قول اول سے اس کو میں مخالفت ہوتی۔ ایسے خلاف کہتے ہیں اور یہی ان کے نزدیک عامل ہے

قولہ الا زیداً مستثنیٰ کے ناصب میں اختلاف ہے۔ زجاج اور شیخ کے نزدیک مستثنیٰ بصیغہ متکلم کے قائم مقام الا ناصب ہے جیسے حروف نداء ادعو کے قائم مقام ہو کر ناصب ہے۔ اور بصریہ کے نزدیک فعل متقدم یا معنی فعل بتوسط الا جیسے القوم اخوتک الا زیداً۔ میں کہ اخوۃ سے مواخاۃ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں کیونکہ قول مذکور بمعنی القوم ہوا خیا لعم الا زیداً ہے اور کسائی کے نزدیک ان حرف مشبہ بالفعل مقدر ہے بعد الا جس کی خبر محذوف ہے۔ تو جاءنی کے نزدیک

جاءنی القوم الا زیداً کی تقدیر یہ ہوگی۔ الا ان زیداً لم یجیٔ۔ جاءنی الا ان زیداً معنٰہ اور فراء کے نزدیک الا ان سے مرکب ہے۔ تو اگر اسم الا کے بعد منصوب ہو تو اس کا ناصب ان ہوگا۔ اور اگر اعراب میں ما قبل کے تابع ہے تو مدیہ الا عاطفہ ہوگی۔ پس ان کے نزدیک تقدیر یہ ہوگی۔ جاءنی القوم ان زیداً لم یجیٔ۔ اور بعض کے نزدیک مستثنیٰ منصوب بہ مقدر جیسے الا علامت ہے جیسے حروف نداء ادعو کے علامت تھے۔ اور بعض نے کہا مستثنیٰ منہ عامل ہے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ (۵۰) النوع الرابع (النوع) موصوف (الرابع) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (حروف) موصوف (تنصب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی)

(۴) راجع بسوئے الا۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الاستثناء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (×)

[illegible]

الواو سے تمیز (احدھا) خبر مقدر (ثانیھا) اور (الا) سے تمیز (ثالثھا) اور (یا) سے تمیز (رابعھا) اور (ایا) سے تمیز (خامسھا) اور (ھیا) سے تمیز (سادسھا) (ای) سے تمیز (سابعھا) اور (الھمزۃ المفتوحۃ) سے تمیز (سابعھا) قولہ (ھی) بمعنی مع (و) حرف عطف (یا) حرف استثناء مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الواو (ب) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) مضاف (مع) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو استوی الماء والخشبۃ (نحو) مضاف (استوی الماء و الخشبۃ) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الواو مثال مضاف

[illegible]

(۴×۲) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (جاءنی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل

النوع الرابع
حروف تنصب الاسم

ويا وهي لنداء القريب والبعيد و
أيا وهيا وهما لنداء البعيد وأي
والهمزة المفتوحة وهما لنداء
القريب وهذه الحروف الخمسة
تنصب الاسم اذا كان مضافا
الى اسم آخر

ترکیب صفحہ ۵۲

(۴) صفت ... ضمیر واحد مذکر اس میں پوشیدہ ... فاعل ... سبب ... صفت ... موصوف ... الشی ... مضاف ... مضاف الیہ ... جار مجرور ... ثابتتان ... اسم ... فاعل ... (ھما) ... پوشیدہ ضمیر مرفوع محلاً ...

(تیسیر صفحہ ۲۵) ... ترکیب صفحہ ۵۲ ... قولہ وھی ... الغریب والتعجیب ... اسم ... ثابتان ... علامت ... تثنیہ ... مبنی بر سکون ... فاعل ... مبتدا ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ...

... اسم تفضیل ... موصوف ... فاعل ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... راجع بسوئے ... صفت ... حرف جار مبنی بر سکون ... معطوف ... معطوف علیہ ... قولہ وھذہ الحروف ... اسم اشارہ ... مبتدا ... الحروف ... صفت اول ... صفت دوم ... بدل ... عطف بیان ... مفعول بہ ... مفعول فیہ ... جملہ فعلیہ خبریہ ... ذات ... فاعل ... مضاف الیہ ...

نحو یا عبد اللہ و یا غلام زید و ھیا شریف القوم و ای افضل القوم و ا عبد اللہ و ترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا مثل یا زید و یا رجل

النوع الخامس

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

حروف تنصب الفعل المضارع وھی اربعۃ احرف ان ولن وکی واذن

ترکیب صفحہ ۵۲

مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف (اربعۃ) ممیز مضاف (احرف) ممیز مضاف الیہ (۱۴×)

(بقیہ صفحہ ۵۲) فعل کو نصب دیتے ہیں ... نوع میں جو ... ذکر ہے ... نواصب اسم سے کرتے ہیں ... فعل مرتبہ میں اسم سے کم تر ... ہیں وجہ اسکے نواصب کو ... بیان کر دیا۔ ۱۲

قولہ ھی اربعۃ احرف ... اور کوفیین کے نزدیک ... اور لام کی ... ہیں۔ (۱) حتی و (۲) لام کی (۳) فا جواب ... (۴) لام جحود ... نفی ... تمنی ... استفہام ... نہی ... (۵) ... واقع ہو ... واو ان ... جو ... کے بعد واقع ہو (۶) ... بمعنی الیٰ آن یا الا آن ہو ... کے نزدیک ... بعد آن ناصب نہیں ... قولہ ... حرف ... ہوتا ہے ... لفظی و معنوی ... کی وجہ سے عمل کرتا ہے ... نفظی مشابہت

اور مصدری بایں طور کہ وہ اپنے ما بعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے اور یہی عمل ہے اصل ... اور باقی اس پر محمول ہیں ... مشابہت ہے ... خلیل سے منقول ہے کہ آن عامل ہے اور باقی عامل نہیں۔ اُن کے بعد آن مقدر ہوتا ہے ۱۲ قولہ نحو یا عبد اللہ ... (نحو) مضاف (یا عبد اللہ) مجرور تقدیراً معطوف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (رایا) غلام زید ... معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (ھا) اشتریت القوس ... معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ای) افضل القوم معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف ... وقت تخفیف ہوتی ہے

عطف ... مبنی بر فتح (اعلم القوم) ... معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ ... مضاف الیہ ... مثال مضاف ... مثال ہا متعدی ... ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مبنی بر سکون راجع بسوئے ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ... جملہ ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر ... ہوا۔ بر تقدیر ارادہ ... حرف ندا ... برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون ... ادعو فعل مضارع ... قائم مقام ادعو ... اس میں (انا) معروف صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... اسم مضاف ... (عبد) مضاف ... مبنی بر سکون ... مضاف الیہ ... منادیٰ ... فاعل ادعو فعل اپنے فاعل ... مفعول بہ ... مفعول بہ سے مل کر ... قائم مقام ... جملہ فعلیہ انشائیہ ... برائے بعید ... (۲)

اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ... مضارع اسم فاعل (××)

(قبض) ضمیر مرفوع ... پوشیدہ ... نائب فاعل مرفوع محلاً ... متصل ... راجع ... اسم فعل ناقص ... مبنی بر ... نائب فاعل ... مضاف ... اسم مفعول اپنے ... مل کر خبر ... سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... سے مل کر شرط ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ... خبر ... جزائے مقدم ... مؤخر شرط ... مل کر ... معطوفہ ... قولہ مثل یا زید و ... مل کر جملہ شرطیہ ... (مثل) مضاف ... یا زید ... (و) حرف عطف ... (یا رجل) ... معطوف علیہ ... مجرور تقدیراً معطوف مجرور ... مبنی بر فتح ... (یا رجل) ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ... تقدیراً ... مثل مضاف اپنے مضاف ... مضاف الیہ مثال مضاف ... مقدر کی مثال ... (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور ... مبنی بر ضم راجع ... اسم کو رفع دیا ... بر تقدیر مضاف ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (یا) حرف ندا برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون ... قائم مقام ادعو فعل مضارع ... صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ... (زید) منادیٰ مبنی ... منصوب محلاً ... مفعول بہ ... قائم مقام ... فعل اپنے فاعل اور منادیٰ ... ادعو فعل ... مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ... مبنی بر سکون ... (یا) حرف ندا برائے قریب یا بعید ... ادعو فعل مضارع ... قائم مقام (ادعو) ... (انا) ضمیر ... معروف صیغہ واحد متکلم ... مرفوع متصل پوشیدہ ... (رجل) منادیٰ ... مفعول ...

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فَاَنْ للاستقبال وَاِنْ دخلت على الماضي نحو اسلمت اَنْ ادخل الجنّة وان دخلت الجنّة وتسمّى هٰذه مصدريّة ولَن لِتاكيدِ نفي المستقبل مثل لَنْ تراني

(تیرہ صفحہ ۵۶) (ان) حرف مشبہ بالفعل (ی) ضمیر متکلم مجرور متصل مبنی بر فتح (ان) حرف

(دخلت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ت) علامت تانیث مبنی بر سکون (الجنۃ) مفعول فیہ

اسم جامد ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ...

(ما) حرف ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... فاعل مرفوع ... اسم فاعل ...

صفت ... موصوف ... الفعل ... اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ...

(ان) دخلت الجنۃ مقدمہ ... حرف علت مبنی بر فتح

اسلمت معطوف مجرور تقدیراً، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مثال مضاف ... ضمیر مجرور متصل ... مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہے (آت) ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... بر تقدیر ارادہ معنی (اسلمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ان) ... ناصبہ موصول حرفی

(دخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل مرفوع ... (الجنۃ) مفعول فیہ ... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ... لام حرف جار مقدر ...

... بتاویل مصدر مجرور ... لام حرف جار مقدر کا ...

نقد ... اپنے مجرور سے ... لغو ... منصوب ... حرف ... اسلمت ... مفعول ... (ان) ناصبہ ... (دخلت) ... فعل ماضی معروف ... صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر ... مرفوع محلاً مبنی بر ضم ... فاعل ... اسلمت صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

ترکیب

صفحہ ۵۶

... (نفی) ... مضاف الیہ ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... (مستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع ہے ... مقدر (الفعل) ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر ...

(ھا) ضمیر ... مجرور متصل مضاف ... ضمیر راجع ہے ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... بر تقدیر ارادہ ... واحد مذکر حاضر ... بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف ... پوشیدہ ... ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع

محلاً مبنی بر سکون ... علامت خطاب (ت) ... مبنی بر ... (ی) ضمیر ... مفعول ... منصوب ... فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ...

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... اس میں (ھی) ... فاعل صیغہ واحد ... ثابتۃ مقدرۃ کا ... مجرور ... تاکید ... مضاف الیہ ... نفی ... موصوف ... صفت ... جملہ اسمیہ ...

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقيت لن وكي للسببية اي يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

(ل) حرف جار (التقا) مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... مبنی برکسرہ ... الساکنین ... (التقا) مضاف ...

(۴۲) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجزاء) معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مجرور (xx)

(ان صفحہ ۵۸) ... قیاس سبب لفظ تغیر ... کے جائے ... میں یکون کے بجائے ... تھا کیونکہ السببیۃ کی تفسیر ... ہے ۔ کاتب نے بے خیالی میں یکون کر دیا ... ما قبل کا حصول مقصود ... انہی کے حصول کا ... تک ثابت ... صفحہ ۵۸ ۔ ان کی ترکیب میں اختلاف ہے ... الف (ان) ... نزدیک ... اختلاف ... (ان) ... اس بات میں ... نون تنوین ... حالت وقف ... الف ... عامل ... الف کے ساتھ لکھا جائے ... نون کے ساتھ ...

... ممتاز ہو جائے ۔ اور عامل ... صورت میں الف کے ساتھ لکھنے سے التباس اس لئے لازم نہ آئے گا کہ عامل ناصب ہے کیونکہ اذا ... عمل نہیں کرتا ۔ ۱۲ ترکیب صفحہ ۵۸ ۔ قولہ ... مبنی بر فتح (اصل) ... ضمیر مجرور متصل ... مبنی بر سکون ... مفعول فیہ ... مبتدا اور خبر کے درمیان ... مفعول ... ۱۲

قولہ ... (الجزاء) ... فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح ... نائب فاعل ... مفعول لہ ... فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ... مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ... قولہ فصارت ... حرف عطف برائے تفریع ... فعل ماضی معروف ... (صارت) ... مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب ... (ہی) ضمیر مرفوع متصل ... فعل ناقص ... صارت ... اسم اور خبر سے مل کر جملہ ... قولہ ... حرف عطف ... فعل ماضی مجہول ... مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب ... نائب فاعل ...

(x) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف ۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور (xx)

مبتدا موصوف ... خبر یکون ... اپنی صفت سے مل کر ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر ... جملہ فعلیہ خبریہ ... یکون نہیں بلکہ ... خیال ... السببیۃ کی تفسیر ... سکون ہے اور ... خیال سے یکون ... ہے ۔ کاتب کی بے خیالی ... واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ... السببیۃ معطوف ... اس تقدیر پر السببیۃ ... مضاف الیہ ... بیان بدل ... قولہ مثال ... مضاف ... (مثل) ... (الجنۃ) ... مضاف ... مضاف ... منصل مضاف ... مثال ... جملہ اسمیہ خبریہ ... فعل ماضی ... (اسلمت) ... مبنی بر سکون ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... مبنی بر سکون ... فعل مضارع معروف ... ضمیر مرفوع ... مبنی ... مفعول ...

ترکیب

صفحہ ۵۸

... مبنی برکسر ... مبتدا ... (السببیۃ) ... ثابتۃ ... ضمیر مرفوع ... فاعل ... جملہ اسمیہ ... حرف ... (ای) ... فعل مضارع معروف ... (ما) اسم موصول ... مضاف (ہا) ... فعل ماضی معروف ... (ثبت) ... ضمیر ... اسم موصول ...

(۴۳) جار مجرور ... ثابتۃ ... اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ...

للجواب والجزاء وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي

(۳) اذن تدخل الجنۃ) ذوالحال مجرور تقدیراً۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (جواب) مضاف (من) اسم موصول مبنی بر سکون (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ... متصل ... (اسلمت) ... ضمیر ... مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... فاعل ... صیغہ واحد متکلم ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ ... مقولہ ... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ... جواب ...

(۱) (تابع صفحہ ۶۰) فعل کو فیتیں ... اس جواز ... جواب ... نوع ... مناسب ... الحروف ... لا نصرف ... القیامۃ ... اس عبارت ... جار ... مضاف ... التبرئۃ ... لفظ لا لفظ النفی کو لا ... نفی جنس ... سوال ... حروف ... مضاف ... اضافت ... معرف ... مضاف الیہ ... علم ... جواب ... اضافت ...

(۲) ترکیب صفحہ (۶۰) قولہ و ھو لا یتحقق الخ (و) حرف عطف ... (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ... (لا) حرف نفی ... (یتحقق) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... (الا) حرف استثناء ... (فی) حرف جار ... (الزمان) موصوف (ال) حرف تعریف ... (المستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد ... صفت ... الزمان موصوف ... جار مجرور ... فعل ... جملہ فعلیہ خبریہ ...

(۳) قولہ فھی لا تدخل الخ (ف) حرف عطف ... (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ... (لا) حرف نفی ... (تدخل) فعل مضارع معروف ... (الا) حرف استثناء ... (علی) حرف جار ... (ال) حرف تعریف ... (مستقبل) ... صفت ... موصوف ... جار مجرور ... فعل ... جملہ فعلیہ ... خبر ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال۔ جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

ترکیب
صفحہ ۶۰

قولہ وھی خمسۃ احرف الخ (و) حرف استئناف ... (ھی) ضمیر مرفوع منفصل ... مبتدا ... (خمسۃ) ... مضاف ... (احرف) ... مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ... (و) حرف عطف ... معطوف ... معطوف علیہ ... (ال) حرف تعریف ... جار مجرور ... ظرف مستقر ... ذوالحال ... حال ...

(و) حرف عطف ... مضاف ... مضاف الیہ ... (الشرط) ... (الجزاء) ... معطوف ... معطوف علیہ ... ظرف مستقر ... اسم فاعل صیغہ ... ضمیر ... فاعل ... ذوالحال ...

(ال) موصوف ... (النوع الثانی) ... صفت ... مبتدا ... فعل مضارع معروف صیغہ واحد ... ضمیر ... فاعل ... (الجنۃ) مفعول ... (اذن) ... جملہ فعلیہ ... خبر ...

... الجزاء ... النھی ... النفی ... الامر ... معطوفات ... مبدل منہ ... بدل ...

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وانْ للشرط والجزاء فلم يجعل المضارع ماضيًا منفيًا مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب ولمّا مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق مثل لمّا يضرب زيد اي ما ضرب زيد في شيء من الازمنة الماضية

(بقیہ صفحہ ٦٣) ہے۔
مَاضِیًا مُنفیًا ۱۲ نہیں
مَاضِیًا مُنفیًا قریبًا۔ اسم فاعل
۵ قولہ مختصۃ۔ اسم فاعل بمعنی
اسم مفعول ہونا بھی محتمل
ہے اور اسم لازم ہو کر بعدی
کر اختصاص لازم۔ ۶ قولہ
دونوں طرح مستعمل ہے۔
قولہ بالاستغراق۔ یعنی
وقت انتفاء سے وقت تکلم تک
استمرار نفی کے افادہ کے ساتھ
مخصوص ہے۔ مغنی اللبیب
میں فرمایا کہ وقت تکلم تک
استمرار نفی پر دلالت کرنے کی
وجہ سے اس کے بعد قد کے
ساتھ تعقیب کا آنا جائز نہیں۔
بخلاف لم کے کہ اس کے بعد
جائز ہے کیونکہ اس کی دلالت
استمرار پر نہیں چنانچہ عرب
کہتے ہیں قمت فلم تقم
اور قمت فلما تقم نہیں
کہتے۔ اور اسی واسطے لم
یکن ثم کان درست ہے
اور لما یکن ثم

کان درست نہیں
بلکہ لما یکن وسوف
یکون کہا جائے گا ۱۲
۷ قولہ بالاستغراق
بائے جارہ جو اختصاص کا
صلہ ہو اس کا دخول کبھی
مقصور علیہ پر ہوتا ہے اور کبھی
مقصور پر۔ پس استغراق اگر
مقصور علیہ ہے تو معنی یہ
ہونگے کہ لما استغراق پر
مقصور ہے کہ عدم استغراق
کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا۔
بخلاف لم کے کہ وہ مقصور نہیں
اسی واسطے استغراق اور
عدم استغراق ہر ایک کے
مادہ میں مستعمل ہوتا ہے۔
جیسے وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ
شقیا مادہ استغراق ہے۔
اور ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ
حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ
شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔
مادہ عدم

استغراق اپنے استغراق
اس تقدیر پر اور لما مقصور
مقصور علیہ اور اگر مقصور ہے تو
ہوا۔ اور استغراق یعنی دلالت
معنی یہ ہونگے کہ استغراق لما پر مقصور ہے کہ لما کو چھوڑ کر
استغراق لما پر مقصور ہے کہ دلالت
پائی جاتی کیونکہ وہ استغراق پر
نہیں کرتا اگرچہ اس کے ساتھ کبھی مجتمع
ہو جاتا ہے۔ کہا ہے۔ استغراق جو
دلالت اور استغراق یا دلالت میں فرق
عظیم ہے کہ ثانی موضوع لہ ہے اور اول
نہیں۔ اس تقدیر پر دلالت بر استغراق
مقصور اور لما مقصور علیہ ہوا۔ الغرض
اس کلام میں دونوں پہلو ہیں کیونکہ انہوں
نے یہ کہا تھا کہ لما احتمال استغراق
اور عدم استغراق میں لم کی طرح ہے ۱۲
۸ قولہ ای مَاضیًا۔ یعنی تکلم تک
یعنی وقت انتفاء سے وقت تکلم تک
ہر زمانہ میں ضرب منتفی رہی۔ بخلاف
لم یضرب کہ یہ ضرب کی مطلق نفی
پر دلالت کرتا ہے انتفاء کا استمرار وقت
تکلم تک اس کے مدلول
میں (۳)

(×) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا ۱۲

بن (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون
(مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
اس میں فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
فاعل مرفوع۔ مضارع اسم فاعل اپنے
موصوف مقدر۔ مضارع جملہ اسمیہ ہو کر صفت
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ موصوف مقدر
موصوف۔ تعدیہ الفعل کی موصوف
اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ اطلاق مفعول
(مَاضیًا) اسم مفعول صیغہ واحد
موصوف (ھو) ضمیر مرفوع متصل
مذکر اس میں نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے موصوف۔ منفیًا اسم
مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ مَاضیًا موصوف اپنی
صفت سے مل کر مفعول بہ دوم۔ یختص فعل اپنے فاعل
اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ صغری ہو کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبری
ذات وجھین ہوا۔ قولہ مثل لم یضرب
(مثل) مضاف (لم یضرب)

ترکیب
صفحہ ٦٢

(ھی) ضمیر مرفوع متصل
ضمیر مرفوع محلاً
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع لکن
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الاستغراق)
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مختصۃ
اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لکن
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ مثل لما یضرب زید الخ
(مثل) مضاف (لما یضرب زید)
مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر
کی۔ مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ محلاً مجرور مبنی بر ضم راجع بجانب
لما۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۱۲
برتقدیر ارادہ معنی۔
(لما یضرب)
نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد
مذکر غائب (زید) فاعل۔ لما یضرب
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ما
ضرب) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(من) حرف جار مبنی بر سکون الساکنین
کو حرکت بوجہ تخلص من التقاء الساکنین
(الازمنۃ) موصوف (ال) بمعنی التی
اسم موصول مبنی بر سکون (ماضیۃ) اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول
ماضیۃ اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام[1] الامر[2] وهی لطلب[3] الفعل اما عن الفاعل الغائب مثل لیضرب او عن[4] الفاعل المتکلم مثل لاضرب ولنضرب او عن[5] المفعول الغائب مثل لیضرب او عن[6] المفعول المخاطب مثل لتضرب او عن المفعول المتکلم مثل لاضرب ولنضرب

ترکیب
صفحہ ٦٤

(الکامل) یعنی ...

(یابنی صغیری) ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... فاعل اپنے فاعل ... صفت ... موصوف ... مبنی بر سکون ... (عن) حرف جار ... حرکت مخلص ... المفعول موصوف ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... اسم مفعول صیغہ واحد ... مرفوع ...

موجودہ حرکت مخلص من السکونین (المفعول) ... (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون ... (متکلم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف متکلم ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ... ہوکر صفت ... اپنی صفت سے مل کر ... المعقول موصوف ... مل کر مجرور جار مجرور ... معطوف معطوف علیہ اپنے ... مل کر ظرف لغو ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... ثابتۃ ...

[illegible]

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولا النهي وهي ضد لا م الا مر اي لطلب ترك الفعل اما عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلم مثل لا يضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإنْ وهي تدخل على الجملتين والجملة الاولى تكون فعلية والثانية قد تكون فعلية وقد تكون اسمية وتسمى الاولى شرطاً -

ترکیب صفحہ ۶۶

(۲۶) (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (۲۷)

ترکیب صفحہ ۲۶ (ف) حرف عطف (الزاد) حرف

قولہ ولا النھی مبنی بر فتح (ال) مضاف بالحوفیا استیناف مرفوع تقدیراً (النھی) مضاف الیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول (و) زائدہ مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (الا) مضاف (ال) جزئے اول (ضد) مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف (الامر) مضاف الیہ لام مضاف اپنے مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ہوا ضد مضاف ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ کا ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہو کر معطوفہ یا استانفہ (ای) ذات وجہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ل) حرف جار مبنی بر کسر (طلب) مضاف (ترک) مضاف الیہ مضاف

(الفعل) مضاف الیہ۔ تر (ہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ طلب مضاف کا۔ (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (عن) حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (الفاعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (غائب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مخاطب)

(الفعل) صیغہ واحد مفعول اس میں (ھو) ضمیر مرفوع پرہ مرفوع پوشیدہ نائب فاعل مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مخاطب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (متکلم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف چونکہ (متکلم) (مخاطب) اور (غائب) یعنی ثبوت میں ہیں اس لئے ان پر الف لام آسمی نہیں بلکہ بالاتفاق حرف تعریف ہے اس طرح پر اسم فاعل اور اسم مفعول پر معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر موصوف اپنی صفت۔ الفاعل موصوف مل کر مجرور (۲۵)

(۲۷) فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم (۲۷)

(الطلب) بر سکون (الطلب) نحو

مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے دوم کی۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار ما بعد کبریٰ اور باعتبار ما قبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہو کر معطوفہ یا استانفہ ہوا۔ قولہ والجملۃ الاولی الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجملۃ) موصوف (الاولی) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ الاولی اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب از فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے جملہ (فعلیۃ) اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا قولہ والثانیۃ (و) حرف عطف مبنی

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ مثل لا تضرب مفسرہ ۔۔۔ مثل) مضاف (الخ) (لا تضرب) معطوف علیہ مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا تضرب) معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا اضرب) معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثال کا (و) حرف عطف ۔۔۔ تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ۔۔۔ مضاف (ما) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے فاعل متکلم یا مخاطب یا غائب مقصد کی۔ مثال مضاف ۔۔۔ کے ترک فعل کی طلب ہو اس لئے ۔۔۔

[illegible]

(۲۶) اسم فعل ناقص یا اسمیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وَالثّانية جزاءٌ فان كان الشرط والجزاء او الشرط وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه ان على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد ضارب و ان كان الجزاء وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

عه قائل ائے تفصیل - عه ای لفظاً

ترکیب صفحہ ٦٨

(بقیہ) صفحہ ٦٨ ثبت و نفی
اور مانع مفقود. یہ صورت جزا میں
اور مانع ... ماضی فاعل ہو تو
علیہ ہے. اور دونوں کے درمیان ... بیان ہوا
... اور جزا کے عمل میں ضعف پیدا ہوا
... عمل نہیں ہوا
... شرط میں لفظاً
... اس لئے شرط میں ... منفی
... جزا میں ... عمل ... جزا میں رفع
... بیچ کے ... اور نصب
... اور دونوں ... طرح ...
... صورت میں ... شرط میں
... اس صورت میں ... خلیل
... اور کاغذ ... عامل ...

(ابن خلیل
اور جزا کے نزدیک شرط میں
... اور جزا میں شرط اور مجزوم شرط
دونوں جگہ ابتدا عامل ہوتی ہے. مبتدا میں
پھر دونوں جزا میں. اور اخفش کے
نزدیک شرط میں مجزوم شرط. اور جزا میں
شرط جیسے مبتدا میں ابتدا اور جزا میں مبتدا.
اور کوفیہ کے نزدیک شرط مجزوم ہے
شرط اور جزا مجزوم بجوار ہے
میں ... مجرور بالجوار ...
... کے نزدیک شرط و جزا دونوں مبنی برسکون
ہیں ... اور ماذنی
... مبنی ...
ترکیب صفحہ ٦٨
(ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف

(××) فعلاً مضارعاً (علی) حرف جار مبنی بر سکون (سبیل) مضاف (الجوازم) مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ...

(××) مجرور محلاً مبنی برضم راجع سوئے حرف جزم کے فعل مضارع ہونے پر. (ان) کا اسکو جزم دینا. مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - برتقدیر -

النوع السابع

اسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها
مشتملة على معنى إن وتدخل على
الفعلين ويكون الفعل الاول سببا
للفعل الثاني ويسمى الاول شرطا والثاني
جزاء فان كان الفعلان مضارعين او
كان الاول مضارعا دون الثاني فالجزم
واجب في المضارع وهي تسعة اسماء

فرع ہونے کی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں مؤخر کر دیا ۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ٧٠

قولہ ویکون الخ (و) حرف عطف (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب بنی بر فتح فعل ناقص (الفعل) مصدر یکون (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً بنی بر فتح راجع ہوئے موصوف تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اسم مبنی شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف (ل) اپنی صفت سے مل کر (الفعل) اسم ناقص (سببا) موصوف (الثانی) صفت موصوف حرف جار مبنی بر فتح مجرور جار مجرور موصوف سے مل کر مجرور ثابتا مقدر کا اپنی صفت مستقر ہوا ثابتا واحد مذکر مل کر ظرف مستقر ہوا

(بقیہ صفحہ ٧٠) (التابع) صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (اسمیۃ) فعل موصوف (تجزم) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف (الفعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم فاعل موصوف مضارع اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (کون) مضاف (ھا) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مجرور (ھا) ضمیر مجرور متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً معنی مرفوع اسم کون راجع ہوئے (اسماء) موصوف (مشتملۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (معنی) مضاف (ان) مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشتملۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کون مصدر مضاف اپنے

مضاف الیہ (اسم) مل کر مضاف الیہ اور خبر سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل حال مضاف فیہ تجزم فعل اور مفعول بہ اور مل کر مفعول فیہ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول فیہ سے مل کر موصوف اپنی صفت اسماء موصوف مبتدا اپنی خبر صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وتدخل الخ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء موصوف (علی) حرف جار مبنی بر سکون (الفعلین) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (٣)

حرف جار مبنی بر ... موصوف سے مل کر مجرور جار مجرور ثابتا مقدر کا اپنی صفت مستقر ہوا۔ ثابتا واحد مذکر مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت سببا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔ قولہ ویسمی الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یسمی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (الفعل) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی (الثانی) صفت موصوف مقدر (الفعل) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل ... (ج) حرف عطف ... معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔ قولہ فانطق الخ (ف) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی ناقص مبنی صیغہ واحد مذکر غائب (الفعلان) اسم ... (ما) ... (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی ...

فاعل مرفوع محلاً موصوف راجع ہوئے موصوف تفضیل مبنی بر فتح (الاول) اسم تفضیل مقدر (الفعل) سے مل کر صفت الفعل اپنے فاعل سے مل کر موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم (مضارعا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (فعلا) مضارعا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فعلا کی موصوف (الثانی) مضاف خبر (کان) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ یکان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (الجزم) مبتدا (واجب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (فی) حرف جار (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) اسم فاعل مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر (الفعل) کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

من وما واىّ ومتى واينما وانى ومهما
وحيثما واذ ما فمن وهو لا يستعمل
الا فى ذوى العقول نحو من يكرمنى
اكرمه اى ان يكرمنى زيد اكرمه وان
يكرمنى عمرو اكرمه وما وهو لا يستعمل
الا فى غير ذوى العقول غالبا نحو

(٨) جيسا الكلام ما تضمن كلمتين بالاسناد ١٢ عــه از اكرام بمعنى گرامی کردن ١٢

(ترکیب صفحہ ۷۲)

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (من) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (أی) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (متی) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (أین) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (أیان) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مهما) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حیثما) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (إذما) معطوف مرفوع تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبدل منہ ...

(أی) کو تا بیٹھا کی اور (متی) کو جا بیٹھا کی اور (أین) کو خا ... کی اور (أیان) کو ... اور (مهما) کو ... اور (حیثما) کو ... اور (إذما) کو ... قولہ فمن وهو الخ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (من) مبتدائے اول مرفوع تقدیراً (و) زائدہ مبنی بر فتح (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول (لا یستعمل) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ... نائب فاعل ... مبنی بر سکون ... مضاف الیہ ... مجرور ...

ظرف لغو لیستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدائے اول ... جملہ اسمیہ ... کبریٰ ذات وجہین ... مضاف الیہ ... مضاف ... مثال ... مبتدا ... خبر ...

(×) ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا ۱۲

ترکیب صفحہ ۷۲

ما تشتر اشترای ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وایٌّ وهو لا یستعمل الّا فی ذوی العقول وتلزمه الاضافة مثل ایّهم یضربنی اضربه ای ان یضربنی زید اضربه وان یضربنی عمرو اضربه

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۴

(بقیہ صفحہ ۷۴) مجرور محلاً مبنی مضاف الیہ مثال بر ضم راجع ہوئے ما مثال الیہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر (ما) اسم شرط بمعنی ارادہ مفعول بہ مقدم مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) ضمیر پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح اپنے فاعل اور مفعول مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر پوشیدہ فاعل مرفوع متصل مبنی بر سکون مرفوع محلاً اشتر فعل اپنے

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الفرس) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الفرس) مفعول بہ

اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الثوب) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الثوب) مفعول بہ۔ اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ سابق کی طرح (۲۵)

(x) (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل (xx)

اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے متدلا (ن) وقایہ کا مبنی بر کسرہ (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون یضربنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع مفعول بہ منصوب اضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ ای حرف تفسیر ان یضربنی الخ (ای) (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع مبنی بر سکون (ن) وقایہ کا صیغہ واحد مذکر غائب (یا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر کسرہ منصوب محلاً مبنی بر سکون مفعول بہ منصوب فعل یضرب (زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ اضرب فعل اپنے فاعل اور

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتی[1] وهو[2] للزمان مثل متی تذهب اذهب ای ان تذهب الیوم اذهب الیوم وان تذهب غداً[3] اذهب غداً وایْنما[4] وهو للمکان[5] مثل اَیْنما تَمْشِ اَمْشِ ای ان تَمْشِ الی المسجد امش الی المسجد وان تمشِ الی السوق امش الی السُّوق وَاَنّٰی[6] وهو[7] ایضاً للمکان

ترکیب
صفحہ ۷۶

(×) اسوہ مبتدائے دوم ۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ۔ مبتدائے دوم اپنی

(۲) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع اسوہ کے دلالت علی المکان ۔ آخر فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا ۔ کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے ۱۲

مثل انّی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة اکن فی البادیة ومهما وھو للزمان مثل مهما تذھب اذھب ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم وان تذھب غدًا اذھب غدًا

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۸

(باقی صفحہ ۷۷)
مثال مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ سابق کی طرح
یہاں پر بھی یہ ترکیب کر سکتے
ہیں کہ (ا تی) کو مبتدا اور
(مثل الذی تلکن الخ)
کو خبر بنائیں۔ اور (و)
حرف (ھو للمکان)
اعتراضیہ اور دیں پر تقدیر
کو جملہ اعتراضیہ (اسم شرط)
معنی (الذی) اسم شرط
ارادہ مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً
(تلکن) فعل مضارع معروف فعل
صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
تام بمعنی (تثبت)
(انت) پوشیدہ جس میں
(ان) ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح تلکن فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ مقدم
سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر شرط (اکن)
فعل مضارع معروف۔
صیغہ واحد متکلم (فعل تام)
بمعنی (اثبت) اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون اکن
فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء
شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف
تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط مبنی
بر سکون (تکن) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر
حاضر اس میں (انت)
پوشیدہ جس میں (ان)
ضمیر مرفوع متصل فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر سکون
(ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (فی) حرف
جار مبنی بر سکون۔

(البلدۃ) مجرور
جار مجرور مل کر ظرف لغو۔
جار مجرور مل کر ظرف لغو
تکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اکن)
فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم
جس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (فی)
حرف جار مبنی بر سکون (البلد) مجرور جار مجرور
مل کر ظرف لغو اکن فعل اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف
شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
(انت) پوشیدہ جس میں (ان)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب
مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(البادیۃ) مجرور جار مجرور مل کر
ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل
...

(انت) پوشیدہ
جس میں (ان) ضمیر مرفوع
متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
سکون (ت) علامت خطاب مبنی
بر فتح (الیوم) مفعول فیہ۔
تذھب فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط
(اذھب) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم اس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الیوم)
مفعول فیہ۔ اذھب فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے
مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح
(ان) حرف شرط مبنی
بر سکون (تذھب)
فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں
(انت) پوشیدہ جس میں (ان)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون (غدا) مفعول فیہ
تذھب فعل اپنے فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر شرط۔ (اذھب) فعل
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم
اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر سکون (غدا) مفعول فیہ۔
اذھب فعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔
۱۰

رہا کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ۔ اقول حیثما کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونے پر نقطہ (غائب) (۲۲)

وحیثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة واذما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول مثل اذما تفعل افعل اى ان تفعل الخياطة افعل الخياطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان كان

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۸۰

(ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (م) مبنی بر سکون

(ف) حرف جار مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

(البلبلة) مجرور۔ نفعل فعل مضارع متکلم مع الغیر

ظرف لغو۔ نفعل لغو سے مل کر جملہ فعلیہ

اور ظرف لغو۔ (افعل) فعل مضارع صیغہ واحد متکلم معروف (انا) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون

شرط۔ (انا) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء

(X) الزراعة مفعول بہ۔ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے

مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

مثال مضاف (ها) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ

مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر

(افعل) مضاف اپنے مضاف الیہ

(مثل) مضاف (اذهما) مضاف الیہ

قولہ مثل اذهما تفعل وجہ معطوف ہوا

کبری اور اپنا مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر کبری

الفعل الثانی مضارعًا وإن الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل ان ما کتبت اکتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز وھی اربعة اسماء الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

[illegible]

(۲۳) اسم فاعل۔ اس میں صیغہ واحد مذکر۔ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر (ھو) فتح راجع سوئے موصوف مقدر الفعل مضارع ہے مل کر اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اپنے موصوف مقدر الفعل کی۔ موصوف مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ (تابتان) فاعل صیغہ تثنیہ۔ (تا بتان) اسم ضمیر (ھا) مرفوع محلاً مبنی بر ضمیر راجع سوئے مبتدا۔ (م) حرف علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ جب فاعل اپنے فاعل اور بر فتح (ا) علامت تثنیہ

(تابتان) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ جملہ اسمیہ تشریحیہ مقدر کی (الخبر) مبتدا (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور محلاً (احد) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سوئے (الوجھان) ضمیر مجرور راجع سوئے (الوجھان) علامت مبنی بر فتح (ا) علامت (م) حرف علامت مبنی بر سکون احد مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

(الرفع) مضاف الیہ۔ حرف عطف مبنی بر فتح۔ (ثانیھما) تانی مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ۔ (م) حرف علامت مبنی بر فتح (ا) علامت۔ مبنی بر سکون۔ ثانی مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا

ترکیب صفحہ ۸۲

مل کر (مضارعًا) میں میں اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے اسم۔ فعل ناقص۔ مضارعًا اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف۔ (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے موصوف مقدر الفعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی مقدر الفعل کی۔ موصوف مقدر صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (الوجھان) مبتدا۔ (ی) حرف نفی مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) ۔۔۔

(۲۴) بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ اسماء مبنیات ۔۔۔ (الفعل الماضی) [illegible]

جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا اسی وقت ہے جب کہ معدود کیساتھ مستعمل ہے اور جبکہ بغیر معدود علیٰدہ میں استعمال کریں تو علم اور غیر طالب تمیز ہوگا۔ اور اس وقت منع انا ہی ہوگا۔ تو غیر منصرف بھی ہے کہ علمیت اور تانیث بھی پائی جا رہی ہے جیسے عشرۃ ضعف خمسۃ میں عشرۃ کو رفع بغیر تنوین اور خمسۃ پر نصب بغیر تنوین پڑھا جائیگا۔ کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں بھی نصب آتا ہے ۱۲۔

(ترکیب صفحہ ۸۲) (الفعل) موصوف (الثانی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر ۔۔۔

(رابی صفحہ ۸۲) (تا) ساقط ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے ثلٰثۃ عشرۃ الخ کو اصول سے دور رکھنے کے ساتھ (تا) کو رفع اور بغیر (تا) کو ذکر کیا ہے اور واحد و اثنان کو شمار کیا ہے۔ اور واحد دونوں بغیر (تا) اصول برعکس کرنے کے ساتھ (تا) کو رفع سے ہیں۔ الف تا کے ساتھ مصنف نے الا ہے۔ نظر بر آن مصنف نے یہاں لفظ عشر میں تحریر فرمایا ہے۔ مثلاً اس مقام پر لفظ عشر کو (تا) کیساتھ تحریر فرمایا ہے۔ جیسے کہ صاحب مصباح نے تحریر کیا ہے۔ سوال کیا ہے۔ جواب تقریر یہ ہے کہ لفظ عشر سے معلوم ہو گیا کہ لفظ عشر کی تمیز بغیر (تا) معدود کیسا تھا۔ شاید معدود کرتے ہیں۔ اور ۔۔۔ معدود استعمال نہیں کرتے بخلاف لفظ عشر و مع الثانی کہ اسکو معدود و دونوں کے ساتھ اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو مصنف نے اس مقام پر بغیر (تا) کو اس لئے ذکر فرمایا۔ تاکہ اول امر میں اس ۔۔۔

(۲۵) الفاظ حکایت میں مگر حکایت ہونے کی تقدیر پر مرفوع پڑھا جائیگا۔ بقرینہ ما بعد اور حکایۃ (۲۵)

(۲۶) محلاً مبنی بر ضم راجع سوئے (الوجھان) جار مجرور ۔۔۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور ۔۔۔ مضاف الیہ سے مل کر مثاله ۔۔۔ مضاف الیہ سے مل کر ۔۔۔ مثال (الکتب) مضاف ۔۔۔ (مثل) مضاف (اذا) ۔۔۔ مثل انما الکتب ۔۔۔ بدل مبدل منہ اپنے بدل ۔۔۔ علیہ اپنے معطوف ۔۔۔ الرفع معطوف ۔۔۔ اور الجزم معطوف علیہ اور ۔۔۔ ترکیب بھی ۔۔۔

[illegible]

مفعول بہ مقدم۔ مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اکتب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اکتب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(النوع) الثامن من الجزء النوع الثامن صفت (الثامن) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (تنصب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے اسماء (الاستفہام) موصوف (النکرات) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (التمییز) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ (وھی اربعۃ) اسماء الاستفہام مبنی بر فتح۔ حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح۔ (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے اسماء (اربعۃ) مضاف (اسماء) تمیز مضاف الیہ۔ تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ الاول ۔۔۔

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

او عشرون او ثلثون او اربعون او
خمسون او ستون او سبعون او ثمانون
او تسعون اذا رکب مع احد واثنین او
ثلث او اربع او خمس او ست او سبع او
ثمان او تسع فان کان الممیز مذکرا
فطریق الترکیب فی لفظ احد

[illegible]

(ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے فاعل لفظ عشری او عشرون الخ (مع) مضاف (احد) معطوف علیہ مجرور لفظاً (او) حرف عطف (اثنین) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (ثلث) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (اربع) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (خمس) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (ست) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (سبع) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (ثمان) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً (او) حرف عطف (تسع) معطوف مبنی بر سکون مجرور لفظاً۔ احد معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ ترکیب فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ (اذا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (ھذا) حرف تنبیہ (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مقدر کی۔ جس کا مشار الیہ (نصب لفظ عشری الخ) ہے مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ فان کان المميز الخ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص (ھو)

(بقیہ صفحہ ۸۴) اور دونوں میں وقف کی تھا اور ضمیر (ۃ) کو واو (ۃ) کا اشباع ہوگیا جو ہمزہ سے بدلا اور احدی بمعنی واحد میں ہمزہ سے بدلا احد اور احدی تخفیف اور احد بمعنی واحد میں ہمزہ واو احد اور احدی ہے۔ بوقت ترکیب عشر احد اور احدی کا الف بجائے واحد اور واحدۃ کے ہیں۔ احد اور احدی بعض نے استعمال کرتے ہیں کہ احد اور اثنان ہیں جیسے الربع ثالث ثلاثہ الخ وغیرہ وغیرہ کی طرح ثالث ثلثۃ ثابت ہے۔ ثالث الرابع وغیرہ واحد اثنین کمان لیا ہے۔ مقام ثلاثہ رابع ثالث مرکب جس طرح احد وغیرہ تلک ساتھ مناسبت دینی ہے۔ اسی طرح کے ساتھ ملتے ہیں جواب ثانی بھی واحد واثنین مرکب وغیرہ میں بھی جس طرح احد و ثلثۃ واربعۃ وغیرہ یہ وہ ہے کہ علامت تانیث نہیں پائی جاتی اب بھی اثنین میں علامت تانیث ربع وغیرہ میں یوں اسی طرح ثلث میں (ثمانی) تھا۔ قولہ ثمان وصل میں اس کی ترکیب تعلیل ہوا۔ قاضی کی طرح (ثمان) پڑھا جائے۔

اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ یا ساقط کیا گیا۔ یا یا گرگئی ثمان ہوگیا۔ اور عشرۃ کے ساتھ ترکیب ہوتا ہے تو (یا) کبھی لوٹ کر مبنی بر فتح ہو جاتی ہے اور کبھی ساکن رہتی ہے جیسے معدی کرب ہیں۔ اور کبھی یا کو حذف کر دیتے ہیں اس وقت نون مفتوح ہو جاتا ہے۔ تاکہ اپنے نظائر ثلث واربع وغیرہ کیا تھ موافق ہو جائے۔ کہ ان کا آخر بھی عشرۃ کے ساتھ ترکیب کے وقت مفتوح ہوتا ہے۔ اور کبھی نون کو کسرہ دیتے ہیں تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔ اور کبھی یہ حرف کر دیتے ہیں اور اعراب کو نون پر جاری کیا جاتا ہے جیسے علی ثمان عرکات ہیں نون پر نصب پڑھتے ہیں ہے (٣) اسی طرح اثنتین وثنتین بھی ثنتی کے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کے معنی دو ہیں (١٢ عکس) پس تا ہے کہ پانے کے ساتھ جیسے ثلثۃ۔ اسی طرح باقی ہیں ١٢۔ ترکیب صفحہ (٨٤) (او) حرف عطف

مبنی بر سکون۔ معطوف علیہ (عشرون) معطوف مبنی (او) حرف عطف مجرور محلاً یا تقدیراً (ثلثون) معطوف مبنی بر سکون (او) حرف عطف مجرور محلاً یا تقدیراً (اربعون) معطوف مبنی بر سکون (خمسون) (او) حرف عطف مجرور محلاً یا تقدیراً (ا) حرف عطف معطوف مجرور (ستون) معطوف مبنی بر سکون (او) حرف عطف مجرور محلاً یا تقدیراً (او) معطوف مجرور محلاً یا تقدیراً (سبعون) معطوف مبنی بر سکون (ثمانون) معطوف حرف عطف مبنی بر سکون (او) حرف عطف مجرور محلاً یا تقدیراً (تسعون) معطوف مبنی بر سکون معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبتدا۔ لفظ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر جملہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (کما) فعل (الیہ) وغیرہ (ازکیب) (اذا) ظرف زمان مضاف مبنی بر فتح صیغہ ماضی مجہول بحث غائب مذکر (ھو)

ترکیب صفحہ ٨٤

ہیں صفت سے مل کر اسم فعل ناقص (مثل ذلک) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر لفظاً۔ مثل کر اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (دلیل) مضاف (الترکیب) حرف جار نصب (فی) (لفظ) مبنی بر سکون (احد) معطوف علیہ مجرور لفظاً

البشیر الکامل

واثنان مع عشر ان تقول احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا بتذكير الجزأين وان كان مؤنثا فتقول احدی عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزأين وطريق تركيب غيرهما الی تسع مع عشر ان تقول فی المذكر ثلثة عشر رجلا واربعة عشر رجلا الی تسعة عشر رجلا

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب صفحہ ۸۶

اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (الیٰ) حرف جار مبنی بر سکون ... (تسع) مجرور ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (منتھیا) منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا۔ منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً۔ منتھیا اسم ... راجع ہوئے ذوالحال ... ظرف مستقر سے مل کر اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف اپنے مضاف الیہ (عشر) مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب مضاف الیہ اور مفعول فیہ مضاف اپنے مضاف الیہ بطریق مضاف سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اپنے مضاف موصول حرفی (آن) ناصبہ موصول حرفی (تقول) مبنی بر سکون ... فعل مضارع معروف ...

(تتمہ صفحہ ۸۶) ... و بضع و عشرون امرأۃ ... لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: اذا جاوزت لفظ العشر ذھب البضع فلا تقول بضع و عشرون۔ چونکہ ... ثلثۃ تا تسعۃ ... مصنف نے اس کو ... قرار نہیں دیا ... اسم خامس ... یہ خلاف قیاس ہے ... یہی قیاس کے مطابق ... یعنی احد اور اثنان ... کا طریقہ ... ثلث سے تسع تک ...

ترکیب صفحہ ۸۶ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنان) ... معطوف مجرور محلاً ... القولین ... علی اختلاف ... فی الحکایۃ ... معطوف علیہ ... مضاف الیہ ...

مل کر ظرف لغو (مع) مضاف (عشر) مضاف الیہ مجرور لفظاً۔ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ الترکیب ... اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ بطریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (آن) ناصبہ موصول حرفی (تقول) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (احد عشر) ... مرکب بنائی ... محلاً ... تمیز ...

معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنا عشر) مرکب بنائی منصوب ... مفعول ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ... تمیز (رجلاً) ... مضاف الیہ ... فاعل ... ذوالحال ... حال ...

[illegible]

(۸۶) تثنیہ مبنی بر سکون منتھیین۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول۔ اور عند التحقیق اربعۃ عشر رجلاً کے بعد

ـه اور ایسے ہی اس کے نظائر اثنتین وثنتین - ۱۲

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني وَ في المؤنث ثلث عشرة امرأةً واربع عشرة امرأةً الى تسع عشرة امرأةً بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

ـه ثاکر جزء اول اپنی حال پر باقی ہے جیسے قبل ترکیب تھا - وہ یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کیلئے مذکر کیساتھ لایا جاتا ہے - ۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب صفحہ ۸۸

تمنا ذون ہیں

اوراکیلے عشرون بولا جائے ... بعنی عقود دہائیوں کو ... علی سبیل العطف ... بعض عرب اثنین عشر سے ... احد و عشرون و اثنان و عشرون ... اس لئے کہ عشرون ... اسی واسطے اس کو ... ترکیب صفحہ ۸۸ (رب) حرف جار ... موصوف (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ... (الاول) اسم تفضیل ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... ثابت مضاف ...

اربع عشرۃ ... ثلثۃ عشر ... عشرات ... اربع عشرات ... ثلث عشرات ...

(×) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف عشرون معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مع مضاف اپنے

(××) مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر سمیں (ہ و) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب
الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون
رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء
الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى
وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة
بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في
المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

[illegible]

ترکیب صفحہ ۹۰

(بقیہ صفحہ ۹۰) مذکر اسم مفعول صیغہ واحد مرفوع جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو موصوف مقدر کی طرف، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مقدر ہوا، نصب لفظا مرفوع اسم اور جو (فا) فعل ناقص کا اپنا اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (نقول) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر حاضر جس میں (انت) پوشیدہ ضمیر مرفوع محلاً مبنی فاعل مرفوع متصل علامت خطاب (فی) حرف جار مبنی بر فتح (ترکیب) ...

معطوف سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی، ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ (الا) حرف عطف مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (عنی) ...

تمیز سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ثمانان) وعشرون (حکایۃ منصوب محلاً) (رجلا) تمیز (ممیز) ابنی تمیز سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال (با) حرف جار ... معطوف سے مل کر مضاف، مصدر مضاف تفضیل مبنی بر کسرہ (ذلک) (الاول) اسم (الجزء) موصوف (ھو) ضمیر جس میں صیغہ واحد مذکر اس پوشیدہ فاعل مرفوع متصل محلاً مرفوع مبنی بر فتح راجع ہے موصوف کی طرف، صفت ...

(ھو ہو) اذا کبیرہ ...

(x x) (رجلا) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذو الحال (x x)

اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، غیر مضاف مل کر مضاف الیہ سے ملکر ذو الحال اپنے مضاف الیہ سے مل کر (الی) حرف جار مبنی بر سکون (تسع) مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (منتہیا) مقدر کا منتہیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو ذو الحال، منتہیا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف (عشرین) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ، ترکیب مضاف ... مل کر مفعول فیہ سے مل کر اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ مقدم مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم (نقول) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر جس میں (انت) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ جس میں (انت) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (فی) حرف جار علامت خطاب مبنی بر فتح موصول (ال) مبنی بر سکون (المبین) موصوف (ال) اسم حرف تعریف مبنی بر سکون ملکر (ھو) ضمیر صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) مفعول متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو موصوف ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت ... جار مجرور ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (المبین) موصوف (ھو) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع ...

[illegible]

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هذا القياس الى تسع وتسعين والثانى كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين احدهما استفهامية ان كان متضمنا لمعنى الاستفهام وهو ينصب التميز مثل كم رجلا ضربته

ترکیب
صفحہ ۹۲

ترکیب صفحہ ۹۲ (ثلث وعشرون) ۲۳ تمیز (امرأۃ)
ثلث و عشرون ممیز (امرأۃ) معطوف علیہ
منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف (عشرون)
تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف علیہ
(و) حرف عطف مبنی برفتح (اربع) ممیز (امرأۃ)
تمیز منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف (یا)
کنایہ منصوب سے مل کر ذو الحال (بھا)
تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف
علیہ اپنے معطوف (ذلک) مصدر مضاف
حرف جار مبنی بر سکون (الاول) اسم تفضیل
(الجزء) موصوف (و) ضمیر مرفوع متصل
سیغہ واحد مذکر مبنی برفتح مرفوع محلاً (ع) راجع
پوشیدہ فاعل مرفوع الاول اسم تفضیل اپنی صفت
بہوئے موصوف صفت موصوف لفظاً منصوب معنی
فاعل سے مل کر صفت مضاف الیہ مجرور مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف
مفعول بہ مجرور جار مجرور ثابتین اسم
(ایہ) ثابتین فاعل (ھا) ضمیر متصل
ہوا ثابتین شبہ جملہ ضمیر مرفوع متصل
فاعل مرفوع محلاً (ھا) ضمیر مرفوع
مبنی فاعل

ضمیر راجع
ہوئے ذوالحال (لام) حرف
جار مبنی برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر
سکون ثابتین اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہوکر حال ذو الحال اپنے حال سے
مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر مقولہ۔ مقول قول اپنے فاعل اور ظرف
لغو مقدم اور موخر اور مؤخر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ معطوف یا مستانفہ ہوا قولہ تعالیٰ
ھذا القیاس (و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھذا)
ہیں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم
اشارہ مجرور محلاً مبنی بر سکون مشار الیہ
(ھا) کو جرح ثلاث و عشرین جار مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) متعلق کا
ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع سوئے (القیاس)
ہو جملہ خبر مقدم ہے ثابت
اسم فاعل اپنے فاعل
اور

ظرف مستقر متعلق مقدم
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم (ا
القیاس) مصدر (الی) حرف جار (و)
مبنی بر سکون (ربع) معطوف علیہ (و) معطوف
حرف عطف مبنی برفتح (تسعین) مل کر مجرور
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مصدر
جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ القیاس مبتدا
اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا موخر
مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوف یا مستانفہ ہوا۔ قولہ والثانی
حرف عطف یا استیناف مبنی
کم (و) حرف عطف (کم) خبر مرفوع
(الثانی) مبتدا (کم) جملہ اسمیہ
منصوب تقدیراً مبتدا مرفوع تقدیراً بمعنی مضاف
مجرورہ معطوف یا مستانفہ ہوا متصل مضاف الیہ
مرفوع تقدیراً (ہ) ضمیر مجرور مضاف اپنے
مجرور محلاً راجع ہوئے (کم) مضاف اپنے موصوف
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا علیہ ضمیر
(مجھہ) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر
(ھو) ضمیر مرفوع متصل راجع ہوئے
مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے
موصوف مفعول بہ
(ہ)

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

والثانی خبریة ان لم یکن متضمنا لمعنی الاستفهام وهو ینصب الممیز ان کان بینهما فاصلة مثل کم عندی رجلا وان لم تکن بینهما فاصلة فممیزه مجرور بالاضافة الیه مثل کم رجلٍ ضربت وکم غلمانٍ اشتریت والثالث کاین وهو مرکب من کاف التشبیه۔

ترکیب صفحہ ۹۴

(بقیہ صفحہ ۹۰) ہوتا ہے جیسے غلام ہو تو مجرور ہو یا ضربت اور عبد

کم رجلا ضربت اور عبد کم رجل اشتریت میں کم

مضاف الیہ ہے بکم درہما

اشتریت و بکم رجل مررت

میں مجرور بحرف جر ہے اور

اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو

مبتدا ہوگا بشرطیکہ اس کی تمیز

ظرف نہ ہو جیسے کم رجلا

اخوتک اور کم رجل اخوتک

میں کم مبتدا ہے۔ اور اگر اس

کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا

جیسے کم یوما سفرک اور

کم یوم سفرک میں کم خبر

ہے ۲۰ عدد تمیز مفرد کی مثال

ہے عدد تمیز جمع کی مثال

ہے غلمان جمع غلام ہے

جس کے معنی ہیں بچہ۔ وقت

ولادت سے جوان ہونے تک

اس کا اطلاق ہوتا ہے

(ترکیب صفحہ ۹۴)

قولہ والثانی خبریۃ

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) مبتدا (خبریۃ) اسم منسوب

(x) مبنی بر سکون (غلمان) تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم۔ (xx)

بنی بر ضم ... راجع ہوئے کم خبریہ ... مفعول فیہ ... مضاف الیہ ... (فا) جزائیہ مبنی بر فتح ... (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ...

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

وأيّ لكن المراد منه عدد مبهم
لا المعنى التركيبي مثل كأيّن رجلا
لقيتُ وقد يكونُ متضمنًا لمعنى
الاستفهام نحو كأيّن رجلا عندك
والرابع كذا وهو مركب من كاف
التشبيه وذا اسم الاشارة ولكن المراد
منه عدد مبهم ولا يكونُ متضمنًا لمعنى
الاستفهام مثل عندي كذا رجلًا۔

[illegible]

(٩) بیانیہ (تمنی) [illegible]

[illegible]

ترکیب صفحہ ۹۶

[illegible]

(×) (عن) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ (عن) مضاف اپنے مضاف الیہ

[illegible]

١٣

(××) ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا موخر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب یوں کیجائے۔ (عن) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

النوع التاسع

اسماءٌ تُسمّٰى اسماء الافعال وانّما سمّيت باسماء الافعال لان معانيها افعال وهى تسعة ستّة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية احدها رُوَيدَ فانه موضوع لامهل وهو يقع فى اوّل الكلام مثل رُوَيدَ زيدًا اى امهل زيدًا

عه یعنی اُن میں سے چھ نصب دیتے ہیں ۱۲

ترکیب صفحہ ۹۸

(xx۸) [illegible]

(تتمہ صفحہ ۹۸)
اسکے لئے محل اعراب نہیں بلکہ
کاف ذالک کیلئے محل اعراب
نہیں ہوتا۔ اجتماع ساکنین سے
بچنے کیلئے مبنی برفتح۔ اور
تحصیل خفت۔ اور یہی معنی
کہ قولہ لا مهل اور بمعنی
دوسرے معنی میں بھی آتا ہے بمعنی
مصدر جیسے روید زید اور بمعنی صفت
اسم فاعل۔ اس تقدیر پر اسکا
مصدر جیسے ساروا سیرا اور بمعنی حال
رویدا ای اتئیا۔ اور رویدا ای
جیسے سار القوم رویدا
مرودین۔ آیت کریمہ
امھلھم رویدا ای امھلنا معنی
احتمال میں۔ برتقدیر مصدر امھالا
ہوں گے امھلھم امھلھم
اور برتقدیر صفت امھلھم امھالا
امھالا رویدا یعنی ایک زیادہ مبالغہ
میں عذاب الیم کی طرح ہے اور
برتقدیر حال امھلھم ممھلا
برائے تاکید جیسے تم
برحال برائے ناکید۔ لیکن یہ معنی
قائم مقام میں۔ لیکن یہ معانی نہیں
مقصود بالبیان ہے

مقصود بالبیان صرف
روید بمعنی امھل ہے کیونکہ
وہ ناصب ہے اور یہاں پر نواصب
بیان کئے جارہے ہیں۔ اسی
واسطے مصنف نے اسکو ذکر
کیا اور باقی معانی ترک کردئے
۵ قولہ وھو یقع فی
اول الکلام یعنی روید
اول کلام میں واقع ہوتا ہے
لیکن یہ بات خالی از خدشہ
نہیں۔ کیونکہ اول کلام سے
اگر شروع کلام مراد ہو کہ اس
سے پیشتر کوئی لفظ ہو تو یہ
صحیح نہیں اسلئے کہ صاحب
مصباح نے واحد تثنیہ
جمع۔ مذکر و مؤنث میں یکساں
مستعمل ہونے کی جو مثال پیش
کی ہے (ومالہ) روید یا رجل
وروید یا رجلان وروید یا رجال و
یا امرأۃ وروید یا امرأتان
وروید یا نساء۔ روید
(x۸) معنا

ہیں
جس کو شیخ حاشیہ پر
میں بیان کیا ہے اور اگر اول کلام
سے مراد ہے کہ جس کلام میں روید
واقع ہے اسکے اول میں ہو جس سے
معمول کی تقدیم کا عدم جواز مفہوم ہوتا
تو یہ بات روید کیساتھ خاص نہیں
تمام اسمائے افعال اس میں شریک ہیں
اس مسئلہ میں بصریہ و کوفیہ کا اختلاف
ہے۔ بصریہ کے نزدیک بوجہ ضعف عمل
کسی اسم فعل کے معمول کی تقدیم جائز
نہیں اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ انکی مشابہت
فعل کیساتھ قوی ہے اسلئے ہر اسم فعل
پر اسکا معمول مقدم ہو سکتا ہے ۱۲ سع

(ترکیب صفحہ ۹۸) (النوع التاسع) صفت
(النوع) موصوف (التاسع) صفت۔ موصوف
اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اسماء)
موصوف (تسمی) فعل مضارع مجہول
صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اس میں (ہی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ۔ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہے موصوف
(اسماء) مضاف
(الافعال)

(۷) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (xx)

محلاً مبنی بر فتح (الاسم) کی
راجع ہے ستۃ (الا) حرف جار مبنی بر سکون
مفعول بہ (قطعی) حرف جار مجرور ملکر
(المفعولیۃ) مجرور جار مجرور ملکر اپنے عامل
ظرف لغو۔ تنصب فعل اپنے فاعل سے ملکر
مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا
(احل) مضاف (ہا) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی
بر سکون راجع ہے ستۃ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (روید)

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

وثانيها بله فانه موضوع لدع مثل بله
زيدا اى دع زيدا وثالثها دونك فانه
موضوع لخذ مثل دونك زيدا اى
خذ زيدا ورابعها عليك فانه موضوع
لالزم مثل عليك زيدا اى الزم زيدا
وخامسها حيهل فانه موضوع
لائت مثل حيهل الصلوة اى ائت الصلوة
وسادسها ها فانه موضوع لخذ مثل ها
زيدا اى خذ زيدا

[illegible]

(XX) [illegible]

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۰۰

[illegible]

(ت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر (الصّلوٰۃ) مفعول بہ ایت فعل

[illegible]

(XXX) مبنی برفتح (انّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم راجع ہوئے ھا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم انّ۔ (ل) حرف جار مبنی برکسر (خل) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

وقد جاء فيه ثلث لغات هأ بسكون الهمزة وهاءِ بزيادة الهمزة المكسورة و هاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولابد لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها وثلثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية احدها هيهات فانه موضوع لبعد

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

ترکیب صفحہ ۱۰۲

(بقیہ صفحہ ۱۰۲) لغو (ثلاث) تمیز۔ جار مجرور ملکر ظرف مضاف (لغات) ممیز مضاف اپنی مضاف الیہ سے ملکر فاعل تمیز مضاف اپنے فاعل اور ... جاء۔ فعل ماضی اپنے فاعل ... ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (ھا) ... (با) حرف جار مبنی بر ... ذوالحال ... مصدر مضاف (الہمزۃ) معنی ... (سکون) مصدر ... لفظاً مرفوع مضاف الیہ مجرور ... مضاف فاعلیت از مصدر بربنائے فاعلیت ... مضاف اپنے مضاف الیہ سکون مضاف ... جار مجرور ملکر ظرف سے ملکر ... مقدر کا مستقر ہوا (ثابتًا) صیغہ واحد ثابتًا اسم فاعل ... (ھو) ضمیر مرفوع ... اس میں فاعل مرفوع ...

(×) ... سے ملکر مفعول بہ (اعنی) مقدر کا منصوب تقدیراً۔ اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اعنی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھا) ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسرہ (زیادۃ) مصدر مضاف (الہمزۃ) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مکسورۃ) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث و اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ مکسورۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل ...

(×××) ... جملہ اسمیہ ... (××)

... سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت ... مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع ... سے ملکر مضاف الیہ بربنائے فاعلیت یا منصوب معنی بربنائے مفعولیت چونکہ مصدر معنی بربنائے ... آیا ہے اور متعدی زیادۃ لازم بھی آیا ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہو کر (ثابتًا) مقدر کا۔ ثابتًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ ثابتًا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ (اعنی) مقدر کا۔ اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ مستقر اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وثلثۃ منہا الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ثلثۃ) موصوف (من) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور ملکر ... راجع ہوئے تسعۃ۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ ثلثۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر ... صفت ... اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... مبتدا۔ (ال) حرف تعریف ... موصوف ... فعل ماضی ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... (ھو) ضمیر مرفوع ... راجع ہوئے موصوف ... جملہ ... اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت ... مجرور ... جار مجرور ملکر ظرف لغو ... مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو ... سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر ...

(الاستئناف) مبنی بر ... قولہ عطف ... حرف ... (لا) نفی ... (الاسماء) اسم اشارہ ... صفت۔ موصوف اپنی صفت ... (ثابت) مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... ظرف مستقر ... جملہ اسمیہ ...

(×) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ثلثۃ ۔ مضاف اپنے (××)

(ہمزۃ قطع) ... (ال) حرف تعریف ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... راجع ہوئے ... فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... حرف عطف مبنی بر فتح ... اسم ... (لا) نفی جنس ... ظرف مستقر ... مقدر کا ...

(××) راجع ہوئے اسم اِنَّ ۔ (لِ) حرف جار مبنی بر کسرہ (بعض) مجرور تقدیراً ۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے

مثل هيهات زيد اى بعد زيد وثانيها سرعان فانه موضوع لسرع مثل سرعان زيد اى سرع زيد وثالثها شتان فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد وعمرو اى افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

النوع العاشر الافعال الناقصة

ترکیب صفحہ ۱۰۲

۱۰۵

(۳) مضاف الیہ ۔ ثانی اپنے مضاف الیہ سے مل کر جر مثالہ مجرور تقدیراً ۔ مقدر کی ۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ششتان) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ششتان) اسم فعل بمعنی ماضی (افترق) معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح ۔ (زید) معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر فاعل ۔ ششتان اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

(بقیہ صفحہ ۱۰۱) (ہیہات) اسم فعل بمعنی ماضی (بعد) اپنی مبنی بر فتح (زید) فاعل ۔ ہیہات اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بعد) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل ۔ بعد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا ۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ثانی) مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلاثۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ (سرعان) خبر مرفوع تقدیراً ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سرعان ۔ موضوع اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ل) حرف جار (ماضی) ... متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً ... موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ۔ (ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ... مفعول ... مضاف الیہ مجرور تقدیراً ۔ مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا ۔ بر تقدیر ارادہ معنی (سرعان) اسم فعل بمعنی ماضی (سرع) ... (زید) فاعل ۔ سرعان اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (سرع) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ثالث) مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلاثۃ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ (ششتان) خبر مرفوع تقدیراً ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ششتان (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ان (ل) حرف جار مبنی بر کسر (افترق) مجرور تقدیراً ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ۔ موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا ۔ (مثل) ...

(النوع) مبتدا ۔ النوع العاشر الخ ۔ (النوع) موصوف (العاشر) صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ۔ (الافعال) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ناقصۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ۔ ناقصۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر ۔ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استینافیہ ہوا ۔ (و) حرف عطف یا استینافیہ (انما) ادات حصر مبنی بر سکون (سمیت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (الافعال) (الناقصۃ) صیغہ واحد مؤنث (۱۰۴)

النوع العاشر الافعال الناقصة

لأنّها لا تكون بمجرد الفاعل كلامًا تامًا فلا تخلو عن نُقصانٍ وَهِيَ تدخل على الجملة الاسمية اي المبتدا والخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها ويسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الاول كَانَ

ـ اصل میں کون بفتح عین یا بضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک وانفتاح ما قبل الف ہو گیا ۱۲

[illegible]

(رباتی صفحہ ۱۰۱) ثلثۃ قولہ ثلثۃ عشی فعلا - ملحقات ان کے علاوہ ہیں - چنانچہ قتانہ کے ملحقات یہ ہیں - (۱) آض جیسے ۔ و بالمخض حتی آض جذلا غضنبا ۔ اذا قام ساوی غارب الفحل غارب بمعنی کاہل ۔ ربیتہ ربیبہ بمعنی بالمخض ۔ بمعنی لبن خالص ۔ جذل بمعنی مشتعل ۔ یتلظ بمعنی تعلل بمعنی سخت ۔ غارب بمعنی کاہل ۔ ربیتہ میں ضمیر منصوب کا مرجع بعیجے (۲) رجع جیسے حدیث میں ہے لاترجعوا بعدی کفارا (۳) عاد جیسے وکان مثلی من ھلہ ہب برسنہ فلله مغویات بالرشد امراً (۴) استحال جیسے حدیث میں ہے فاستحالت غربا (۵) تعدجیسے عرب کہتے ہیں الرجف شفرتہ حتی تعدت کانہا حربۃ لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ شرط ہے کہ مصدر ہو تعد کی خبر کیونکہ اس کا جیسے ما قعدت حاجتک (۶) حار جیسے الحدہ

الا کالشہاب وضوئہ یحور رمادًا بعد اذہو ساطع (۷) تحول جیسے وبدلت قرحا دامیا بعد صحۃ فیالک من نعمی تحولن ابوسا - اور ما زال کے ملحقات یہ ہیں - ما ونی ما رام جبکہ یہ دونوں کان واثما انفک کے معنی میں ہوں اور ملحقات انح یہ ہیں - غدا - راح جبکہ اول کان فی الغداۃ کذا اور دوم کان فی الرواح کذا کے معنی میں ہوں یہ ملحقات سماعی ہیں ۔ قیاسی نہیں ۔ اس کے بعد استعمل بمعنی تحول ہے جس کے باوجود کلمی بضار نہیں ۔ ما انفصل اور ما فارق بمعنی ما انفک ہیں ۔ لیکن ملحقات سے نہیں ۔ ان سب کا استعمال قلیل ہے ۔

(ترکیب صفحہ ۱۰۶) (ان) حرف مشبہ بالفعل جاز مبنی برکسر (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون موصول حرفی مبنی بر فتح راجع بسوے الافعال الناقصۃ (لا تکون) فعل ناقص فعل مضارع معروف ر صیغہ واحد مونث غائب ۔ وہ ضمیر (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال الا بانہ حرف جار مبنی برکسر (المجرد) مضاف (الفاعل) مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث ۔ وہ ضمیر (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوے ذوالحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔ جملہ اسمیہ ہو کر ان کا اسم [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۰۶

فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغری ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبری ذات وجہ خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۔ قولہ تنزع الخبر مطوفیات ما انقفہوا - (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح الاول الزفا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ترفع) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث ۔ وہ ضمیر (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوے الافعال الناقصۃ (الخبر) موصوف (الاول) اسم تفصیل صیغہ واحد مذکر پوشیدہ فاعل متصل (ھو) ضمیر مرفوع راجع بسوے موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔ اسم تفصیل اپنے فاعل سے ملکر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوے الجملۃ الاسمیۃ ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ۔ وہ ضمیر (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوے ذوالحال ۔ ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول ۔ ترفع فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ۔ (و) حرف عطف (تنصب) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مونث غائب (الثانی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوے الجملۃ الاسمیۃ (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوے الافعال الناقصۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ لیسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ

[illegible]

(۱۲) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوے الافعال الناقصہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ لیسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور

عہ (۷) اور ثلثہ عشر جیسے آیت کریمہ فانہ لاتعد بھنینا

النوع العاشر الافعال الناقصة

وَهِيَ قَدْ تَكُونُ زَائِدَةً مِثْلَ اِنَّ مَنْ اَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا وَحِيْنَئِذٍ لَا تَعْمَلُ وَقَدْ تَكُوْنُ غَيْرَ زَائِدَةٍ وَهِيَ تَجِئُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ نَاقِصَةٍ وَتَامَّةٍ فَالنَّاقِصَةُ تَجِئُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَثْبُتَ خَبَرُهَا لِاسْمِهَا فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي سَوَاءٌ كَانَ

[illegible]

(۳) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (قل) حرف تعلیل مبنی بر سکون (لا تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص (ہی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے کان (زائدہ) مضاف (عین) مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) مبنی معطوفہ یا استیناف ...

(بقیہ صفحہ ۱۰۸) (تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مونث غائب فعل ناقص (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع (زائدہ) (ہی) ضمیر مرفوع راجع ہوئے مبتدا (ہی) مرفوع محلاً مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث پوشیدہ فاعل مرفوع اسم فاعل متصل پوشیدہ راجع ہوئے اسم تکون۔ ضمیر مرفوع مبنی راجع فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر محلاً مبنی ... زائدہ اسم فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ... جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ... سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ کان (زائدہ) مضاف ... (ان) من اضافہ ... مضاف الیہ مقدر کی مثال ... الیہ مجرور مثالہ مضاف الیہ ... سے مل کر ... (زائدہ) ... (۵) ضمیر مجرور متصل ... مبنی بر ضمیر راجع ہوئے ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ ... خبر اپنی خبر سے مل کر ...

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۰۲

[illegible]

(۸) کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع الثاني عشر الافعال الناقصة

ممكن الانقطاع مثل كان زيد قائما
او ممتنع الانقطاع مثل كان الله عليما
حكيما وثانيهما ان يكون بمعنى صار مثل
كان الفقير غنيا اي صار الفقير غنيا
والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الى
الخبر فلا تكون ناقصة وحينئذ تكون
بمعنى ثبت مثل كان زيد اي ثبت زيد

ترکیب صفحہ ۱۱۰

[illegible]

(XX) [illegible] (XXX)

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کان) فعل ماضی بمعنی بتقدیر ارادہ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم (قائماً) اسم ضمیر فاعل صیغہ واحد مذکر پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح راجع بسوئے ... جملہ اسمیہ خبریہ ... اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر ... (کان) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (مثل) مضاف (اللہ علیماً حکیماً) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... تقدیراً مثل مضاف کی مثال معتد کی مثال مضاف الیہ ملکر خبر مثالہ متصل مضاف الیہ (ک) ضمیر مجرور راجع بسوئے ... مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ... خبر کان کے ثبوت کا اپنے اسم کے لئے ممتنع الانقطاع ہونا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کان) بمعنی تقدیر ارادہ فعل ماضی معروف

مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اللّٰہ) اسم جلالت اسم (علیماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت علیماً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اول۔ (حکیماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت حکیماً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر دوم۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ثانی) اسم منقوص

[illegible]

مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ مجرور متصل مضاف الیہ سے مخففین بر کسر راجع بسوئے ... (ل) علامت مبنی بر فتح (م) حرف عماد مبنی بر سکون۔ ثانی مضاف تثنیہ مبنی بر سکون ملکر مبتدا مرفوع اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... (ان) موصول حرفی ناصبہ تقدیراً (یکون) فعل مضارع مبنی بر سکون صیغہ واحد معروف (فعل ناقص) (ھو) ضمیر مرفوع اس میں مذکر غائب ضمیر مرفوع محلاً متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کان ناقصہ تا دیل (لفظ) تاکہ ضمیر بعد میں کا ارجاع پیوستہ ہو جائے۔ (با) حرف جار مبنی بر ... (معنی) اسم مقصور مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً۔ جار مجرور تقدیراً مضاف الیہ سے ملکر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتاً) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا متعلق بنا اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (ص)

(ل) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون (XX)

[illegible]

مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے کان ناقصہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل مضاف ... جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ تتمہ فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب (لا تحتاج) فعل مضارع مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں معروف (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ... (الی) حرف جار مبنی بر سکون ... (الخبر) مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب ... (تکون) فعل مضارع ... صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم ... (و) حرف عطف ... (حین) مضاف الیہ ... (تکون ناقصۃ) ... مضاف الیہ سے ملکر مضاف

[illegible]

(۲×××) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کان کا معنی ثابت ہونا

النوع العاشر
الافعال الناقصة

م صار من البصرة الى الكوفة یا صار من البصرة یا صار الى الكوفة - وجہ یہ کہ

والثاني صار وهي للانتقال اي انتقال
الاسم من حقيقة الى حقيقة اخرى نحو
صار الطين خزفا ومن صفة الى صفة
اخرى مثل صار زيد غنيا وقد تكون
تامة بمعنى الانتقال من مكان الى
مكان آخر وحينئذ تتعدى بالى
نحو صار زيد من بلد الى بلد والثالث
اصبح والرابع اضحى والخامس امسى

ہ قولہ من مکان الی مکان - خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور ہو اور دوسرا مقدر جیسے م

م صار زید من الشر الی الحسنی - اسی قبیل سے ہے - لصیرنا الی الحسنی ورق کلا منا شہ قولہ من مکان الی مکان - یا من ذات الی ذات کام

ترکیب صفحہ ۱۱۲

ترکیب صفحہ (۱۱۲) (الرَّحْمٰن) اسم منقوص (قوله والثانی) صار (الثانی) خبر مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (صار) جملہ معطوفہ ہوا۔ (ھی) ضمیر مبتدا مرفوع تقدیراً جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ھی) مبنی بر فتح راجع مبتداء مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع حرف عطف یا استیناف مبنی بر (الانتقال) مرفوع منفصل مبتدا مرفوع خبر جار ہوتا ہے ثابتہ اپنے متعلق (دل) حرف جار مستقر ہوا مجرور ثابت واحد مؤنث مجرور مل کر ظرف اسم فاعل صیغہ فاعل مقدر کا ثابتۃ ثابتۃ اسم فاعل متصل پوشیدہ ثابتۃ وہ ہیں (ھی) ضمیر مرفوع راجع ہوئے مبتدا خبر سے مل کر مرفوع محلاً مبنی بر فتح ظرف مستقر سے مل کر اسم فاعل پوشیدہ فاعل اپنے مجرور ہوا (ای) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مستانفہ ہوا یعنی جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ مضاف الیہ (الاسم) مضاف جملہ تفسیریہ بر سکون بدل (الاسم) مصدر مضاف (من) حرف جار مبنی (انتقال) مرفوع معنی (من) مجرور جار مجرور مل کر مجرور لفظاً مجرور حرف عطف مبنی (حقیقتہ) علیہ (او) حرف عطف (من) حرف سکون بر سکون معطوف علیہ مبنی

بر سکون (صفۃ) مجرور جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو اول (الی) حرف جار مبنی بر سکون (حقیقۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث مرفوع من (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون (صفۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو دوم (الانتقال) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ

اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع مبنی بر فتح متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً (ھی) راجع ہوئے مبتداء محذوف مستقر ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتداء محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر (ای) مضاف (الطیب) مضاف الیہ (ای) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف (ک) مجرور تقدیراً مضاف الیہ مقدر کی۔ مثال مضاف مبنی بر ضم (مثال) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم ضمیر متصل مضاف الیہ سے مل کر ایک حقیقت (ضمیر متصل) (اسم ضار) مثال مضاف (راجع ہوگا) منفصل ہونا مبتدا یعنی دوسری کی جانب ایسے ہی مثال مبتدا بر تقدیر ارادہ معنی اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ضمان) فعل ناقص معروف مبنی بر فتح (الطین) اسم (ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اپنے اسم اور خبر (ضار) فعل ناقص (مثل) مضاف حرف جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ مضاف الیہ (ضار) زیدًا غنیًا ہے مثل مجرور تقدیراً (ص)

[illegible]

ایہ مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً (اسم تمام) کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (دونوں) اپنے مضاف الیہ سے مل کر منفصل ہونا مثال یعنی ایسے ہی مثال ایک صفت سے دوسری کی جانب مضاف الیہ بر تقدیر ارادہ معنی مبتدا مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا فعل ناقص معروف مبنی بر فتح (زید) صیغہ واحد مذکر غائب اسم (عنیا) صفت (ھو) واحد مذکر متصل پوشیدہ

ترکیب صفحہ ۱۱۲

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

فهذه الثلثة لاقتران مضمون الجملة باوقاتها التي هي الصباح والضحى والمساء نحو اصبح زيد غنيا معناه حصل غناه في وقت الصباح و نحو اضحى زيد حاكما معناه حصل الحكومة في وقت الضحى و نحو امسى زيد قاريا معناه حصل قراءته في وقت المساء۔

له قوله فهذه الثلثة الخ یہ تینوں فعل یعنی اصبح اضحی امسی جیسا کہ سیاق سے ظاہر ہے افعال ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) یہ کہ اصبح ...

له یعنی کان فی الصباح کذا اور اضحی یعنی کان فی الضحی کذا اور امسی یعنی کان فی المساء کذا۔ یعنی اس وقت ...

اوقات کے ساتھ مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جیسا کہ مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا (۲) یہ کہ ...

(ف) حرف تنبیہ مبنی برسکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی برسکون موصوف (الثلثة) صفت ... مبتدا (ل) حرف جار (اقتران) مصدر مضاف (مضمون) مضاف الیہ مضاف (الجملة) مضاف الیہ ... (ب) حرف جار (اوقات) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... (التی) اسم موصول مبنی برسکون (ھی) ضمیر منفصل ... (الصباح) ... (و) حرف عطف (الضحی) معطوف ...

ترکیب

صفحہ ۱۱۴

تصدیہ کا ثابتہ
اسم فاعل صیغہ واحد
مؤنث اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتہ
اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
مفصلہ ہوا۔ نحو (المضاف
الیہ) مرفوع تقدیراً
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
خبر مثال مقدر کی مثال
مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر
ضم راجع ہوئے (اصبح)
مثال مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ
معنی (اصبح)

فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح (فعل ناقص)
صیغہ واحد مذکر (زید)
اسم (غنیاً) صفت مشبہ
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہوئے اسم
غنیاً صفت مشبہ اپنے
فاعل سے مل کر خبر۔
اصبح فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ (معنی)
اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے اصبح زید
غنیاً بتاویل لفظ معنی
اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً
(حصل غناہ
فی

وقت الصباح)
خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا
(حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب
(غنا) اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
زید۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر فاعل مرفوع تقدیراً
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (الصباح)
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو ہوئے حصل فعل ماضی اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر بتاویل
مفرد (حصول الغنی فی وقت
الصباح) ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبتنیہ ہوا۔
اول ترکیب پر کوئی حذف لازم نہیں

حرف عطف مبنی بر ... (اضحیٰ زید کما) نحو (مضاف
(اضحیٰ زید کما) مضاف الیہ
مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مقدر
کی۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے اضحیٰ۔ مثال مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(اضحیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (زید)
اسم (کما) اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے اسم ...

مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب
(فعل ناقص) (زید) اسم (قارئاً) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
(امسیٰ۔ قارئاً) اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
امسیٰ فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(معنی) اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے امسیٰ
زید قارئاً۔ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع
تقدیراً (حصل قراءتہ
فی وقت المساء)
خبر مرفوع تقدیراً
مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبتنیہ ہوا۔
یا (حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قراءۃ)
مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع
معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
فاعل۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (المساء) مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔
حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد
(حصول قراءتہ فی وقت
المساء) ہو کر خبر۔ مبتدا
اپنی خبر ...

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد[1] تكون بمعنى صار مثل اصبح[2] الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا واضحى[3] المظلم منيرا وقد[4] تكون تامة مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد في الصباح وامسى عمرو اي دخل عمرو في المساء واضحى بكر اي دخل[5] بكر في الضحى السادس ظل[6] والسابع بات وهما لاقتران[7] مضمون الجملة بالنهار والليل +

ترکیب صفحہ ۱۱۶

(بقیہ صفحہ ۱۱۷) راجع بسوئے مبتدا (ربا) بر فتح (معنی) اسم مقصور حرف جار مبنی بر کسر (معنی) مضاف الیہ مجرور تقدیراً مضاف (صہبات) مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور مبنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہو کر (ثابتۃ) تقدیراً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوئی متعلق کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم تکون۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر استانفہ ہوا۔ (ممثل) مضاف ... (والقفر) معطوف علیہ مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (المسمی) معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الضحی المظلم مبنیا) معطوف ... دونوں معطوف ...

[illegible]

(مسمی) فعل ناقص ... اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (امسی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم ... (کاتبا) اسم فاعل صیغہ واحد ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم امسی۔ کاتبا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر امسی فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اضحی) فعل ماضی ... (الضحی) ... حرف تعریف مبنی بر سکون (مظلم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف ... (منیرا) اسم فاعل ... صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ...

راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتان اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا

(ہم م) صیغہ تثنیہ مذکر امیں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو ظل زید کاتبا ای حصل کتابته فی النهار وبات زید نائما ای حصل نومه فی اللیل وقد تکونان بمعنی صار مثل ظل الصبی بالغا وبات الشاب شیخا والثامن مادام وهی لتوقیت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان یکون قبلها جملة فعلیة او اسمیة

(۴) اسم فاعل مستقر سے مل کر خبر ہوئی۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (مثل) مضاف (الصبی) مضاف الیہ (بالغا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (شیخا) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ... (ربات) مجرور تقدیرا۔ (الشاب) ... مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مثالہ (ہا) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم ... راجع ہوئے مثال ... (ظل و بات) کا بمعنی صار ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ ...

مثال مضاف اپنی خبر سے مل کر (ظل) مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر ... بمعنی (صار) ... فعل ناقص مبنی بر فتح ... (الصبی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... (بالغا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... اسم (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... راجع ہوئے ... فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح ... فاعل اپنے فاعل سے مل کر ... ظل۔ بالغا اسم ظل فعل ... اسم جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... (بات) فعل ماضی ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (بات) فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔

(XXX) اسم لا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ (X۴)

(بقیہ صفحہ ۱۱۸) (زید) ... صیغہ واحد مذکر ... (کاتبا) اسم فاعل صیغہ اسم واحد مذکر ... (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ... کاتبا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر ظل فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (کتابۃ) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ کتابۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (فی) حرف جار (النہار) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔

(بات) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب۔ (زید) اسم (نائما) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم بات۔ نائما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نوم) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ نوم مضاف ...

(XX) ... (X۶) ...

مضاف الیہ سے مل کر فاعل (فی) حرف جار مبنی بر سکون (اللیل) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح۔ (قل) حرف تقلیل مبنی بر سکون (تکونان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ناقص (ا) بارز اسم مرفوع ضمیر مرفوع متصل راجع ہوئے ظل و بات۔ محلا مبنی بر سکون (ن) ... (باتتین) حرف جار مبنی بر کسر (ب) ... (صاحب) مضاف اسم مقصور مضاف معنی مضاف الیہ مجرور تقدیرا معنی مجرور تقدیرا ... مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتتین) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث ... (ہما) پوشیدہ مقدر کا۔ ثابتتین تثنیہ مؤنث ... (ہما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی ... راجع ہوئے اسم تکونان ... تکونان۔ (۳)

(X) خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ...... صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور ...

(ترکیب صفحہ ۱۱۸)

ترکیب
صفحہ ۱۱۸

... مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... ظرف لغو۔ جار مجرور مل کر ظرف ... مضاف الیہ ... توقیت مصدر ... جار مجرور ظرف لغو سے مل کر ... مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتۃ) مقدر۔ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... ثابتۃ اسم فاعل (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ہی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی بر فتح جو شرط محذوف ... (اذا کان الامر کذلک) ... (لا) برائے نفی جنس کرتی ہے۔ (بد) اسم مبنی بر سکون ... مبنی بر فتح منصوب محلا۔ (من) حرف جار مبنی بر سکون (ان) حرف ناصب موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (قبل) مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع ہوئے ما دامت۔ قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ... ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل ... جملہ ... اسم فعل ناقص سے ... مستقر ... فاعل اور ظرف ... (جملہ) ... موصوف ... فعلیہ ... خبر مقدم ... صیغہ واحد ... اسم ... (ہی) ...

مذکر غائب (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (شاب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر ... شاب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ... صفت۔ موصوف مقدر ... (الشیخ) ... فعل ناقص ... (التامن) ...

(X۴) لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو اجلس ما دام زید جالسًا وزید قائم ما دام عمرو قائمًا والتاسع ما زال والعاشر ما برح والحادی عشر ما انفک والثانی عشر ما فتئ وقد یقال ما فتا وما افتأ وکل واحد من هذہ الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله ویلزمها النفی مثل ما زال زید عالمًا وما برح زید صائمًا وما فتئ عمرو فاضلًا وما انفک بکر عاقلًا

ترکیب
صفحہ ۱۲۰

(ص ۱۲۰) مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم (عالماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں

(ص ۱۲۰) صیغہ واحد مذکر اسم میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ما بعد حتٰی کا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ ما برح
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ما فتیٔ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (عمرو) اسم (فاضلاً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر

النوع العاشر
الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائما زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضا تقديم اخبارها على نفسها

(۴×۳) معطوفہ یا مستانفہ ہوا (تقدیہ) مصدر مضاف (اخبار) مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل (۴×۴)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲) یعنی بعض مقولہ محذوف ہے (لیتش) لنفی مضمون الجملۃ اور فی کل زمان سے لفظ نفی سے متعلق ہے۔ قال سے متعلق نہیں بلعہ بالاتفاق یا ہیں طور پر کہ اخبار افعال اور اسماء کے درمیان واقع ہوں۔ یا یہ معنی تقدیم پر متفق علیہ ہے اور اخبار کی ایک صورت اسماء پر تقدیم افعال پر مقدم یہ بھی ہے کہ اخبار افعال پر مقدم ہونے ہوں یکہ افعال پر مقدم ہوں گی سے اسماء پر بھی مقدم ہوں گی۔ یہ صورت مختلف فیہ ہے۔ تکمہ یہ ترکیب صفحہ ۱۲۲ کا مر (سیرہ) قولہ والثالث عشی الجزو (الثالث) حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) عشی مرکب بنائی بر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا (الثنی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر خبر مرفوع تقدیرا۔ مبتدا اپنی خبر ہوا۔ (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع

منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے لیتش۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (نفی) مصدر مضاف (مضمون) مضاف الیہ مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت (فی) حرف جار مبنی بر سکون۔ (زمان) مضاف (الحال) مضاف الیہ۔ زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور

راجع ہوئے مبتداء فاعل اپنے فاعل اور ثابتۃ اسم فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ظرف مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدا مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ھا) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (بعض) مضاف (ھم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی نائب (بعض) مضاف الیہ مجرور محلا مبنی ضمیر راجع ہوئے نحاۃ (م) علامت جمع بعض مضاف اپنے مضاف الیہ بر مبنی بر سکون (لیتش) لنفی مضمون سے مل کر فاعل (لیتش) مبتدا

ترکیب
صفحہ ۱۲۲

موصول ... مفعول ... مفرد ہو کر مفعول ہے فاعل اور مفعول ... مستانفہ ہوا۔ ... جملہ فعلیہ (ان) ... کان تقاثما زید (مثل) مضاف (کان تقا) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور تقدیرا مثال مقدر کی مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مقدر کی مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مثال مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع ہوئے مضاف اپنے مثال مضاف سے تقد لیکر خبر۔ مثال مبتدا اپنی خبر مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ مبنی (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قائما) فعل ناقص صیغہ واحد مذکر وسمیں (قوم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر پوشیدہ فاعل

(۴×۴) مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع ہوئے هٰذہ الافعال۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت۔ (علی) حرف جار مبنی

جائز سوى ليس والافعال التي كان في
اوائلها ما وقال بعضهم تقديم الاخبار
على هذه الافعال ايضا جائز سوى ما دام
اما تقديم اسمائها عليها فغير جائز و
اعلم ان حكم مشتقات هذه الافعال
كحكم هذه الافعال في العمل

النوع العاشر
الافعال الناقصة

(ص) ہوئے فعل کا ... الافعال۔ اسماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب ... مبنی بنا بر مفعولیت ... (علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون ... (ھا) ضمیر متصل مجرور ... مبنی بر سکون راجع ہوئے ... جار مجرور ... الافعال ... منہ ... مضاف الیہ ... ظرف لغو ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مبتدا ... فتح ... (فا) جزائیہ ... مضاف (رجائن) ... مضاف الیہ ... غیر مضاف ... مضاف الیہ سے مل کر ... مضاف اپنی خبر ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ ...

(تقدیر) مفعول ... راجع ہوئے اسم ... مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... ظرف مستقر ... مجرور ... فاعل صیغہ واحد ... تقدیراً ... اسم فاعل ... متصل ... ضمیر ... مرفوع ... راجع ... فاعل ... اسم ... فعل ناقص ... جملہ فعلیہ ... صفت ... الافعال ... معطوف ... موصول اپنے صلہ سے مل کر ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... معطوف ... مضاف الیہ ... مفعول ... منصوب ... مبتدا اپنی خبر ... حرف عطف ... (قال) فعل ماضی ... مبنی بر فتح ... (بعض) مضاف ... (ھا) ضمیر متصل

مضاف الیہ ... مجرور محلاً ... (م) علامت جمع ... مضاف الیہ سے مل کر فاعل ... (تقدیم) مصدر مضاف ... مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب ... مفعولیت ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون ... اسم اشارہ مبنی بر سکون ... (الافعال) صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ... ظرف لغو ... مضاف الیہ ... مبتدا ... اسم فاعل صیغہ واحد ... ضمیر ... مرفوع ... راجع ہوئے ... مضاف ... مضاف الیہ سے مل کر مفعول ... جانو

اسم فاعل اپنے ... مفعول ... فاعل اور مفعول ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر ... (اصل) ... مراد اللفظ ... مطلق ... مفعول ... مبنی معروف ... فعل ... مرفوع ... ضمیر ... فاعل ... واحد ... متصل ... راجع ہے ... فاعل اور مفعول ... جملہ فعلیہ ... مقولہ اول ... مقولہ دوم ... جملہ فعلیہ ... استئناف ... مصدر ... (ھا) ضمیر ... مضاف الیہ مجرور محلاً ... متصل مبنی بر سکون (م)

مضاف ... مضاف الیہ ... متصل فاعل مرفوع محلاً ... مبنی بر سکون ... علامت خطاب ... حرف ... مضاف (مشتقات) ... مضاف الیہ ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون ... اسم اشارہ مبنی بر سکون ... (الافعال) صفت ... اپنی صفت سے مل کر ... مضاف الیہ مجرور ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... مشتقات ...

(اِنّ) ... اسم ... خبر سے مل کر جملہ ... حرف ... مفعول ... فعل ... اور مفعول ... جملہ ... (تنبیہ) ... (فی العمل) ... درست نہیں ... علی المتامل ... فی العمل ... متعلق قرار ...

التیسیر ... الکافیہ

النوع الحادی عشر - افعال المقاربة

النوع الحادي عشر

افعال[1] المقاربة وانما سميت بهذا الاسم لانها[2] تدل على المقاربة وهي اربعة الاول عسى[3] وهو فعل[4] لدخول تاء التانيث الساكنة فيه نحو عست وغير[5] متصرف اذ لا[6] يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وامر ونهي مثلا وعمله على نوعين الاول ان يرفع الاسم وهو فاعله ـ

تركيب صفحہ ١٢٦

(٣) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (ال) حرف تعریف موصوف (ال) ... (سَاكِنَة) ... مبنی بر سکون ... صیغہ واحد ... (ھی) ضمیر مرفوع فاعل مرفوع ... راجع ہوئے ... بسا کنۃ اسم ... فاعل ... صفت ... منصرف ... متصل مبنی بر فتح ... پوشیدہ فاعل ... اپنے فاعل سے مل کر صفت ... موصوف ... مرفوع لفظاً (بی) حرف جار مبنی ... مضاف الیہ ... مجرور محلاً ... جار مجرور مل کر ... ظرف لغو ... مفعول ... مصدر مضاف ... [illegible]

(بقیہ صفحہ ١٢٦) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور محلاً، صفت معنی بنا بر مفعولیت منصوب (آن) حرف جار مبنی بر فتح (ل) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب موصول حرفی (ھا) ضمیر منصوب محلاً متصل اسم منصوب راجع ہوئے مبنی بر سکون (تلک) افعال المقاربۃ (تک) ضمائر مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارز مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مؤنث غائب و سمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم (آن) (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المقابر) صحیح مجرور جار مفرد منصرف لغو ... مجرور مل کر ظرف لغو ... فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر (آن) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ...

ہو کر صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو سیمت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال المقاربۃ۔ (اربعۃ) مفرد منصرف صحیح خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (الاول) غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

(٣) ... عطف ... (و) ... معطوف ... (٣×٢)

ہوئے مقدر۔ تفضیل موصوف (الاول) اسم (الفعل) ... موصوف اپنے فاعل سے مل کر صفت مبتدا۔ مقدر اپنے صفت سے مل کر مبتدا ... (عسی) اسم مقصور خبر مرفوع تقدیراً۔ فعل عسی کا علم ہے خلاف ... فعل۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (فعل) مفرد منصرف صحیح۔ عسی (ر) حرف عطف مبنی معطوف علیہ (و) ... مفرد منصرف صحیح مضاف (علیہ) ... برفتح (علی) مفرد منصرف صحیح مضاف (منصرف) مفرد منصرف ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر معطوف۔ (دخل) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (ذکو) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف (التانیث) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ ثانیہ (ص)

(٣٣) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر (٣×٢)

ہے۔ حرف عطف جملہ ... مل کر جملہ فعلیہ ... مفرد منصرف صحیح ہوا۔ (مثلاً) مفعول مطلق فعل محذوف (مُثَلَّثٌ) کا مُثلّث فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ مثلت فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف (رحل) مفرد منصرف مبنی بر فتح یا استیناف (ہ) ضمیر ... مصدر مضاف (ہ) ضمیر مرفوع صحیح مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع معنی بنا بر فاعلیت ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... عسی۔ مضاف (علی) حرف جار مبنی بر سکون (نوعین) تثنیہ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثابت مقدر ہوا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر سمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استانفہ ہوا۔ (الاول) غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل۔ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (النوع) ... اسم تفضیل اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (آن) ناصبہ موصول حرفی (فعل) مبنی بر سکون ... فعل مضارع صحیح

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وينصب الخبر ويكون خبره فعلاً مضارعاً مع أن وحينئذٍ يكون بمعنى قارب نحو عسى زيدٌ أن يخرج فزيد مرفوع بأنه اسمه وفاعله وأن يخرج في موضع النصب بأنه خبره بمعنى قارب زيد الخروج ويجب أن يكون خبره •

[illegible]

مثال مضاف الیہ مضاف ... یعنی قارب ہوتا ... مبتدا مؤخر مبتدا ... یعنی عیسیٰ ... معروف ... (فعل مقاربہ) ... (زید) ... (ان) ... بکون صحیح مجرد ... لفظاً منصوب ... منفصل مبنی بر فتح

الیہ ... خبر ... جملہ ... بتقدیر ارادہ ... فعل ... صحیح ... منصوب ... فعل مضارع ... ضمیر مرفوع ... عیسیٰ

یعنی قارب ... مبنی بر فتح ... صیغہ واحد ... منصرف ... موصول ... (یخرج) ... ضمیر بارز ... صیغہ واحد ... (وھو) فاعل ... راجع بسوئے فاعل

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۲۸

(تفسیر صفحہ ۱۲۸) ... معطوف علیہ ... صلہ ان موصول ... مفرد ... جملہ ... مبنی بر فتح ... (لم) ... حرف علف ... فعل مضارع ... مجزوم ... فاعل ... مضاف ... (یکون) ... منصرف ... مضاف الیہ ... راجع ... مضاف ... صحیح ... فاعل ... صفت ... مضاف الیہ ... (ان) ... مثال	اسم مقصور ... تقدیرا اعراب ... مضاف الیہ ... مجرور تقدیرا ... مضاف ... یکون فعل ناقص ... مفعول ... معطوف ... (و) حرف عطف ... زمان معرب منصوب ... مضاف ... (کان) ... فعل ماضی ... مفعول ... ضمیر مرفوع ... مبنی بر ... (یا) حرف ... مقصور	مضاف الیہ ... مضاف ... مجرور ... مقدر ... (انا) ... متصل ... منصوب ... ضمیر مرفوع ... (ھو) ... مبنی بر ... واحد ... فاعل ... مرفوع ... یکون ... فعل ناقص ... مقدم ... معطوف ... (ج) ... مضاف الیہ ... مضاف ... منصرف ... مثال ... ضمیر ... مجرور محلا ... (ھا)

(و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (یحب) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب

[illegible]

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

مطابقاً لاسمه في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث نحو عسى زيد ان يقوم وعسى الزيدان ان يقوما وعسى الزيدون ان يقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان يقمن وهذا اى كون الخبر مطابقا للفاعل اذا كان الفاعل اسما ظاهرا اما اذا كان مضمرا

[illegible]

(٤٣×) مضاف الیہ مجرور محلاً ۔ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم

(بقیہ صفحہ ١٣١)
فتح۔
(و) حرف عطف مبنی بر
(عسی الزیدان ان
یقوما) اسم مقصور حکماً معطوف
مجرور تقدیراً ۔ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (عسی
الزیدون ان یقوموا)
اسم مقصور حکماً معطوف
مجرور تقدیراً (و)
حرف عطف مبنی
بر فتح (عست هند
ان تقوم) اسم
مقصور حکماً معطوف
مجرور تقدیراً
(و) حرف عطف مبنی
بر فتح (عست
الهندان ان تقوما)
اسم مقصور حکماً در تقدیر
اعراب بسبب احوال معطوف
مجرور تقدیراً (و) حرف
عطف مبنی بر فتح (عست
الهندات ان
یقمن)

اسم مقصور حکماً
معطوف مجرور تقدیراً
معطوف علیہ اپنے تمام
معطوفات سے مل کر
مضاف الیہ۔ نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر
خبر مثالہ مقدر کی مثال
مفرد منصرف صحیح مضاف
(ہا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً
مبنی بر ضم راجع ہوئے
(خبر عسی کا مطابق اسم
ہونا مذکورہ ١٥ صورتیں)
مثال مضاف اپنے مضاف
الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی
خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
بر تقدیر ارادہ معنی کے (عسی)
فعل ماضی معروف مبنی بر
فتح مقدر فعل مقاربہ صیغہ
واحد مذکر غائب (زید)
مفرد منصرف صحیح
اسم

[illegible]

(ان) ناصبہ موصول نحو
حرفی مبنی بر سکون (یقوم) فعل
مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ
منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب
(ہو) ضمیر مرفوع متصل
مستتر راجع (ھو) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً فعل
راجع ہوئے اسم عسی۔ یقوم
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر
بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً۔
عسی اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ
(عسی) فعل ماضی
ان ناقصہ ہوا۔ فعل مقاربہ
معروف مبنی بر فتح مقدر
صیغہ واحد مذکر غائب (الزیدان)
تثنیہ اسم مرفوع بالف (ان) ناصبہ
موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوما)
فعل مضارع صحیح صیغہ تثنیہ مذکر
منصوب بحذف نون (ا) ضمیر مرفوع
متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر سکون راجع ہوئے الزیدان۔
یقوما فعل اپنے
(ص)

(٤٣×) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (مسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل (٤٣×)

[illegible]

ترکیب
صفحہ ١٣٠

(الخبر) مفرد
منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً
مرفوع معنی بتاویل اسمیت (مطابقاً)
مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے الخبر۔ (ل) حرف جار
مبنی بر کسر (الفاعل) مفرد منصرف صحیح
مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے
ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر

[illegible]

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطا النوع الثاني
من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم
وحده وذلك اذا كان اسمه فعلا مضارعا
مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان
في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

(۳) (ثابت) منصوب محلاً ثابت مقدر کا منصوب محلاً ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ضمیر (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ثابت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ مفعول۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب

صفحہ ۱۳۲

(نعیم معفو بہ ۱) صلہ صفت شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ سے مل کر اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر (ثابتا) مجرور محلاً۔ موصوف مستقر ہوا۔ اسم مجرور جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتا مفرد منصرف صحیح مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ضمیر (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی فاعل متصل پوشیدہ فاعل۔ ثابتا اپنے فاعل سے مل کر مرفوع راجع بسوئے ذوالحال ظرف مستقر ہوا۔ فاعل اپنے فاعل اور ظرف ذوالحال اپنے حال سے مل کر

بمعنی[١] قرب مثل عسی ان یخرج زید
ای قرب خروجه فلا یحتاج[٢] فی هذا الوجه
الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون[٣]
الاول ناقصا والثانی تاما والثانی کاد[٤]
وهو یرفع الاسم وینصب الخبر و
خبره فعل[٥] مضارع

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

ترکیب
صفحہ ۱۳۴

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) اپنے اسم
یکون فعل ناقص فیہ سے مل کر
اور خبر اور مفعول فیہ معطوفہ ہوا۔
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ صحیح
(مثل) مفرد منصرف یخرج
مضاف (عسی ان یخرج
مضاف ہے مقصود ہے مضاف
(بابا) اسم مقدر ا مثل مضاف
الیہ مجرور تقدیرا مل کر خبر
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال مفرد
مثال مفرد کی مثال مفرد (ھا)
منصرف صحیح مضاف الیہ
ضمیر مجرور متصل مضاف سے
مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہے
عسی کا صرف اسم کو رفع
دینا۔ مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(عسی) فعل مقاربہ ماضی
معروف مبنی بر فتح مشدد (ان)
ناصبہ موصول حرفی مبنی بر
سکون (یخرج) فعل مضارع
صحیح مجرد از ضمائر

بارزہ منصوب لفظا
صیغہ واحد مذکر غائب (زید)
مفرد منصرف صحیح فاعل۔
یخرج فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ۔ اَن موصول
حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل
اسم مرفوع محلا۔ عسی فعل
مقاربہ اپنے اسم سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف
تفسیر مبنی بر سکون (قرب)
فعل ماضی معروف مبنی بر
فتح صیغہ واحد مذکر غائب (خروج)
مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر
فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہے
(زید) خروج مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔
قرب فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا
(ھا)

حرف عطف ہاتے
تفریع مبنی بر فتح (لا) محتاج الی
فعل مضارع معروف صحیح مجرد (ولا) ضمیر
بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے عسی کے
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) حرف
تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مفرد
مبنی بر سکون موصوف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح صفت موصوف اپنی
صفت سے مل کر ذوالحال (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الخبر) مفرد منصرف
صحیح مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو دو کی
(با) حرف جار مبنی بر کسر (خلاف) مفرد
منصرف صحیح مصدر مضاف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح موصوف (الاول) اسم
منصرف تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے
موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل
سے مل کر صفت موصوف (۱۴)

منہ ہو ضمیر (ھو)
واحد مذکر ضمیر متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے الثانی
مرفوع محلا مبنی بر فتح اپنے فاعل سے مل کر شبہ
تا ما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) اسم
منقوص مرفوع تقدیرا صفت موصوف
مقدر (الفعل) کی موصوف مقدر اپنی
صفت سے مل کر مبتدا (کا) اسم مقصود
خبر مرفوع تقدیرا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
خبریہ معطوفہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے کاد
(یتم) فعل مضارع معروف صحیح
مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
(ھو) ضمیر

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیر ان وقد یکون مع ان تشبیها له بعسی مثل
کاد زید یجیء فزید مرفوع بانه اسم کاد
ویجیء فی محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجیء زید وحکم باقی المشتقات من مصدره
کحکم کاد مثل لم یکد زید یجیء ولا یکاد زید
یجیء وان دخل علی کاد حرف النفی ففیه خلاف
قال بعضهم ان حرف النفی فیه

(۴۴) (۴) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی

مطلقاً يفيد معنى النفي وقال بعضهم انه
لا يفيده بل الاثبات باقٍ على حاله و
قال بعضهم انه لا يفيد النفي في الماضي

النوع
الحادي عشر
افعال المقاربة

[illegible]

(تقیہ صفحہ ۱۳۸) شخص سے موئی قابل اعتماد نہیں حتیٰ کہ مشتبہ ہو ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس کا معارض موجود ہے وہ یہ کہ علیک نے اسی ذوالرمہ تخطیہ کا اور ذوالرمہ کی کے بعد قبول لم یکد ینبغی کا جگہ لم اجد رکھدینے کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے خطا کی ابن شبرمہ نے اور ذوالرمہ تخطیہ میں اور ابن نے قبول کرنے میں اور لم اجد کے ساتھ تبدیل لم یکد یبرح ذوالرمہ میں بر کو راتیت کریمہ کا قول مرکور یبد لا لم یکد اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا کی طرح نفی کر رہا ہے یہاں تک دعوی پہنچا ہے

مستمسکات کا جواب تھا۔ اب دعوی اول کہ دلیل کا جواب سنئے اثبات کا دینے نفی ہوتا ہے اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوتا ہے تو یہ حق ہے اور دلیل مذکور سے اسی کا اثبات ہو رہا ہے کہ کاد زید یخرج سے خروج کے حصول کا قرب مفہوم ہوتا ہے اور حصول خروج کا قرب دلالت کرتا ہے خروج کے عدم حصول پر تو اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوا۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ کاد زید یخرج

میں کاد خروج کے قرب کی نفی پر دلالت کرتا ہے تو یہ باطل ہے کہ اثبات نفی کے لئے نہیں ہوتا اور دلیل مذکور اس پر دلالت بھی نہیں کرتی۔ قولہ لایفید النفی فی الماضی اس کی دلیل آیت کریمہ وما کادوا یفعلون ہے جس کی وجہ استدلال اور اس کا جواب دونوں سابقہ حاشیہ میں گذر گئے۔ ۱۲۰

ترکیب صفحہ ۱۳۸ (صحیح) مطلقاً مفرد منصرف مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ غائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم مطلقاً حرف النفی۔ فاعل سے مفعول اپنے نائب سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے (ھو)

ہو کر مقولہ منصوب محلاً۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی برفتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) ایں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے نحات۔ (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی برفتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے حرف النفی (لا یفید) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم ان کا (ھا) ضمیر منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے معنی النفی۔ لایفید فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور

ترکیب
صفحہ ۱۳۸

اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی برفتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے نحات۔ (م) علامت جمع مذکر بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر منصوب متصل مبنی برفتح محلاً مبنی بر ضم اسم منصوب راجع ہوئے حرف النفی (لا یفید) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم ان۔ (النفی) مفرد منصرف صحیح مفعول بہ (فی) جاری مجرا مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ماضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ اس میں فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف مقدر ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

وفی المستقبل یفیدہ والثالث کرب
وھو یرفع الاسم وینصب الخبر
وخبرہ یجیٔ فعلاً مضارعاً دائماً
بغیر ان نحو کرب زید یخرج والرابع
اوشک وھو یرفع الاسم وینصب
الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان

ترکیب صفحہ ۱۴۰

(الصبر) صفحہ نمبر ۱۱ سے بنی ... معطوف دیا استانفہ حرف ... ذات و جھین ہوا۔ (و) ... عطف یا استینافت بنی بر فتح (ہا) ضمیر ... مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور محلاً ... متصل مضاف ... جمرد ... مبنی بر ضم لازم ... مضاف الیہ ... فعل مضارع ... مضاف (بجی) ... ملکر مبتدا ... ملکر صحیح ... مجرور ... معروف ... صیغہ واحد ... ضمیر ... منصرف ... (ھو) ... فاعل ... صیغہ واحد ... موصوف ... صحیح ... مرفوع محلاً مبنی ... فاعل ... مرفوع ... موصوف ... فاعل ... ملکر جملہ ... مضاف (ہا) ... فاعل سے ملکر ... صفت

(۳) مثال منقد ... منصرف ... ضمیر مجرور ... مثال مفرد ... مضاف الیہ ... متصل مضاف ... مبنی بر ضم لازم ... مثال مضاف مبتدا ... معطوف ... صحیح ... فعل معروف ... مفعول ... نفقاً صحیح ... واحد مذکر ... فعل ...

موصوف اپنی صفت سے ملکر موصوف (دائماً) ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... مرفوع ... صفت ... ظرف ... مفعول مطلق ... (ا) حرف جار مبنی ... مضاف ... مجرور ... مضاف الیہ ... مقصود ...

اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... مرفوع ... فاعل ... موصوف ... صفت ... حال ... مرفوع محلاً ... مبتدا ... مفعول ... خبر ... مضاف ... مضاف الیہ ... جار مجرور ... (صد)

(و) حرف عطف ... مبتدا ... معطوف ... (ھی) ضمیر مرفوع ... فعل ... فاعل ... مفعول ... خبر ... نصب ... مضاف ... مضاف الیہ ...

ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ... معطوف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ضمیر) مفرد ... (ھا) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ... مضاف ... فاعل ... مرفوع ... مبتدا ... جملہ ... صفت ... مضاف ... مضاف الیہ ...

او بغيران مثل اوشك زيد ان يجئ او يجئ وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل و طفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

(م) راجع الیٰ مضاف۔ مثال الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (اوشک) فعل ماضی مقاربہ بمعنی قریب (زید) فاعل، (ان) حرف ناصب مصدری، (یجیٔ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر فاعل راجع بسوئے (زید)۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر (اوشک) کا فاعل۔

(۴۴۴ × ۴۴) ملکر مبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (المدح) (۴۴۴ ×)

(بقیہ صفحہ ۱۴۳) رہے بھی کسی طرح تو کیا ہے جیوں۔ افعال مدح و ذم زمانہ ماضی میں موجودہ مدح و ذم کی حکایت کیلئے موضوع ہیں۔ اور ان افعال سے اس کا اخبار مقصود ہوتا ہے بخلاف افعال مدح و ذم کے وہ انشائے مدح و ذم کے لئے موضوع ہیں۔ اسی طرح افعال تعجب کہ وہ انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں۔ جیسے ما احسن زیدا اور ما اقبح زیدا۔ اول باعتبار وضع حسن زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے اور دوسرا باعتبار وضع قبح زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تعجب کے لئے افعال مدح و ذم میں ...

(اجواب) افعال مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں۔ یہ استعمال قلیل ہے۔ جیسے کہ شیخ ابن الحاجب و صاحب اللباب وغیرہ (ترکیب صفحہ ۱۴۲) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یا) حرف جار مبنی بر کسر (غیر) مفرد منصرف صحیح مضاف (ان) ... اسم مقصور محلاً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... فاعل ...

فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے موصوف مبنی بر فتح راجع فاعل اور فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر ثابت مستقر کے متعلق ہو کر ظرف مستقر۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم ہوئی ہو کر معطوف سے مل کر صفت سے موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر جملہ اسمیہ خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ ہوا۔ مثل معطوفہ یا استانفہ ہوا۔ (اوشک) فعل مجرد صحیح مضاف (ان) محکما مجرور مفرد منصرف اسم مقصور (یجیٔ) اسم (یا) حرف ... معطوف علیہ (او) بتقدیر تقدیراً عطف مبنی بر سکون (یجیٔ) معطوف (اوشک زید) معطوف تقدیراً مجرور معطوف سے مل کر مضاف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال۔ مثال مقصدی کی ... مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور ...

ترکیب صفحہ ۱۴۲

معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (طفق) اسم مقصور محکماً معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف (اخذ) اسم مقصور مبنی بر فتح محکماً معطوف مرفوع تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبدل منہ اپنے اسم مرفوع محلاً مبدل سے مل کر خبر۔ (ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ (الثلثۃ) مفرد منصرف صحیح صفت یا بدل یا عطف بیان۔ موصوف اپنی صفت یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا۔ (مراد فۃ) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسر (کاد) اسم مقصور محکماً مجرور ...

(۴۴۴ ×) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الذم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وهي اربعة الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح الفاء وكسر العين فكسرت الفاء اتباعا للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نِعْمَ وهو فعل مدح وفاعله قد يكون اسمَ جنسٍ معرّفا باللام مثل نعم الرجل زيد

(٣) فعل مجہول اضافت ... فعل ناقص ... مرفوع معروف ... بنی برفتح ... مبتدا خبر ... جملہ فعلیہ ...

ترکیب صفحہ ١٤٢

ترکیب صفحہ ١٤٢ عطف یا استینافیہ منفصل ...

حرف جار مبنی بر ... مجرور لفظاً مضاف ...

فعل محذوف ... مبنی برفتح ...

مسئلۃ عامل الکامل تجلی تشبیہ

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ ونعم الرجل خبره مقدم عليه ومرفوع بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۴۶

(القبیۃ) صفحہ ۱۴۶ (۱)
صحیح مرفوع لفظاً
منصرف ۔ واحد
اسم مفعول صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ
نائب فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع ہوئے
مبتدا ۔ (با) حرف جار
مبنی بر کسرہ (آن) حرف
مشبہ بالفعل موصول
حرفی مبنی بر فتح (ہ) ضمیر
منصوب متصل اسم منصوب
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
مبتدا ۔ (مستند) مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
موصوف مقدر (لفظاً مبتدا)
اسم مفعول اپنے نائب فاعل
سے مل کر صفت
موصوف

مقدر اپنی صفت
سے مل کر خبر ۔ آنّ
کا اسم اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ
ہو کر صلہ ۔ موصول حرفی
اپنے صلہ سے مل کر
بتاویل مفرد ہو کر مجرور
محلاً ۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو ۔ مرفوع اسم
مفعول اپنے نائب فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
معطوف علیہ (او)
حرف عطف مبنی بر سکون
(مرفوع) مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظاً اسم
مفعول صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ
نائب فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح
راجع

ہوئے مبتدا ۔ بر کسرہ
(با) حرف جار مبنی بر
(آنّ) حرف مشبہ بالفعل
موصول حرفی مبنی بر فتح (ہ)
ضمیر منصوب متصل اسم منصوب
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
مبتدا (خبر) مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مبتلا)
مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظاً موصوف (محذوف)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف
محذوف ۔ اسم مفعول اپنے نائب
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
صفت ۔ مبتدا موصوف اپنی صفت
سے مل کر مضاف الیہ ۔ خبر مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
آنّ کا اسم اپنی
(۲)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً متصل
مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل محلاً مبنی بر ضم
مضاف الیہ مجرور محلاً ۔ خبر مضاف
راجع ہوئے (زید) کی طرف ۔ مل کر خبر
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفرد منصرف
اول ۔ (مقلد) اسم مفعول
صحیح مرفوع لفظاً (ھو)
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) نائب
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح جار
ہوئے مبتدا (علی) حرف جار متصل
مبنی بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل
مجرور محلاً مبنی بر کسرہ راجع ہوئے
(زید) ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو

احد وصف مجرور لفظاً
بکسو اسبعہ مفعول لام ۔ اسم
تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
موصوف ۔ اسم تفضیل اپنے فاعل
سے مل کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور مل کر معطوف
علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح
(علی) حرف جار مبنی بر سکون
(النقل) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظاً موصوف (الثانی) اسم منقوص
مجرور تقدیراً صفت ۔ موصوف اپنی
صفت سے مل کر معطوف ۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو
(جملۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظاً موصوف (واحدۃ)
مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظاً صفت ۔
موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف
علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح
(جملتین) تثنیہ منصوب لفظاً
بیا ما قبل مفتوح معطوف ۔ معطوف
علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہے
شرط مقدر ۔ (آخا کان الامر کذالک)
شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر
جملہ شرطیہ ہوا ۔ (و) حرف عطف
استیناف مبنی بر فتح (قلت) حرف
تفضیل مبنی بر سکون

[illegible]

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
زید وقد یکون ضمیرًا مستترًا ممیزًا
بنکرةٍ منصوبةٍ مثل نعم رجلاً زید
والضمیر المستتر عائدٌ الی معهودٍ
ذهنی وقد یحذف المخصوص اذا دلَّ
علیه قرینة مثل نعم العبد ای نعم
العبد ایوب القرینة

ترکیب صفحہ ۱۴۸

ترکیب صفحہ ۱۴۸

(ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (معرف)

(الی) حرف جار مبنی بر سکون۔ مفعول فیہ

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

(ام) مبنی بر کسر (اللام)

مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ فاعل

(نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح)

(ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی۔ (نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح)

(صیغہ) مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم۔ (ایوب) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

سياق الآية وشرط المخصوص ان يكون مطابقا للفاعل في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث مثل نعم الرجل زيد ونعم الرجلان الزيدان ونعم الرجال الزيدون ونعمت المرأة هندٌ ونعمت المرأتان الهندان ونعمت النساء الهندات

(٣) اسم معطوف مبنی بر فتح منصوب

(و) حرف عطف (النساء) (الهندات) کُلاً مجرور تقدیراً

(نعمت) اسم مقصور معطوف علیہ اپنے معطوفات

معطوف معطوفات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف

تمام آیہ مثل مضاف مضاف الیہ مثال منصرف صحیح

الیہ سے مثال مفرد منصرف (ہ) ضمیر بارز متصل

مرفوع لفظاً مضاف الیہ مجرور کلاً مبنی بر مطابق ہونا

متصل مطابقاً مفصوص ہے کا فاعل میں

راجع ہوتے تثنیہ وغیرہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

افراد مثال مضاف اپنے مبتدا اپنی خبر سے مل کر

مل کر مبتدا خبر ہوا بر تقدیر ارادہ یعنی

مثال مضاف مبتدا

(بقیہ صفحہ ١٥٠) (اللفظ) صفت موصوف مقدر مضاف الیہ اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (آن) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر حاضر معروف (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (مطابقاً) مفعول المخصوص۔ منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر منصوب میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (ل) حرف جار مبنی بر سکون (الفاعل) مفرد اسم بر کسر منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی

بر سکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیة) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مطابقاً اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر

شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر تاویل مفرد ہو کر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفیا مستانفہ ہوا (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف۔ (نعم الرجل زید) مقصورہ حکماً مجرور تقدیراً اسم معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجلان الزیدان) معطوف مقصور حکماً مجرور تقدیراً معطوف اسم (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجال الزیدون) اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأة هند) اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح معطوف (نعمت المرأتان الهندان) (٣)

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مبنی بر فتح (نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح) مفرد منصرف صحیح مرفوع (الرجل) فعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے لفظاً فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ اور ترکیب سابق جملہ محذوف جملہ اسمیہ زید مبتدائے محذوف۔ (نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب (الرجلان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا ترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ (نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب (الرجال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدون) جمع مذکر سالم مرفوع بالواو ما قبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ (نعمت) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب (المرأة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (×)

ترکیب صفحہ ١٥٠

(المرأتان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ (الهندان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا دو جملے انشائیہ و خبریہ (نعمت) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب (النساء) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الهندات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ یہ یاد رہے کہ دو جملے کرنے کی صورت میں مخصوص بالمدح کے واحد مذکر ہونے پر مبتدائے محذوف ضمیر (ھو) اور تثنیہ ہونے پر (ھما) اور جمع مذکر ہونے پر (ھم) اور واحد مؤنث ہونے پر (ھی) اور تثنیہ ہونے پر (ھما) اور جمع مؤنث ہونے پر (ھن)

کتبہ ... ١١

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

والثانی بئس وھو فعل ذم اصلہ بَئِسَ
مِن باب علم فکسرت الفاء لتبعیۃ العین
ثم اُسکِنَت العین تخفیفا فصار بِئْس
وفاعلہ ایضا احد الامور الثلثۃ المذکورۃ
فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص
بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ مثل
بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید
وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزیدان
وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأۃ ھند

مضاف (بعض) (الرجال زیدٍ) اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بعض) صاحب الرجال زیدٍ اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بعض رجالٍ زیدٍ) اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بعض الرجال الزیدان) اسم مقصود حکماً مجرور تقدیراً

ترکیب
صفحہ ۱۵۲

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (رأیت) (الزیدون الرجال) اسم مقصود حکماً مجرور (و) معطوف مبنی بر فتح تقدیراً حرف عطف (جلست المرأة) اسم مقصود (ھند) تقدیراً معطوف حکماً مجرور

(نعیم صغری ۱۵۲) ... صحیح مجرور لفظاً مصدر ... مضاف (العین) ... لفظاً منصوب ... مضاف الیہ مجرور لفظاً ... مضاف الیہ ... فاعل ... مفعول ... (اذا کان) ... حرف عطف ... (اسکنت) ... (العین) ... فاعل ... مفعول ... صحیح منصوب لفظاً ... مفعول ... حرف عطف ... (صالحت) ...

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

هند وبئست المرأتان الهندان وبئست النساء
الهندات والثالث ساء وهو مرادف
لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال
والرابع حَبَّ بفتح الفاء او ضمها اصله حبب
بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت
في الثانية على اللغة الاولى ونقلت ضمتها
الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

(تقیہ صفحہ ۱۵۱)

(صاحب الرحل). (یا بئس صاحب الرحل) فعل فاعل

ترکیب سابق فعل فاعل

تمیز کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ محذوف۔

(زید) خبر اپنے مبتدائے محذوف

(ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

(بئس) ماضی معروف۔ صیغہ

مبنی بر فتح (فعل ذم) میں

واحد مذکر غائب (ھو) اس میں

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز

(رجلا) مفرد منصرف صحیح

منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی

تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل

ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم

(زید) مفرد منصرف صحیح

مرفوع لفظاً مخصوص بالذم

مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر

سے مل کر جملہ

اسمیہ مقدم

(زید) خبر اپنے مبتدائے

محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ

خبریہ باقی امثلہ کی

ترکیب امثلہ نعم کی طرح

ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہے

کہ ان میں بئس وغیرہ کو

فعل ذم اور الزیدان

وغیرہ کو مخصوص بالذم کہا

جائے گا۔ (و) حرف عطف

مبنی بر فتح (الثالث) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً

مبتدا (ساءَ) اسم مقصود

محلاً مرفوع تقدیراً خبر مبتدا

اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و)

حرف عطف مبنی بر فتح (ھو)

ضمیر مرفوع منفصل مبتدا

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

بسوئے ساءَ (مرادف)

مفرد منصرف صحیح مرفوع

لفظاً۔ اسم فاعل

صیغہ

واحد مذکر اس میں

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسر (بئس)

مقصور حکما مجرور تقدیراً۔ جار مجرور

اسم فاعل اپنے فاعل

مل کر ظرف لغو۔ اسم فاعل شبہ جملہ اسمیہ

اور ظرف لغو سے مل کر (و) حرف عطف

معطوف علیہ۔ مرکب

مبنی بر فتح (موافق) مفرد منصرف

صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ

واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر

فتح راجع بسوئے مبتدا (ل) حرف جار

مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً

مبنی بر ضم راجع بسوئے بئس۔ جار مجرور

مل کر ظرف لغو اول متعلق۔ حرف جار

مبنی بر سکون (جمیع) مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظاً مضاف (وجوہ) جمع

منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف

(الاستعمال) مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ

(۴۴) (الثانیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور (۴۴۴)

ترکیب

صفحہ ۱۵۴

موصوف اپنی

صفت سے مل کر نائب فاعل۔

اسکنت فعل مجہول اپنے نائب

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ

ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(ادغمت) فعل ماضی مجہول

مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس

میں (ھی) مرفوع متصل پوشیدہ

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

راجع بسوئے الباء کا اولیٰ (فی) حرف

جار مبنی بر سکون (الثانیۃ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف

مقدر (الباء) کی موصوف مقدر اپنی

صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو

اول (علی) حرف جار مبنی بر سکون (اللغۃ)

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف

(الاولیٰ) اسم مقصور مجرور

تقدیراً اسم تفضیل

صیغہ واحد مؤنث

اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے

مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت

سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم۔

ادغمت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور

دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(و) حرف عطف مبنی بر سکون (قلبت) فعل

ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبّ لا ينفصل عن ذا في الاستعمال و
هذا يقال في تقرير الافعال حبّذا وهو مرادف
لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده
واعرابه كاعراب مخصوص نعم في الوجهين
المذكورين لكنه لا يطابق فاعله في الوجوه
المذكورة مثل حبّذا زيدٌ

(۳) راجع ہوئے المخصوص بالمدح مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ۔ (الف) حرف جار مبنی بر فتح (اعراب) مضاف ...

ترکیب صفحہ ۱۵۶

۱۲ عامل مائة مثنی جمیل الکامل اللبیب

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وَحَبَّذَا الزيدان وَحَبَّذَا الزيدون وحَبَّذَا هند وحبّذا الهندان وحبّذا الهندات و يجوز ان يكون قبله[١] او بعده[٢] اسم موافق له منصوبا[٣] على التمييز[٤] او على الحال مثل[٥] حبّذا رجلا زيد وحبّذا راكبا زيد وحبّذا زيدٌ رجلا وحبّذا زيد[٦] راكبا

(۴۴۳) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (۴۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۵۸) مضاف (ہ) مرفوع لفظاً مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف ضمیر راجع کیطرف مجرور محلاً مبنی برضم مضاف اپنے حبتذا مثال مضاف — حبتذا مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ مبتدا اپنی خبر سے ملکر بتقدیر ارادہ معنے خبریہ ہوا۔ (حبّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر فعل (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے موخر مخصوص بالمدح مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبذا فعل فاعل سے ملکر خبر اپنے (زید) جملہ فعلیہ انشائیہ اور (ھو) سے ملکر مبتدائے محذوف (حبّ) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (حبّ) فعل مدح ماضی معروف

مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (الزیدان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبّذا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (الزیدان) خبر اپنے مبتدا محذوف (ھما) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (الزیدون)

جمع مذکر سالم مرفوع بالواو ما قبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق حبّذا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدون خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھم) سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور ان دونوں صورتوں میں تثنیہ اور جمع کی ضمیروں کا مرجع لفظاً تثنیہ اور مجموع نہیں ہے اسی طرح آئندہ مثالوں کی تانیث میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ تفصیل مطابقت کیلئے حبذا کو بر آن مقام (الرجلان) اور (الرجال) اور (المرأۃ) اور (المرأتان) اور (النساء) کی ترکیب پہلی مثال ہی کے مطابق ہے (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (ھند) مفرد منصرف (۲۵)

(۴۴۴) جملہ انشائیہ اور اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً (۴۴۵)

ترکیب
صفحہ ۱۵۸

(۴۴۴) حبّ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا یا بطریقہ معلوم دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز (رجلاً) بترکیب سابق تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل

النوع الثالث عشر افعال القلوب

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بها لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

۱۶۱

(۲۰) مجرور لفظاً اپنے عامل سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت کا، ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مستتر مرفوع محلاً فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی، پوشیدہ ہے نیز ابتداء اس کا عامل...

ترکیب صفحہ ۱۶۰

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

(تنبیہ صفحہ ۱۶۰) اشارہ بعد: (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون، مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرف، مبنی بر سکون مجرور، فعل ماضی مجہول مبنی بر فتحہ (ہا) حرف مقدم (سمیت) صیغہ واحد مؤنث غائب، نائب فاعل (ذا) اسم اشارہ مبنی بر رفع صیغہ واحد، مبنی بر سکون (ذلک) موصوف بایں معنی تثنیہ مبنی بر سکون مجرور محلاً موصوف جمع مکسر منصرف بر سکون، مجرور (الافعال) یا عطف بیان، یا معطوف علیہ یا بدل یا صفت منہ اپنے مجرور لفظاً صفت سے یا بدل سے یا عطف بیان سے موصوف اپنی صفت یا معطوف علیہ اپنے معطوف سے عطف صحیح منصرف (غیبت) مفرد (منصوب) بدل سے یا فاعل اسم، مل کر نائب فاعل، مضاف (منصوب) مفرد مضاف الیہ، منصوب لفظاً، مضاف، مجرور لفظاً، مضاف منصرف صحیح، بوجہ عدم، اعلان، مضاف الیہ، مفعول مجرور عامل سے مل کر مفعول بہ، مضاف الیہ سے مل کر مفعول اور فاعل جملہ فعلیہ خبریہ اپنے مضاف الیہ نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ، فعل مجہول اپنے مقدم سے مل کر مفرد منصرف اور ظرف لغو، مقولہ (النوع) موصوف بالثالث مقطوع مفرد لفظاً موصوف بیانی صحیح (ثالث) مرکب بنائی مبنی بر جزوین۔

مبنی بر فتح رفع محلاً صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (القلوب) جمع مکسر مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (ف) حرف استیناف مبنی بر فتح (انّ) حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح (ما) کافّہ مبنی بر سکون (سمیت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً، مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصادیق (بھا) حرف جار زائد مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً منصوب معنی مفعول بہ راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار لفظ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (انّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (صدور) مفرد منصرف

صحیح منصوب (ھا) مضاف الیہ مجرور لفظاً مصدر متصل مضاف مضاف علیہ مبنی بر معنی نائب ابتداء (من) حرف جار ضمیر مرفوع ہے مل کر اسم ہنسلا محلاً مضاف الیہ، نحو موجودہ حرکت منصوب، اپنے مبنی بر سکون (القلب) مفرد ظرف لغو مبنی بر سکون، جار مجرور مل کر صحیح مجرور لفظاً، ثابت مفرد واحد مذکر، تقدیرکا صیغہ واحد متصل، اسم فاعل (ثابت) نقلاً، ضمیر مرفوع راجع بسوئے (ھو) مستتر مبنی بر فتح (لا) جار مبنی بر فتح (لا) نکرہ مفرد مرفوع محلاً، مبنی بر فتح، ذوالحال (دخل) بکرہ حرف (ل) مبنی بر سکون (ذی) مصدر متصل، جار نفی مبنی بر فتح منصوب (لا) مجرور متصل ذوالحال، مبنی بر سکون، راجع بسوئے اسم کا، جار ہے، مجرور لفظاً، خبر (ال) حرف جار مبنی بر فتح، منصوب، ہو کر ظرف لغو، (الجوارح) منصرف صحیح، اسم ظرف (۲۰)

(۲۰) اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر (انّ) کا، اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ (انّ) موصول حرفی

ترکیب صفحہ ۱۶۰

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصادیق (افعال) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مضاف (الشک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الیقین) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (انّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (بعض) صحیح منصوب لفظاً (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون مضاف الیہ مجرور محلاً افعال مضاف راجع بسوئے افعال القلوب مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ مبنی بر فتح (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بعض) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً راجع بسوئے افعال القلوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (انّ) (ل) حرف جار (الشک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(۲۰) اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ... اور (لا) نفی جنس مفعول منفی، اور (دخل) ... اور جوارح دونوں کا مجموع وجہ تمیز ہے ... اور واو کو عاطفہ قرار دے کر ... (۲۰) کی خبر ... اور ... اتحاد بالمقابل ہے اسی وجہ سے (و) کو عاطفہ بنانا درست نہیں ...

علامت تانیث ... اپنے فاعل اور (ھا) ضمیر مرفوع متصل ... قائل ... (عطف) ... صیغہ واحد ... اسم فاعل ... مستقر ... ثابتان ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ... (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الیقین) مفرد

۲۱

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ايضاً لأنّ بعضها للشك و بعضها لليقين
وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما
معاً بأن يكونا مفعولين لها وهي سبعة
ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين
وواحد منها مشترك بينهما

(۳۴۳) دونوں معطوف سے ملکر صفت۔ سبعۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ہی مبتدا (۳۴۴×)

(بقیہ صفحہ ۱۶۲) ۵ ثلثۃ منہا للشک
یعنی تین غالب مراد یہ ہے کہ یہ تین شک میں مستعمل ہوتے ہیں (ظنت) انہیں تین میں سے پہلا کیونکہ سکو کبھی یقین کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے آنی ظننت انی ملاق حسابیہ ایسے ہی (خلت) اور (حسبت) کبھی یقین میں استعمال کئے جاتے ہیں ۱۲ ۶ قولہ ثلثۃ منہا للیقین۔
یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ یہ تینوں غالبا یقین میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ تسہیل میں فرمایا کہ (رأیت) کا استعمال ظن میں جائز ہے اور مثیل میں فرمایا کہ (علمت) بھی ظننت کے معنی میں آتا ہے۔ اور آیت کریمہ فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار سے استدلال کیا ہے ۱۲ س

آیت میں علمتموا بمعنے ظننتموا ہے ۱۲۔ ۷ بقرینہ سیاق ظن اس مقام پر یقین سے مراد اعتقاد جازم ہے۔ خواہ مطابق للواقع ہو جیسے علمت اور وجدت وغیرہ کا استعمال اعتقاد جازم مطابق میں ہوتا ہے یا مطابق نہو جیسے رأیت کہ اسکا استعمال مطابق اور غیر مطابق دونوں میں ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ یرونہ بعیدا ونراہ قریبا کہ اول غیر مطابق ہے اور ثانی مطابق ۱۲۔
(ترکیب صفحہ ۱۶۲)
(ایضا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق (آحض) معتدد۔ فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ

واحد مذکر غائب ترس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مرفوع محلا مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع آخض راجع ہوئے تسمیۃ۔ آخض فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب (تدخل) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد (از ضمائر یازدہ) صیغہ واحد مؤنث غائب۔ اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدأ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الخبر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور (۳۴۵)

(۳۴۶) الشیئان ہو الیقین۔ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (عنہا اپنے مضاف الیہ سے) (۳۴۷)

ترکیب
صفحہ ۱۶۲

(۳۴۸×) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبتُ وظننتُ و خلتُ مثل حسبت زيداً فاضلاً وظننتُ بكراً نائماً وخلتُ خالداً قائماً وظننت اذا كان من الظِنَّة بمعنے التهمة لم يقتض المفعول الثانی مثل ظننت زيداً ای اتهمتُه واما الثلثة الثانية فعلمتُ و رایتُ ووجدتُ مثل علمتُ زيداً امیناً ورأیتُ عمراً فاضلاً ووجدتُ البیت رهیناً

ترکیب
صفحہ ١٦٤

(۳۰۳) راجع ہوئے عمرؔا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم۔ رأیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے

(۳۰۳) صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع ہوئے البیت۔ رھین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وعلمت[1] قد يجيء بمعنى عرفت نحو علمت زيدا اي عرفته[2] ورأيت[3] قد يكون بمعنى ابصرت كقوله تعالى فانظر[4] ماذا ترى ووجدت قد يكون بمعنى اصبت مثل وجدت الضالة اي اصبتها[5]

له قوله علمت قد يجيء يہاں سے بعض دیگر افعال قلوب کے بعض معانی مذکورہ بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔ اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے۔

لازم ہوتے ہیں جیسے علمت بمعنی لب بالاسفل من شفۃ۔ وجدت جدۃ بمعنی استغنی۔ وجدت موجدۃ بمعنی غضب کرم وجدت وجدا بمعنی اندوہگین شدم۔ حسبت بمعنی صرت کالبرص ای ذاحمرۃ وبیاض۔ زعمت بمعنی سمنت اور بمعنی ہزل

سوال جواب مصنف کا مقصود اس مقام پر ان معانی کو بیان کرنا ہے جن میں یہ افعال افعال قلوب میں سے ہیں اور کتاب میں بیان کردہ معانی ان میں سے نہیں۔ جواب: سوال وجدت الضالۃ بمعنی اصبتھا (۱۵)

سبعی نہیں ... مثال کتاب ... مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور رأیت ... بمعنی الصرت ...

اور رأیت بمعنی ابصرت کی تمثیل اگرچہ درست ہے لیکن رأیت بمعنی تفکرت کا بیان اس مقام پر مناسب نہیں کیونکہ اس مقام پر ایسے معنی کا بیان مقصود ہے جس کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول ہو۔ اور باین معنی رأیت متعدی بیک مفعول نہیں بلکہ بواسطہ (فی) متعدی ہوتا ہے۔ کہ قولہ بمعنی ابصرت استعمال ہوا اگرچہ افعال جوارح ...

[illegible]

(۵۴۳) خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (۵۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۶۶) تمّاذا التوالی اور تمّاذا مبتدا استفہامیہ (۲) ما استفہامیہ اور (ذا) موصولہ جیسے لا تسأل الّذی فیہ ... (۳) مجموعہ ماذا استفہامیہ جیسے ماذا جئت اور ماذا زائدہ (۴) ما استفہامیہ اور ذا زائدہ جیسے ماذا صنعت۔ آیت میں چاروں وجہیں درست ہیں۔ کہ قولہ الضالۃ ضالہ کی مونث ہے گمشدہ چیز کو بھی کہتے ہیں اور اس کا اطلاق ہر چیز پر ہوتا ہے جس کی تلاش کی جائے یہاں یہ بھی مراد ہے اور اس سے اونٹ یا وحشی یعنی جنگلی جانور مراد ہے جو جنگل میں ہلاک ہو گیا یہ لفظ مذکر و مونث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور ضالۃ کی جمع ضوال آتی ہے۔ ۔ قولہ ای اصبتہا۔ اصابۃ بمعنی پانا ہے اور اسی معنی میں ادراک ہے۔ اور ادراک بمعنی داخل ہونا ہے۔ بالجماعۃ۔ ترکیب صفحہ ۱۶۶ (و) حرف

عطف مبنی بر فتح (علمت) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً مبتدا (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یجیئ) فعل مضارع ... [illegible]

[illegible]

مضاف (علمت) علامت ... [illegible]

ترکیب

صفحہ ۱۶۶

(۵۴۵) ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی۔ (وجدت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (۵۴۶)

[illegible]

(۵۴۶) صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے

الضالۃ ... [illegible]

النوع الثالث عشر أفعال القلوب

فإنّ كلّ واحد من هذه المعاني لا يقتضي إلّا متعلّقا واحدا فلا يتعدّى إلّا إلى مفعول واحد والواحد المشترك بينهما هو زعمت مثل زعمت الله غفورا فهو لليقين و زعمت الشيطان شكورا فهو للشك

ترکیب
صفحہ ۱۶۸

(القبیہ صفحہ ۱۶۸) ضا محلاً مرفوع
متصل ہو کر شیدۃ راجع ہوئے موصوف
محلاً مبنی بر فتح راجع بطرف مستقر کا
اسم فاعل اپنے فاعل ... واحد الموصوف
شبہ جملہ ہو کر صفت ... مضاف
مضاف الیہ ... (الاقتضی)
(نی) صفت ...

عامل ۱۲ مسائلہ نتی بحل الکامل البشیر
خبریہ معتقد ہوا

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وفي هٰذه الافعال لا يجوز الاقتصار على
احد المفعولين لانّهما كاسمٍ واحدٍ لانّ
مضمونهما معًا مفعولٌ به في الحقيقة
وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
المفعول الاول اذ معنى علمت زيدًا فاضلًا
علمت فضل زيدٍ فلو حُذِف احدهما كان

قولہ لا یجوز الاقتصار — اقتصار کے معنی ہیں کسی چیز پر اکتفا کرنا بغیر قرینہ حذف کر دینا۔ اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں اور یہ جو کہا ان افعال میں مفعول کا بغیر قرینہ حذف ...

سوال اس حذف کے عدم جواز کی وجہ کیا ہے حالانکہ ان کے دونوں مفعول اصل میں مبتدا و خبر ہوتے ہیں اور مبتدا یا خبر کا حذف جائز ہوتا ہے۔ جواب وجہ یہ ہے کہ دونوں مفعول بمنزلہ اسم واحد کے ہیں۔

دونوں کا مضمون فی الحقیقت مفعول بہ ہے یعنی مفعول ثانی کا مصدر جو مفعول اول کی طرف مضاف ہو جیسے علمت زیدًا قائمًا میں قیام زید مضمون ہے اور یہی حقیقتاً مفعول ہے۔

(۲۷) منی بر سکون (حذف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اُخل) مفرد (۲۹۴×)

(بقیہ صفحہ ۱۷۰) اَبلّٰہُ ظَنَّ الشَّوْءِ
منتفیا ابلًا الٰخ مفعول
انقلاب الرسول الٰخ منتفیا
اول محذوف ہے اور منتفیا
اول ثانی بقرینہ ما قبل اور
مفعول ثانی ظننتم ان
وہ یہ ہے بل ظننتم ان
لن ینقلب الرسول والمؤمنو
الٰی اھلیھم ابدًا اور ظن
السّوءِ مفعول مطلق ہے اے
نوع ہے اور حبیبا ای کتاب
امر ما یاتیہ سنۃ * تری حبھم
عارًا علی وتحسب الیس تحسب
کا مفعول اول (حبھم) اور مفعول
ثانی (عارًا علی) القرینۃ ما قبل
محذوف ہے۔ اسی طرح مثل مشہور
(من لیسمع یخل) ای یظن
مفعول محذوف ہیں ای یخل
مسموعہ صادقا۔ اول مفعول
یُسمع اور دوسرا
بقرینہ (لیسمع) ہے کہ سامع
حال مخاطب۔ لوگوں سے جو
غلط ملط سنے کی درست اور
سے اجتناب کرے پسند یدہ ہو پہلی
بات میں یہ شکل ہو
کا ہے

کذا فی حاشیۃ
الصبان دیکھا ہے قولہ
(لا ظننا الٰخ) اور دوسری وجہ
یہ ہے کہ مفعول اول مفعول
ثانی کیلئے وسیلہ ہوتا ہے۔
کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبار
حقیقت مفعول ثانی میں ہوتی
ہے یہ بات مصنف کے
قول (وھو مصدر المفعول
الثانی الٰخ) سے واضح ہو گئی تو یہی
مقصود ہوا از اول پس اگر
ثانی بدون اول مذکور ہو تو
ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم
آئیگا اور اگر بدون ثانی
مذکور ہو تو ذکر وسیلہ وترک
مقصود لازم آئیگا اور یہ دونوں
باتیں سوا میں ۵ و کم ۳ و
ھو مصدر الٰخ اخذ معنون
کا یہ طریقہ درست ہے جبکہ
مفعول ثانی مشتق ہو اور جب
مشتق نہ ہو جیسے
علمت

ھٰذا زید۔ تو
مفعول ثانی میں پائے مصدری اور
مفعول مصدر بنائیں گے پس مثال مذکور
میں کہا جائیگا علمت زید یتھذا
(صفحہ ۱۷۰)
ترکیب
(و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) حرف
تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی
بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ
یا معطوف علیہ (الافعال) جمع مکسر
منصرف مجرور لفظا صفت یا بدل یا عطف
بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ
اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف
بیان سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو
متعلق (لا یجوز) نفی فعل مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ
واحد مذکر (الاقتصار) اسم مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظا مصدر (علی) حرف جار مبنی
بر سکون (احد) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا مضاف (المفعولین) تثنیہ
مجرور بیا ما قبل مفتوح
(م)

(۲۴) منصوب لفظا مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنیً (۲۴۴)

ترکیب
صفحہ ۱۷۰

(۲۴×) منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہے سوئے المفعولین (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف

مجرور لفظا موصوف (الثانی) اسم منقوص مجرور تقدیرا
صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ
مصدر لفظا اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول
(ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مفعول)
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل
صیغہ واحد مذکر (ہ) ضمیر مرفوع متصل
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہے سوئے موصوف (الی) حرف
جار مبنی بر سکون (المفعول) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا موصوف (الاول) غیر
منصرف مجرور لفظا بوجہ دخول الف لام
تفضیل صیغہ واحد مذکر (ہ) میں (ھو)
اسم ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہے سوئے موصوف اسم تفضیل اپنے
فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی
صفت سے ملکر مجرور جار مجرور
ملکر ظرف لغو مضاف
اسم مفعول اپنے
نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ
ہوکر صفت موصوف اپنی صفت
سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوف ہوا (ان) حرف تعلیل مبنی بر
سکون (معنی) اسم منصوب تقدیرا
مضاف (ذیل) (فاضلا) اسم
مضاف علمت مجرور تقدیرا مضاف الیہ
منصوب مضاف الیہ سے ملکر شبہ
معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
(علمت فضل زید) اسم منصوب
مرفوع تقدیرا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر
جملہ اسمیہ خبریہ (علمت) فعل ماضی
مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم فاعل مرفوع محلا
متصل بارز مبنی بر ضم (زید) مفرد منصرف صحیح
مبنی بر ضم (زید) مفرد منصرف
منصوب لفظا

النوع الثالث عشر افعال القلوب

كحذف بعض اجزاء الكلمة الواحدة وإذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها او تأخرت عنها جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيداً ظننت قائماً وزيد قائم ظننت وزيداً قائماً ظننت فإعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التأخر

ترکیب صفحہ ۱۷۲

(ص ص (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ھٰذہٖ الافعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

(ص ۲۰۲) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو۔ (دلی اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وَاِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِي اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَاَيْتُ صَارَا
مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ نَحْوُ اَعْلَمْتُ زَيْدًا
عَمْرًا فَاضِلًا وَاَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا فَزَيْدٌ فِيْهِمَا
بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُوْلٌ آخَرُ لِاَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيْرِ فَمَعْنَى
الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا
وَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِيْ حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ
خَالِدًا عَالِمًا وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ
دُوْنَ اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذَا مَسْمُوْعٌ مِنَ الْعَرَبِ
خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ

للعه ای دخول الهمزة فی الفعلین یعنی دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے

قوله واذا زيدت الهمزة ...

حملت زیدا علی ان یعلم عمرا فاضلا ...

(بقیہ صفحہ ۱۷۴ اعلمت) بر تقدیر ارادہ معنی بر سکون فعل ماضی معروف مبنی بر ضم (تا) ضمیر مرفوع صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر متکلم متصل بارز برائے واحد متکلم مفرد مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدا) مفعول منصوب لفظاً مفعول بہٖ منصرف صحیح مفرد منصرف اول (عمرا) مفعول بہٖ ثانی منصوب لفظاً مفرد منصرف صحیح (فاضلا) اسم فاعل صیغہ منصوب لفظاً (ھو) ضمیر واحد مذکر اس میں پوشیدہ فاعل مرفوع متصل محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عمرو اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہٖ ثالث اعلمت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اریت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (تا) ضمیر مرفوع صیغہ واحد متکلم متصل بارز برائے واحد متکلم مرفوع محلاً مبنی بر ضم (عمرا) مرکب معلوم

مفعول بہٖ اول (خالد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہٖ ثانی (عالما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے خالد اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہٖ ثالث اریت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (زید) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اعلمت اور اریت جار مجرور مل کر ظرف لغو اول

(با) حرف جار مبنی بر کسر (سلب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم (مفعول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (آخر) مفرد منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مفعول اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوئی موصوف اپنی صفت سے مل کر ... (ل) حرف جار مبنی بر فتح (آن) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (الھمزۃ) مفرد منصرف ... (ال) حرف موصول اسم (ل) حرف ... لفظاً اسم منصوب صحیح منصرف مفرد (التصییر) مبنی بر کسر ... صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر (موضوعۃ) منصرف صحیح مرفوع لفظاً ... مفرد منصرف ... اسم مفعول صیغہ واحد (۳۰)

ترکیب
صفحہ ۱۷۴

(۳۰) مبنی بر سکون منصوب محلاً مقولہ سا قول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حرف خطاب مبنی بر فتح صحیح مرفوع (مخصوص) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذین) اسم اشارہ مبنی بر سکون (الفعلین) مجرور ...

فانه[1] اجاز زیادة الهمزة فی جمیع[2] هذه الافعال قیاساً علی علمت ورأیت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زیداً عمراً فاضلاً وانبأ ونبّاء واخبر وخبّر ایضاً تتعدی الی ثلثة مفاعیل اعلم انه لا یجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثة

النوع الثالث عشر
افعال المقاربة

(۲) ظرف کا لغو ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ قائم مقام ... اول کا ایسا ہے ... حکم میں ہے ... ابن القواس نے کہا کہ اختلاف ... مفعول ... عدم ... سوال ... یہ ہے کہ ... اعلمت ... زیدا عمروا قائما ... اسی طرح ... اعلمت عمروا قائما (الخ) ...

(صفحہ ۱۷۶) ... قائم مقام ... اسی طرح ... معنی ... افعال ... اور (قیلت) ... اور (عوذھا) ... ان کا ... نائب فاعل مفعول اول ہے ... مفعول ثانی ... مفعول ثالث ...

کا مفعول اول باب اعطیت ... مفعول ... مفعول ثانی ... مفعول ثالث ...

ذات ہے ... مفعول اول ... اعلمت ... مفعولین ... (۴۵)

ترکیب صفحہ ۱۷۶

(۴۴) (اعلم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (انت) پوشیدہ جسمیں (ان) ضمیر مرفوع متصل

... فعل اپنے فاعل اور مفعول ... مفعول لہ ... ظرف لغو ... معطوف ... مجرور تقدیرا معطوف علیہ ... مفعول بہ (قائما) ... منصوب لفظا مصدر ... مضاف الیہ ... (۴۶)

(۴۳۴) (حذف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف ... (المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (الاول) ... مجرور لفظا بکسرہ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)

لكن يجوز حذف المفعولين الاخيرين معاً
ولا يجوز حذف احدهما بدون الاخر كما مر

اما القياسية فسبعة عوامل

الاول منها الفعل مطلقا سواء كان
لازما او متعديا ماضيا كان او مضارعا
امرا كان او نهيا كل فعل

الاول من العوامل القياسية الفعل

ك قوله لكن يجوز كيونكه يه دونوں مفعول علمت كے مفعولين كى طرح ہيں اور علمت كے مفعولين كا حذف معا جائز ہے كما مر تو ان كا بھى جائز اور ايك كا حذف بغير دوسرے كے جائز نہيں جيسے علمت كے مفعولين

ك قوله اما القياسية مصنف عوامل سماعيه كے بيان سے فارغ ہو كر يہاں سے عوامل قياسيه كا بيان شروع كرتے ہيں

عوامل قياسيه

ترکیب صفحہ ۱۷۸

(بقیہ صفحہ ۱۷۸) شیطاناً مفعول فیہ منصوب لفظاً مفرد منصرف صحیح مضاف (اجل) معنی بنا بر مضاف الیہ منصوب لفظاً مضاف الیہ مفعول لیت مضاف (ھا) میں (ھا) ضمیر مضاف الیہ مجرور محلاً مجرور متصل مضاف الیہ کے المفعولین مبنی بر کسر راجع ہے (م) حرف جار مبنی الاخیرین علامت تثنیہ مبنی بر فتح (ا) حرف جار مبنی بر سکون (یا) حرف الاخلاء مجرور (دون) مضاف الیہ مجرور لفظاً منصرف بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر فاعل المفعول سے اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ صفت موصوف (المفعول) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے

مضاف الیہ۔ دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ حلف مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل کا تجزیہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔ (ل) حرف جار مبنی بر فتح (ما) اسم موصول مبنی بر سکون (حق) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا

ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا مقدر (ھذا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوا۔ ھذا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کما) کو ظرف لغو قرار دینا درست نہیں (زبیدی) (انما تما) امّا القیاسیۃ فعل شرط حرف شرط مبنی بر سکون (القیاسیۃ) مفرد محذوف لزوماً۔ اسم منسوب صحیح مرفوع لفظاً۔ منصرف وسمیں (ھی) ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب نائب فاعل مرفوع متصل پوشیدہ راجع ہے جو موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح منسوب اپنے مقدر (العوامل) اسم منسوب موصوف نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (۲۰)

(۲۰) جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر (سواء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مقدم محذوف۔ مبتدائے مؤخر خبر مقدم محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ (امراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (نھیا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر (سواء) خبر مقدم۔ مبتدائے مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔ (کل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً

الاول من العوامل القياسية الفعل

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيد وامّا اذا كان متعديًا فينصب المفعول ايضًا مثل ضرب زيد عمرًا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فانّ تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فانّ حذفه جائز نحو ضُرِبَ زيدٌ والثاني المصدر

المفعول یا مفعول بہ ہے کیونکہ بوقت بیان تعدی یہی متبادر ہوتا ہے۔ یا اس وجہ کہ مفعول بہ کے سوا مفاعیل لازم اور متعدی دونوں کو عام ہیں۔ یا بطریق لفظ (مفعول) سے مفعول بہ بلا واسطہ حرف جر متبادر ہوتا ہے کیونکہ مفعول بہ بواسطہ حرف جر بھی فعل متعدی کے ساتھ مخصوص نہیں اس لئے کہ ہر جار مجرور جو فعل سے متعلق ہو اس کا مجرور مفعول بہ

ہوتا ہے جیسے کہ عامل باذن اللہ ہو جیسے قولہ اضربن زیدا قولہ لا یجوز حذف الفاعل یعنی مسند الیہ اس لئے کہ فاعل عمدہ یعنی مسند الیہ ہے اور حذف روا نہیں کیونکہ مسند الیہ حذف ہونے سے مسند دہ جملے گا اور بعض مسند کے کلام وجود میں نہیں آتا قولہ فان حذفہ الخ اس لئے کہ مفعول بہ فضلہ یعنی زائد ہوتا ہے اس پر موقوف نہیں ہوتا تو کلام اس کو حذف کرنے کے بعد بھی موجود ہو جاتا ہے قولہ المصدر

ترکیب
صفحہ ١٨٠

(بقیہ صفحہ ١٨٠) فعل کا
راجع ہوئے (ہ) مثال
فاعل کو رفع دینا) مبتدا بعنی
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا برتقدیر ارادہ معنی
خبر، ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر صیغہ واحد
(فاما) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ لفظاً فاعل
ہوا (ضمیر) مرفوع صحیح منصرف مفرد فعلیہ خبریہ
فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ غائب (زید)
فعل اپنے فاعل سے مل کر فتح صیغہ واحد فعل
مرفوع لفظاً فاعل عطف معروف مبنی برفتح
(و) حرف فعل ماضی صحیح مرفوع ہوا۔ سکون

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وهو[١] اسم حدث[٢] اشتق منه الفعل[٣] وانما سمي مصدرا لصدور الفعل عنه فيكون محلا له قال البصريون[٣] ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلاله[٤] بنفسه وعدم[٥] احتياجه الى الفعل بخلاف الفعل فانه غير مستقل بنفسه ومحتاج[٦] الى الاسم وقال الكوفيون[٥] ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

[٥] اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہو گا۔ ١٢

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۸۲)
استقلالہ بنفسہ
یہ عطف تفسیری ہے
کے لئے قولہ ومحتاج الی
کہ قولہ غیر مستقل
الاسم یہ عطف تفسیری
بنفسہ کے لئے قولہ الکوفیون
ہے کہ اس سے مراد مبرد کسائی
فراء ثعلب اور ان کے
متبعین ہیں۔

ترکیب صفحہ ۱۸۲

(و) حرف عطف یا استیناف
(ھو) ضمیر مرفوع
مبنی بر فتح محلا مبنی بر
منفصل مبتدا مرفوع محلا (اسم)
فتح راجع ہے المصدر (اسم)
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف
(حرف) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا مضاف الیہ۔ اسم مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف
(اشتق) فعل ماضی مجہول مبنی
بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (منہ)
حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر
مجرور متصل مجرور محلا
مبنی

مرفوع راجع ہے موصوف
جار مجرور مل کر ظرف لغو (الفعل)
مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظا نائب فاعل ہے اشتق
فعل مجہول اپنے نائب فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر صفت موصوف
اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔
(و) حرف استیناف مبنی
بر فتح (ان) حرف مشبہ
بالفعل مکفوف عن العمل
مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی
بر سکون (سمی) فعل ماضی
مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع ہے اسم
حدث (مصدرا) مفرد
منصرف صحیح منصوب
لفظا

مفعول بہ (ل) حرف
جار مبنی بر کسر (صدور) مفرد منصرف
صحیح مصدر مضاف (الفعل) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع
معنی بنا بر فاعلیت (عن) حرف جار مبنی
بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی
بر ضم راجع ہے اسم حدث الخ جار مجرور
مل کر ظرف لغو صدور مضاف اپنے
مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور جار
مجرور مل کر ظرف لغو سمی فعل مجہول اپنے
نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا (کا) فصیح
(یکون) فعل مضارع معروف
مبنی بر فتح (زیکون) مرفوع لفظا
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع ضمیر
صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہے اسم حدث الخ (اصلا) خبر
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا (ل) حرف
جار مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل
مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہے الفعل
جار مجرور مل کر ظرف لغو
(۳)

(۳۳) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (ل) حرف جار مبنی بر کسر (اعلال) مفرد منصرف صحیح (۳۴۴)

[illegible]

(بالفعل مبنی بر فتح
متصل اسم منصوب محلا
(ھا) ضمیر منصوب
مبنی بر ضم راجع ہے الفعل یا غیرہ
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
(مستقل) مفرد منصرف صحیح (ھو)
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہے لفظ موصوف
مقدر (با) حرف جار مبنی بر کسر (نفس)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی
بر کسر راجع ہے موصوف مقدر نفس مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف
لغو مستقل اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف لغو سے مل کر صفت موصوف مقدر
اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ غیر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
معطوف علیہ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح
صحیح مرفوع لفظا
(محتاج) مفرد منصرف صحیح
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہے اسم (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الاسم) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف لغو محتاج
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (ان) کی
اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معللہ ہوا۔
(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح
(و) حرف عطف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔
معروف مبنی بر فتح صیغہ جمع مذکر مرفوع بواو۔
(الکوفیون) جمع مذکر سالم مرفوع
مبنی بر فتح صیغہ جمع مذکر اسمیں
(ہم) پوشیدہ ضمیر مرفوع متصل
نائب فاعل مرفوع محلا مبنی
راجع ہے موصوف

ترکیب
صفحہ ۱۸۲

[illegible]

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قياما و
قاوم قواما اعل قياما بقلب الواو فيه ياء
لقلب الواو الفا في قام وصح قواما لصحته قاوم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على اصالة
المصدر مطلقا ودليل الكوفيين يدل على
اصالة الفعل في الاعلال فلا تلزم منه اصالته
مطلقا ولو كان هذا القدر يقتضي الاصالة

الثاني
من العوامل القياسية
المصدر

بطل الاستدلال
وعليك بمطالعة ثاني
الصيغة من شرح
علم الصيغة ۱۲ م
مذهب الكوفية
قوله على اصالة المصدر
مطلقا يعنی بدون قيد اشتقاق
واعلال بخلاف دليل كوفين كه
فعل كے اعلال ميں اصل
ولا شك في ۱۲ ع

ترکیب صفحہ ۱۸۴

(۴۳) استیناف مبنی بر فتح (لَو) حرف شرط مبنی بر سکون غیر عامل (کَانَ) فعل ناقص مبنی بر فتح (ھَا) حرف تنبیہ مبنی بر

(۴۵ × ۲) مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کان (اَلاِصْطِلاح) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

يلزم ان يكون يعد بالياء واُكرِمُ متكلماً بالهمزة اصلاً وباقي الامثلة فرعاً ولا قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله فان كان فعله لازماً فيرفع الفاعل فقط مثل اعجبني قيام زيد

الثاني من العوامل القياسية المصدر

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۸۶

ترکیب صفحہ (۱۸۶)

(لا) حرف نفی (یلزم) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظاً (ان) حرف ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع منصوب صیغہ واحد مذکر غائب (بعلی) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً مبنی بر ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر (الیاء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور متعلق (ثابتا) مقدر کا ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اکرام) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً ذوالحال (متکلماً)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال اول۔ اصل میں عبارت یوں تھی (صیغہ متکلم) مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کر دیا اور مضاف کا اعراب (نصب) مضاف الیہ کو دیدیا۔ تو درحقیقت حال (صیغہ متکلم) ہے۔ ورنہ (متکلماً) کا حال بنا درست نہیں تھا مل۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا۔ ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل

اپنے ظرف مستقر سے ملکر حال دوم۔ اسکو حال متداخل قرار دینا درست نہیں کہ حال اول میں ضمیر ہی نہیں ہے۔ فتفکر۔ ذوالحال اپنے دونوں حال سے ملکر معطوف۔ یعنی معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (باقی) اسم منقوص مرفوع تقدیراً مضاف (الامثلۃ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر باقی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم (اصلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فرعاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر ذوالحال (و) حالیہ (ما)

جملہ فعلیہ ہوکر شرط فتح (یرفع) (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (یرفع) فعل مضارع معروف صحیح مجرد مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (الفاعل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ منفصلہ ہوا (فقط) میں (فا) صحیحہ مبنی بر فتح (قط) اسم فعل بمعنی (انتہ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون۔ اس میں (انت) ضمیر پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر (قط) اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا۔ شرط مقدر (اذا اردت) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اعجبنی ... زید) اسم مقصور محلاً مجرور مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مثالہ) مقدر کی تقدیراً مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضمیر راجع لکرکے برتقدیر ... فاعل کا صحیح رفع دینا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی۔

[illegible]

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وان کانَ متعدیاً فیرفعُ الفاعل وینصب المفعولَ نحو اعجبنی ضربُ زیدٍ عمراً فزیدٌ فی المثالین مجرورٌ لفظاً لاضافة المصدر الیه ومرفوعٌ معنیً لانه فاعلٌ وهو علی خمسة انواع

(م) ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (ن) وقایہ کا مبنی برکسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ۔ مجرور لفظاً معنیٰ بنا برفاعلیت صحیح منصوب مصدر مضاف مفرد منصرف مضاف الیہ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۱۸۸) مصدر کے علم مصدر اسماء مصدر سے اشتقاق نہیں ہوتا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) اور دونوں مثالوں میں زیداً لفظاً منصوب ہے۔ تقدیر ہے زید (قیام) بھی جائز ہے اس مثال کے ثانی میں مصدر مثال اول میں اور ضرب ثانی میں فاعل۔ مرفوع ہے۔ اور دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اسی طرح معطوف مجرور ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ فاعل معنی مرفوع ہوتا ہے اسی لئے معطوف اور صفت بھی مرفوع ہو سکتے ہیں۔ اعتبار سے جیسے عجبت من دق القصار الثوب وصاحبہ۔ اور صفت لفظ کے (صاحبہ) معطوف مرفوع ہے۔ من (دق القصار) صفت مرفوع ہے۔ عجبت من (الحاذق) صفت مرفوع ہے۔ میں (الحاذق) لفظاً مجرور ہے۔ بعض کے نزدیک معرب ہے۔ اسکو مجرور پڑھا ہے۔ عمل۔ ایک حکایت بعض کے نزدیک ہے یا تقدیراً۔ اور بعض کے نزدیک۔ مرفوع محلاً ہے۔ عمل ہو ضمیر کا مرجع مصدر۔

ترکیب صفحہ ۱۸۸

(ن) حرف عطف مبنی برفتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی برسکون (کان) فعل ناقص ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل محلاً مبنی برفتح راجع ہے (قیام) کی طرف اسم۔ صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ن) حرف عطف (یضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظاً (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ حرف عطف مبنی بر (یضرب)۔

فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظاً ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (المفعول) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ معطوف علیہ۔ (نحو) ضمیر مجرور متصل محلاً۔ مفرد منصرف معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ مضاف الیہ مجرور لفظاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مفعول بہ بر تقدیر نصب۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (الحذف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (ذوالحال) اپنے اشتغال سے مل کر حال۔ مجرور مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً۔ (لفظاً) مفرد منصرف صحیح منصوب تمیز۔ فاعل یا (لفظاً) صفت موصوف مقدر (حذفاً) کی۔ موصوف صفت سے مل کر (ای) حرف تفسیر۔

(ن) حرف جار مبنی بر فتح (الاضافۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ (فی) حرف جار۔ حیث المعنی و ان کان۔ مضاف (المصدر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ (لا) حرف نفی۔ مضاف الیہ۔ (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل۔ راجع ہے (زید) کی طرف۔ اضافت معنویہ۔ حرف نحو اضافت مصدر ثابت۔

(و) حرف استئناف۔ (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محلاً مبنی بر فتح۔ مبتدا مرفوع ہے المصدر کی طرف راجع ہے۔ المنفصل ہوتا ہے (علی) حرف جار مبنی بر سکون۔ (خمسۃ) مفرد منصرف مجرور لفظاً تمیز۔ جمع صحیح مجرور (انواع) جمع مکسر مضاف الیہ مجرور لفظاً۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر مستقر متعلق ثابت سے۔

(ان) حرف مشبہ بالفعل۔ (کان) کا اسم منصوب۔ اسم کان۔ صحیح مرفوع لفظاً۔ فعل ناقص (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ ظرف لغو ہے۔ اپنا نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ۔ ای خبر۔ جملہ اسمیہ خبریہ منفصلہ ہوا۔

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً۔ راجع ہے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الثاني من العوامل القياسية المصدر

أحدها أن يكون مضافًا إلى الفاعل ويذكر المفعول منصوبًا كالمثال المذكور وثانيها أن يكون مضافًا إلى الفاعل ولم يذكر المفعول نحو عجبت من ضرب زيد وثالثها أن يكون مضافًا إلى المفعول حال كونه مبنيًا للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضرب زيدٍ أي من أن يُضرب زيدٌ و رابعها أن يكون مضافًا إلى المفعول ويذكر الفاعل مرفوعًا نحو عجبت من ضرب اللص الجلاد

ترکیب صفحہ ۱۹۰

(۴۲م) (مجبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم (۵)

(تقیہ صفحہ ۱۹۰) متصل پوشیدہ (ھو) ضمیر مرفوع مبنی بر فتح راجع

(۴۳) اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مقدر کی ۔ مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور (۴۳)

(۵) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (مین) حرف جار مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اللص) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وخامسها ان یکون مضافا الی المفعول و یحذف الفاعل نحو قوله تعالی لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائه الخیر اعلم ان هذه الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهی ان یضاف الی الفاعل نحو اعجبنی قعود زید وفاعل المصدر لا یکون مستترا

ترکیب صفحہ ۱۹۲

(۲۴۴) مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون - اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

ولا يتقدم معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر فان كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدي

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

(۴۴۴) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع (ہ)

(بقیہ صفحہ ۱۹۴) حاشیہ کتانی حاشیہ علاوہ جزئیہ تعریف یعنی الفصل الصبیان۔ پس تعریف ما صدق الفعل سوال قولہ تعالی من فعل سوال المصنف نے (من فعل) کیوں نہیں فرمایا۔ علاوہ عبارت مختصر ہے اور خیر تکلیف سے منتشر ہے۔ قائل و دلالت کا الکلام ما قل و دل فرماتے جواب اگر لمن فعل کہتے تو تعریف جامع نہیں رہتی کیونکہ (منکسر) الاناء منکسر جاتا ہے (منکسر) سے تعریف میں قبیل انفعال کا انکسار کا نکل جاتا کیونکہ منکسر فاعل نہیں اسی طرح منکسر فاعل نہیں بلکہ منکسر تکسیر کا فاعل ہے۔ تکسیر کا انکسار کا لازم ہے پس منکسر کیا تھا تو انکسار کا قابل ہے لہذا قائم ہے۔ تکسیر متکلم کیا گیا نہیں لہذا لمن فعل کہنا صحیح نہیں۔ لہذا من قام بہ الفعل اپنی جگہ درست تھا۔ کیونکہ اس میں قابل بھی داخل ہے۔ پس درست لجعل عمل فعل۔ ۵ قولہ فاعل اپنے یعنی اسم فاعل کی

عمل کرتا ہے جس کا مشتق ہے اور وہ فعل معروف ہے تو فعل معروف لازم ہے (لازم) کی طرح عمل کرے گا۔ اور اگر متعدی بیک مفعول ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول۔ اگر بدو مفعول ہے تو یہ بھی بدو مفعول۔ اگر سہ مفعول ہے تو یہ بھی سہ مفعول۔ اور جس طرح فعل معروف متعدی ظرف زمان، ظرف مکان، حال، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ وغیرہ فضلات کی طرف متعدی ہوتا ہے یہ بھی انکی طرف متعدی ہوگا۔ ۱۲

(ترکیب صفحہ ۱۹۴)

(و) حرف عطف مبنی بر فتح لا محل لہا من الاعراب۔ (قیل) فعل ماضی مجہول ... مرفوع لفظاً صحیح مجرد ... غائب معمول مفرد منصرف

ترکیب
صفحہ ۱۹۴

(۴xx) راجع ہوئے مبتدا۔ الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہے قائماً اسم فاعل اپنے (xx)

... صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ مجرور ... (ہ) ضمیر راجع ہوئے المصدر ... ضمیر راجع ہوئے مضاف الیہ ... محلاً مبنی ... مضاف اپنے ... مبنی بر سکون ... معمول ... فاعل (الف) حرف جار مبنی بر سکون ... ضمیر مجرور متصل ... حرف ... راجع ہوئے فاعل ... لا محل لہا ... عطف ... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... اپنی جزا ... (و) حرف عطف مبنی ... مفرد منصرف ... اسم الفاعل (الاسم) ... صحیح مرفوع مجرور لفظاً ... فعل ماضی ... مفرد منصرف (اشتق) مجہول

مبنی بر سکون مقدر متعلق میں فتحہ موجود ہے حرکت تخلص ... (والفعل) مفرد منصرف السکونین۔ (ال) حرف صحیح مجرد لفظاً موصوف (ال) مفرد منصرف تعریف مبنی بر سکون (الاضمر) صحیح مجرد لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بجانب موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر ... مشتقاً مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر ... (فا) جزائیہ مبنی بر فتح جملہ فعلیہ شرط (و) فعل مضارع معروف مرفوع (بر فتح) فعل مضارع واحد مذکر غائب اس میں نفظاً صیغہ واحد مذکر متصل (ھو) ضمیر مرفوع ... پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ (الفاعل) مفرد راجع ہوئے اسم کان (الفاعل) ... صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ منصرف ... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ... جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ... (فا) فصیحہ مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا ... اسم فعل بمعنی (انتہ) امر مبنی بر فتح (قط) ... مبنی بر سکون ... (انت) ... حاضر مذکر ... ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام ... پوشیدہ جملہ ... (تا) مفتوح علامت ... مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... فاعل قائم مقام ... خطاب ... اسم فعل ... (الف) حرف ... انشائیہ ہو کر جزا ... جملہ شرطیہ ہوا ... بہ الفاعل) اپنی خبر مرفوع لفظاً مضاف ... (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع ... (قائم) ... مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر

(عہ۵) ہوئے اسم الفاعل (مشتقاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

الثالث
من العوامل القیاسیة
اسم الفاعل

فیرفع الفاعل وینصب المفعول به ایضًا
مثل زید ضارب غلامه عمرًا وشرط
عمله ان یکون بمعنی الحال او الاستقبال و
انما اشترط باحدهما لیکمل مشابهته
بالفعل المضارع لانه لما کان مشابهًا
بالفعل المضارع بحسب اللفظ

عہ بفتحتین بمعنے اندازه اور بسکون سین بھی جائز ہے ۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۹۶

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

في عدد الحروف والحركات والسكنات
فكان حينئذ مشابها بحسب المعنى ايضا
ويشترط ايضا اعتماده على المبتدأ فيكون
خبرا عنه مثل المثال المذكور او على الموصول
فيكون صلة له نحو الضارب عمرا في الدار اي
الذي هو ضارب عمرا في الدار او على الموصوف
فيكون صفة له

(ص××) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یکون) فعل ناقص (ص۔)

(صفحہ ۱۹۸) حاشیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف (یشترط) فعل مضارع مبنی بر فتح مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب مجہول مرفوع لفظاً صحیح منصرف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً نائب فاعل (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدا) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف جار مجرور ملکر معطوف (علی) حرف جار مبنی بر سکون (الموصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر معطوف (او) حرف عطف (علی) حرف جار مبنی بر سکون (الموصوف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (او) حرف عطف مبنی

برسکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ذی) اسماء ستہ مکبرہ سے مجرور بیاء مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر معطوف (او) حرف عطف مبنی بر سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (حرف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (النفی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستفہام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف۔ النفی معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر معطوف۔ تمام معطوفات ملکر ظرف لغو

ترکیب صفحہ ۱۹۸

(ص×۲) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر صلہ۔ اسم موصول اپنے (×××)

(ص۔) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل۔

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل مررت برجل ضارب ابنه جارية
او على ذي الحال فيكون حالا عنه مثل
مررت بزيد راكبا ابوه او على حرف النفي او
الاستفهام بان يكون قبله حرف النفي او
الاستفهام مثل ما قائم ابوه واقائم ابوه
وان فقد في اسم الفاعل احد الشرطين
المذكورين فلا يعمل اصلا

عه یعنی کنیز جمع جواری ۱۲

ترکیب صفحہ ۲۰۰

(مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مر) حرف جار

مضاف الیہ

ترکیب

صفحہ ۲۰۰

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الفاعل) مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور اپنے متعلق (الرحمٰن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (الشیاطین) مبنی مجرور یا ماقبل مفتوح ... (الذین) اسم موصول مبنی ... محلاً مجرور

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

بل يكون حينئذٍ مضافاً الى مابعده مثل مررت بزيدٍ ضاربِ عمروٍ امسِ وان كان اسم الفاعل معرّفاً باللام يعمل فی مابعده فی کل حال سواء کان بمعنی الماضی والحال والاستقبال وسواء کان معتمداً علی احد الامور المذکورة او غیر معتمدٍ

ع۵ اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے ۱۲

(۴۴۴ م) مجرور لفظاً مضاف (الامور) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (ال) بمعنی التی اسم موصول (ص۵)

(بقیہ صفحہ ۱۲۷) ماضی ہے خواہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو یا بمعنی حال یا استقبال۔ وجہ یہ کہ صلہ واقع ہو نیکی وجہ سے جس کا محل مقام فعل میں ہے۔ جس کے ساتھ کسی مخصوص زمانے کیلئے یعنی شروط نہیں۔ اور اس شرط نہ ہوگا۔ کوئی مخصوص زمانہ شرط کیلئے (۲) یہ کہ ایسے اسم فاعل کیلئے مخصوص نصب زمانہ ماضی کیلئے اسم فاعل ہے ۔

ایک سوال جب الف لام اسم موصول ہے اور صلہ فعل ہوا کرتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دیتے ہیں کیا مطلب ہے۔ جواب الف لام موصول صورۃً الف لام تعریف کے مشابہ ہے جو اسم مفرد پر داخل ہوتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دیا جو معنیً جملہ ہے اور صورۃً مفرد تاکہ دونوں مشابہت پر عمل درآمد ہو جائے ۱۲۔

ترکیب صفحہ ۱۶۲ (بل) حرف عطف مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص

منصوب لفظاً مضاف مبنی بر سکون (اذ) ظرف زمان مبنی مجرور محلاً (اذ) مضاف الیہ مضاف (کان تکلمنا) ان مضاف الیہ کا عوض مضاف الیہ عوض مضاف کا عوض مضاف الیہ ہو اصلین مضاف کا عوض مضاف الیہ سے ملکر مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منصوب صحیح منصرف مفرد (قا) مضاف (رمضان) صیغہ واحد مذکر اسم مفعول لفظاً۔ اسم متصل پوشیدہ نائب (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہے فاعل مرفوع محلاً مبنی (الی) حرف جار (اسم الفاعل) اسم موصول مبنی بر سکون (اما) اسم ظرف زمان معرب مجرور محلاً (بعل) ظرف (ہا) ضمیر متصل مضاف لفظاً

ترکیب صفحہ ۲۰۲

(۴۴۴ م) پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم الفاعل (معتمل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (۴۴۴ م)

(ص۵) مبنی بر سکون (مذکورۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم موصول سے اسم مفعول

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل الضارب عمرًا الآن او أمس او غدًا هو زيدٌ اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضرّاب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلّامة وعليم بمعنى كثير العلم وحذِرٍ بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

ترکیب
صفحہ ۲۰۴

[illegible]

في العمل وان زالت المشابهة اللفظية بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائما مقام ما زال من المشابهة اللفظية ورابعها اسم المفعول وهو كل اسم اشتق

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

[illegible]

(۵) حرف جار مبنی (العمل) مفرد منصرف بکر ظرف ... لفظاً جار مجرور ... مفاف الیہ ... مبتدا اپنی ...

ترکیب صفحہ ۲۰۶

(تعبیر) صفحہ ۲۰۶ ۱۲ ...
وہ جو بیر حرث واقع ہو ...
ذو کہ مقصود لازم آئے گا۔
خلاف مقصود کا ذکر مقصود ہے
کیونکہ اس اسم کا ذکر کرے جو
جالی ذات پہ دلالت کرے نہ اس اسم کا
حدث واقع ہوتا ہے کہ اس کی
حدث پر دلالت کرے جو
جو حدث پہلے ہو چکا۔ اسم مفعول
ذکر پہلے ہو چکا کیا تھا مذکورہ
اگرچہ اسم فاعل عمل میں برابر
اور شرائط عمل میں
مشابہت اور شرائط
لیکن اس کا مصداق
ہے قبل فعلات
مفعول پہ ہوتا ہے جار مجل
اسم فاعل کا مصداق ناقل
ہے اور اسم فاعل کا مصداق
ہوتا ہے جو عمدہ ہے اور عمدہ
سے فضلہ مفعول ہوتا ہے
نظر بر آں دال علی العمدۃ
ذکر میں موخر کر دیا ۵ قولہ
اشتقاق پہ قول بصری یہ قید
اشتقاق سے مصدر خارج ہو گیا
مشتق نہیں ہوتا۔ اور پہ قول
کوفیہ خارج نہیں ہوا کہ ان کے
نزدیک مشتق ہوتا ہے ان کے
نزدیک (الذات) من فتح

سے خارج ہو گیا ۱۲۔
۶ وہ مشابہت لفظی یہ
تھی کہ بسبب ترتیب حروف
و حرکات و سکون فعل کے
ہم وزن تھا ۱۲ (ترکیب
صفحہ ۲۰۶) (و) مبنی بر
فتح عاطفہ زمخشری کے نزدیک
عاطفہ خیبوی کے نزدیک
اعتراضیہ رضی شارح کافیہ
کے نزدیک۔ اور علامہ
علی قاری علیہ رحمۃ الباری
نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا
کہ اس واو کو واو مبالغہ
کہتے ہیں (ان) حرف شرط
مبنی بر سکون ایسے مقام پر
وصلیہ کہا جاتا ہے اس کی جزا
بوجہ دلالت کلام سابق وجوباً
محذوف ہوتی ہے اور کلام
سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے
(زالت) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد
مؤنث

نائب (المشابھۃ) مفرد
موصوف لفظاً معدد موصوف
منصرف صحیح مرفوع صحیح مرفوع
(اللفظیۃ) مفرد منصرف مجرور
لفظاً۔ اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث
(ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الفعل) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف
نعت المشابھۃ موصوف اپنی صفت
اور ظرف لغو سے مل کر فاعل۔ (زالت) فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔
(فھو مثل اسم فی العمل) جزا محذوف (ھو) فتح
و جوباً۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل الموضوع
للمبالغۃ (مثل) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع
بسوئے اسم الفاعل الذی لیس
للمبالغۃ۔ (فی) (م)

جملہ شرطیہ ہوا۔ اور جزا کو محذوف کر کے ...
ذکر اپنی جزا کے لیے جس کی اعراب
اعتراضیہ ہوا جس میں ان وصلیہ
نہیں ہے جس کا ماسبق سے تعلق ہوتی
ہے مقصود کلام سابق کی ...

اسم موصول (ذات)
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
ذو الحال (من) حرف جار مبنی بر سکون
مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکون
(المشابھۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
موصوف (اللفظیۃ) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً۔ اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
جس میں ضمیر مرفوع راجع بسوئے
نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
موصوف۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے
مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔
(ثابتا) مقدر کا۔ ثابتاً مفرد منصرف
صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال۔ اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذو الحال اپنے
حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔
قائماً اسم فاعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر مفعول بہ دوم ہوا
فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ لکن اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح (الرابع) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع
بسوئے عوامل مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ (اسم) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (المفعول) مضاف الیہ
مجرور صحیح منصرف ... مضاف اپنے

[illegible]

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

لذات من وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل فعله المجهول فيرفع اسما واحدا
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدا كما في اسم الفاعل مثل زيد
مضروب غلامه الآن او غدا او الموصول
نحو المضروب غلامه زيد

ترکیب صفحہ ۲۰۸

(بقیہ صفحہ ۲۰۸) فاعل صیغہ مرفوع لفظاً۔ اسم (ھو) ضمیر مرفوع واحد مذکر غائب اس میں پوشیدہ فاعل مرفوع متصل پوشیدہ ہو کر اسم مبنی بر فتح راجع ہوئے محلاً مبنی بر فتح مفرد منصرف صحیح (آن) (مقام) مفرد منصرف (فاعل) منصوب لفظاً مضاف (فاعل) مضاف منصوب صحیح مجرور لفظاً مفرد منصرف متصل مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور راجع ہوئے مجرور محلاً مبنی بر کسر اپنے فاعل مضاف اسم المفعول مضاف الیہ اسم المفعول سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ مقام مضاف اپنے (قائماً) اسم فاعل سے مل کر مفعول فیہ سے مل کر اسم فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر (آن) کا اسم اپنی خبر سے مل کر (آن) موصول خبر ہو کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ سے مل کر تاویل مفرد میں ہو کر جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہو کر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزء (الامر) محذوف (الا ایک)

کی (تلک) اپنی جزائے سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (ق) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شرط) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (علی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر مرفوع معنی بنا بر فاعلیت راجع ہوا اسم المفعول، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہو اشتراط مضاف کا شرط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (کون) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر اسمیت مبنی بر ضم راجع ہوا اسم المفعول (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مصدر

مجرور تقدیراً مضاف صحیح مجرور لفظاً (الحال) مفرد منصرف حرف عطف مبنی بر سکون معطوف علیہ (واو) مفرد منصرف صحیح مجرور (الاستقبال) مفرد منصرف معطوف علیہ اپنے معطوف لفظاً معطوف معطوف مضاف معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور (ثابتاً) متعلق کا ثابتاً ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) اسم فاعل صحیح منصوب لفظاً مفرد منصرف صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اعتماد) مفرد منصرف اسم الا خبر سے مل کر معطوف علیہ (ہ) صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم المفعول۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدا) (م)

الرابع من العوامل القياسية للمفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب غلامه او ذي الحال مثل جاءني زيد مضروبا غلامه او حرف النفي او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه واذا انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي عمله وحينئذ يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل عليه الالف واللام يكون مستغنيا عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

(۳) فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ... (و) حرف عطف یا ... (حین) مضاف ... مبنی بر سکون ... مضاف الیہ ... (اِن) ظرف زمان مبنی بر ... مضاف الیہ محذوف ... مقدر مجرور محلاً مضاف الیہ ... (کان الامر کذلک) اِن ... عوض مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... حین مضاف اپنے مضاف الیہ ... مفعول فیہ مقدم ... فعل مضارع معروف ...

ترکیب
صفحہ ۲۱۰

(۲۹) اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل۔ جآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

وخامسها الصفة المشبهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها

ترکیب صفحہ ۲۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۱۲) ... جب کسی کی طبیعت ... اور ... بیت میں مصدر ... ثبوت ... فاعل لازم ... (والنہ) ... (فاعلہا) ... تمام اسمائے مشتق ... فعل لازم ... مفعول ... مشتق نہیں ہوتا ... اسم ... مشتق ... فعل لازم ... مصدر ... فاعل ... اسم تفضیل ... مشتق ... مصدر ... صفحہ (۲۱۲)

(خامس) موزِ منصرف مبنی بر فتح صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہے ... صیغہ عوامل ... خامس مضاف ... مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... (الصفۃ) موز منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مشبہۃ) موز منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل ... نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... موصوف ... صفت ... خبر ... جملہ ... معطوف ... (ف) حرف عطف ...

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

عليٰ[۵] سبيل الاستمرار والدوام[۵] بحسب الوضع
وتعمل[۳] عمل فعلها من غير اشتراط زمان
لكونها بمعنى الثبوت[۶] واما اشتراط الاعتماد
فمعتبر[۵] فيها الا ان الاعتماد على الموصول
لا يتاتى فيها لان اللام الداخلة عليها
ليست[۶] بموصول بالاتفاق وقد يكون
معمولها منصوبا على التشبيه[۷] بالمفعول في المعرفة

له قوله على سبيل الاستمرار والدوام ... استمرار ... بیان ہے جس کے معنی ... مراد متقابل حدوث ہے ... وجود ... تینوں زمانوں میں

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ (۳) مصدر مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر حیثیت
مبنی بر سکون راجع بجانب الصفۃ المشبھۃ (با) حرف جار مبنی بر
کسر مغنی (ا) اسم (الثبوت) مقصود مجرور تقدیر مفرد منصرف معنی
مضاف صحیح مجرور لفظا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستقر ہوا
مجرور (ثابتۃ) جار مجرور ملکر ظرف کا ثنا بتہ
مفرد منصرف صحیح فاعل صیغہ واحد مؤنث ضمیر مرفوع محلا مبنی بر سکون۔ اسم فاعل
اسم فاعل اس میں (ھی) ضمیر مرفوع فاعل مستتر ہوئے اسم کے ساتھ
پوشیدہ فاعل راجع اور ظرف مستقر اپنے مضاف الیہ

اپنے فاعل اور ظرف مضاف اپنے مجرور سے ملکر
سکون مضاف مجرور جار مجرور اپنے فاعل
خبر سے ملکر جملہ فعلیہ اپنے فاعل

(بقیہ صفحہ ۲۱۳) الحسن الوجہ
نہیں بلکہ مشابہ بمفعول بہ
میں الوجہ منصوب ہے
ہونے کی بنا پر منصوب ہے
چونکہ صفت مشبہ اسم فاعل کے
ساتھ مشابہ تھی۔ نظر بر آں اسکے
منصوب کو اسم فاعل کے منصوب
(مفعول بہ) کیساتھ تشبیہ دی گئی
(ترکیب صفحہ ۲۱۴)
(علی) حرف جار مبنی بر سکون
(سبیل) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا مضاف (الاستمرار)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (الدوام) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے
ملکر مضاف الیہ سبیل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ثبوت
مضاف اپنے مضاف الیہ اللہ
دونوں ظرف لغو کے ملکر ظرف
جار مجرور ملکر ظرف لغو

(با) حرف جار مبنی بر کسر
(حسب) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا مضاف (الوضع)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
مضاف الیہ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم
دلالۃ اسم فاعل اپنے
فاعل اور دونوں ظرف لغو
سے ملکر خبر دوم (ھی) مبتدا
اپنی دونوں خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (و)
حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (تعمل) فعل
مضارع معروف صحیح مجرد از
ضمائر بارزہ مرفوع لفظا
صیغہ واحد مؤنث غائب
(ھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے
الصفۃ المشبھۃ
(عمل)

مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظا مصدر مضاف مرفوع
(فعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف
مبنی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مجرور محلا
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ
المشبھۃ۔ فعل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا
مضاف کا۔ عمل مضاف اپنے
عمل مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق
(من) حرف جار مبنی بر سکون (غیر)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف
(اشتراط) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا مصدر مضاف (زمان) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر
مفعولیت مضاف الیہ اشتراط مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا
غیر مضاف کا۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اول
(ل) حرف جار مبنی بر کسر (ان) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا
(۳)

ترکیب صفحہ ۲۱۴

اسم (لیست) فعل
ناقص۔ ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مؤنث غائب وسمیں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم آن (با)
حرف جار زائد مبنی بر کسر (موصول)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب
معنی خبر۔ (با) حرف جار مبنی بر
کسر (الاتفاق) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو
لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
خبر مرفوع محلا آن کا۔ آن اپنے اسم اور خبر
سے ملکر جملہ اسمیہ بتاویل مفرد ہوکر
صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے
صلہ سے ملکر مجرور محلا۔ جار
مجرور ملکر ظرف لغو دوم
لاتیانی فعل اپنے
فاعل اور دونوں
ظرف لغو سے ملکر خبر۔ ان اپنے اسم
اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ق)
حرف تقلیل مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص
مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع
لفظا صیغہ واحد مذکر غائب (معمول)
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ
المشبھۃ۔ معمول مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر اسم (منصوبا)
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون
(علی) حرف جار

[illegible]

وعلى التمييز في النكرة ومجرورًا على الاضافة
وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية
وصيغها سماعية مثل حسن وصعب
وشديد وسادسها المضاف كل اسم
اضيف الى اسم اخر فيجر الاول الثاني
مجردًا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه
من نوني التثنية والجمع

السادس
من العوامل القياسية
المضاف

۲۱۷

ترکیب صفحہ ۲۱۶

(صفحہ ۲۱۶) حمزہ نون

(ص۳) منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

السادس من العوامل القياسية المضاف

لاجل[1] الاضافة والاضافة[2] اما بمعنى اللام المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل غلام[3] زيد واما بمعنى من ان كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

جیسے غلام زید یا اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو ۱۲

(تعبیہ صفحہ ۲۱۸) بے:
کلام مجیبین مفہوم ہوتا ہے
کیونکہ ترکیب اضافی اضافت
معنویہ میں تعیین مضاف کے
لئے موضوع ہے۔ ۳۰ سے قولہ
ان کان من جنس مضاف الیہ
کہ از جنس مضاف ہو جیسے مراد یہ
ہے کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس
آئے۔ العدد دونوں میں عموم خصوص
من وجہ کی نسبت ہو۔ جیسے
خاتم فضۃ۔ اور اگر مضاف
مطلق مضاف الیہ سے ہو جیسے
اجل الیوم یا مساوی جیسے لیث
اسد تو اضافت ممتنع ہوگی۔
۵ قولہ ان کان ظرفا: ضرب
خواہ ظرف زمان ہو جیسے قتیل
الیوم یا ظرف مکان جیسے
کربلا۔ اضافت بمعنی فی
استعمال میں قلیل ہے حتی کہ
بعض محققین نے تو یا کہ اضافت
بمعنی فی کا سرے سے انکار ہی
(۱۱۸ صفحہ

(اجل) مفرد معرفہ
صحیح مجرور لفظا مضاف کا مضاف
مفرد معرفہ صحیح مجرور لفظا مضاف
الیہ ہے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو
محمد اسم مفعول اپنے نائب فاعل
اور دونوں ظرف لغو سے مل کر
حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر
نائب فاعل فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا (و) حرف استیناف
مبنی بر فتح (الاضافۃ) مفرد
معرفہ صحیح مرفوع لفظا مبتدا
(اما) حرف تردید مبنی بر سکون
(با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی)
اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف
(اللام) مفرد معرفہ صحیح
مجرور لفظا موصوف (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون

(مقدرۃ) مفرد
صحیح مجرور لفظا اسم مفعول
منفرد مؤنث اسمین (ھی) ضمیر
منفصل واحد مؤنث نائب فاعل مرفوع
مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے موصوف
محلا مبنی بر فتح راجع نائب فاعل سے مل کر
اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر
صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر
مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف تردید
مبنی بسکون (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی)
اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف (من)
اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا مضاف الیہ
معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
جار مجرور مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح
(اما) حرف تردید مبنی بر سکون (با) حرف
جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا
مضاف (فی) اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا
مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر معطوف
معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف

ترکیب
صفحہ ۲۱۸

السابع
من العوامل القياسية
الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى عن الاضافة بان يكون فى اخره تنوين او ما يقوم مقامه من نونى التثنية والجمع او يكون فى اخره مضاف اليه و هو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع منه الابهام مثل عندى رطل زيتا ومنوان سمنا وعشرون درهما ولى ملوه عسلا

ترکیب
صفحہ ۳۲۰

[illegible]

(ع ء) منصوب تقدیراً مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون بر اصل واحد متکلم۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (عشرون) جمع مذکر سالم حکماً مرفوع

[illegible]

وامّا المعنوية فمنها عددان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

وامّا المعنوية فمنها عددان

[illegible]

(۴۵) یعلم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (۴۵)

(بقیہ صفحہ ۲۲۲) … منصوب … موصوف … مفعول … صفت … مبتدا (فا) جزائیہ مبنی بر سکون … (من) حرف جار مبنی بر فتح … (ھا) ضمیر مجرور متصل … جار مجرور مل کر ظرف مستقر …

مبنی بر کسر … فتح (ا) … (ان) … حرف … علامت تثنیہ مبنی بر سکون … (ال) بمعنی الذی … مضاف الیہ … مل کر مبتدا … (عامل) مفرد … اسم موصول مبنی بر سکون … اسم فاعل صیغہ … منصرف صحیح مرفوع لفظاً … (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ … مذکر واحد … فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون … موصول (فی) حرف جار مبنی بر سکون … صحیح مجرور لفظاً … (الفعل) مفرد منصرف … (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون … مضاف … موصول … فاعل صیغہ … مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً … متصل … (ھو) ضمیر مرفوع …

ترکیب صفحہ ۲۲۲

(۴۳) ھو مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی (زید) مفرد منصرف صحیح (۴۳)

(۴۵) (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح۔ (یعلم) اسم مقصود حکماً مرفوع تقدیراً مبتدا (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

واما المعنوية فيها عددان

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال موقع يعلم عالم فعامله معنوي وعند الكوفيين ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

(ص) راجع ہے ابن مالک۔ (اللہ) اسم جلالت مفرد معرفہ صحیح مرفوع لفظاً ذو الحال۔ (تعالیٰ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل

دِیباچَہ

البشیر الکامل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدًا لمن اسمہ اعرف المعارف + وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلام عَلٰی نبیّہٖ مصدر العلوم والعواطف + وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصحبہٖ الَّذِیْنَ ھُمْ نحاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف۔ مَا دَام کتب النحو تقرء ویکتب الصحائف

اَمَّا بعد۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولٰنا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالٰی روحھما وَافاض عَلَینَا مِنْ برکاتھما فی الدارین۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبد المعیز صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مراد آبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مراد آبادی) مولوی امداد علی صاحب (اڑیسوی)، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری)) ادھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ اُدھر محترم و معظم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولٰنا رفاقت حسین صاحب بہاری مدظلہ العالی مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ حاصل کر سکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی ابتک جسقدر تراکیب اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحومیر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کریا جائے۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہو سکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالٰی مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو

پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوعِ اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوعِ ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی۔ تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاتقیا حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دار العلوم منظرِ اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اور استاذ المدرسین حضرت مولانا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد دام اللہ تعالیٰ فیوضہ الیٰ یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے۔ تاکہ مفتیِ اعظم کانپور کے ارشاد کی من وجہٍ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحلِ شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیا رب محمد اجعله بين الشروح الاعرابية + كالقرآن بين الكتب السماوية بحرمة حبيبك المصطفیٰ وآلِهٖ وصحبه المجتبیٰ عَلَيْهِ وَعَليهم التحية والثنا۔ لاسيما بحرمة سيّدی الكريم۔ الحافظ السيّد محمد ابراهيم ادام الله تعالیٰ ظله عَلينا بلطفه العميم۔ ارباب علم کی خدمات میں بادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں انکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میر اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت و شانِ رسالت میں سوء ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی بادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلِہٖ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہٖ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد صلعم کی طرف) یہاں پر بھی بادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولا يقتصر كتابتها بنحو صلعم فانه عادة المحرومين یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظرِ اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستہً) اس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیشِ نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکورہ کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) **اقول** یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لانّ اسم المفعول وسائر الصفات المشتقۃ مع مرفوعاتھا معمولۃ) اسی طرح (للّٰہ) کے متعلق ثابت اور الشاملۃ۔ الکاملۃ المصطفٰی المجتبٰی سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ھدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنیکے بعد ص۵۶ پر فرمایا۔ (وعلی الاوجہ الثلثۃ یضمر فیہ الفاعل وھو یعمل فی ذٰلک المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط بر ہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کرگئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنۃ مثواہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) **اقول** استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑجائے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے ویستعمل عدّ وجعل لاعتقاد کون الشیء علی صفۃ اعتقادا غیر مطابق فاذا ولیتھما الاسمیۃ نصبا جزئیھا نحو کنت اعدہ فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا فیھم الانوثۃ اھ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنۃ مثواہ) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرا عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمۃ۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیۃ منھا علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیۃ ذوالحال یا موصوف من حرف جار ھا ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ کے ہوکر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) **اقول** سبحان اللہ کائنۃ صفت نکرہ اور اللفظیۃ موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دارالعلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحوداں جنکی اس ترکیب پر تفضیل پر قربان جائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جرت بھا الاسفہ) بیان کرکے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا حرف شرط) **اقولُ** حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العظیم۔ یہی دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو ہم کو نحو بتا رہے ہیں گر ہمیں مکتب ہمیں مُلّا؛ کارِ طفلاں تمام خواہد شُد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُسمیں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بِہٖ داءٌ) کی ترکیب میں (بِہٖ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ صحیح نہیں کیونکہ (بِہٖ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بِہٖ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بتقدیر ارادہ معنی ترکیب معروف کرکے جملہ قرار دیا جائیگا۔ چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بِہٖ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذُو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر ہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیشِ نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

اِن ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول۔ تعالٰی) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعالٰی فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذوالحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بِعتُ) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (وَاللّٰہِ لَاَ فْعَلَنَّ کَذَا) کی ترکیب میں (کَذَا) کو جار مجرور قرار دیکر لَاَ فْعَلَنَّ کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ (کَذَا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لَاَ فْعَلَنَّ فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۲۸ پر فرمایا (لِاَنَّ الکاف مع مجرورہٖ یکون ظرفاً مستقراً لا لغواً کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بِاَیْدِیْکُمْ) جار مجرور کو

لَا تَلْقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور باءِ زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے ذہنی لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سن لیجئے۔ جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(ولا یتعلق) من حروف الجر (زائد) کالباء ومن فی کفی باللہ شہیداً وھل من خالق غیر اللہ وذلک لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالا قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانھا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقا لما معھم وفعال لما یرید وان کنتم للرؤیا تعبرون لان التحقیق انھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل من الضعف الذی نزل منزلۃ القاصر ولا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (ان الباء فی) الیس اللہ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ ذات شریف نے یہی تفضیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو لام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھو) ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ وَھِیَ لابتداء الغایۃ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ اور (و) کو حرف عطف اور (ھی) کو معطوف قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سَیِّئَہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھی) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ (ترتیب ابو سعیدی) بلکہ (مِنْ) مبتدائے اول ہے اور (ھی) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے ملکر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (و) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر (اخذت مِنَ الدَّراھم ای بعض الدَّراھم) کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسَّر اور (بعضُ الدَّراھم) مفرد کو مُفَسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّراھم) کو مفسَّر اور (بعض الدَّراھم) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

عسجد ای ذہب وغضنفر ای اسد (فتا ملہا) عطف بیان علی ما قبلہا (او بدل) منہ اھ اور عطف بیان وبدل کا اپنے
معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے. خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں..دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا
ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مفسَّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ
کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (من الدراھم) مجموعہ کیلئے
بھی اعراب ہوا۔ پس (من الدراھم) مجموعہ کو بھی مفسَّر قرار دینا درست نہیں غرضکہ کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے
جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیش نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے۔ حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۷۸ آیئے
والتحقیق ان ذلک المتعلق انما یعمل فی المجرور وانہ الذی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ یقتضی نصبہ لو کان متعدیا
الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واما الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ ومرادھم
تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھذا اذا لم یقع عوضا عن
العامل المحذوف والا حکم علی مجموعھما باعراب العامل رفعا نحو زید فی الدار ونصبا نحو خرج زید بثیابہ اوجرا
نحو مررت برجل من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃ ہوتا ہے جسکو
اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔ وقد علم من ھذا التحقیق ان جعلھم مذ ومنذ خبرین علی التسامح
الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذ ومنذ علی الراجح اھ

(۱۰) صفحہ ۳۱ پر (نحو قولہ تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر
لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ
مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دیکر مُفسَّر اور
الرجس الذی ھو الاوثان کو مُفسِّر۔ اسی طرح لا تاکلوا اموالھم الی اموالکم میں الی اموالکم کو مُفسَّر اور مع اموالکم کو مُفسِّر
قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں (من) زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت من البصرۃ
الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور (الی لانتہاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتہاء الغایۃ کو موصوف
اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتہاء الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میں یاد نہونے کی تائید
ہوتی جا رہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر قد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا میں (داخلا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلا صیغہ اسم فاعل اسمیں
ضمیر ھو مستتر جو کہ راجع ہے۔ ما موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبحان اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل
مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذا قمتم الی الصلوۃ) کی ترکیب میں
فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جا رہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ عُلیا کے مدرس صاحب
کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا۔ کو
جزائے مقدم اور ان کان ما بعدھا من جنس ما قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ
ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو جملہ شرطیہ جزائیہ کیساتھ موسوم کیا ہی نہیں تو ایجاد بندہ ہے یا بندی۔

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سرت البلد حتّی الشّوق) کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سرت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت و دعوت حتی الدعاء ای مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی یوبندرٹ اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللفظ عطف ہے اور مع الدعا بمعنی علی ہے۔

(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتّی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ وا نہ نائب فاعل ہوا۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا جار کو مجرور کیساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مَرَرْتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذو الحال بنایا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے کیونکہ ذو الحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذو الحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اسکی رسائی یہاں تک کیسے ہوسکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ ملا عبد الغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (من جملتها تاء التانیث المتحرکة و یاء النسبة و کونه فاعلًا و مفعولًا و موصوفًا و ذا حال و تمییزًا و مثنی و مجموعًا و منادیٰ و مصغرًا و مکبرًا اھ) صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علی سفر) کی ترکیب میں (علی سفر) کو (کائنةً) کے متعلق قرار دیکر (کائنةً) کو (کنتم) کی خبر بنایا ہے۔ اَقُولُ یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کائنین) بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (لیس کمثلہ شئ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کائنًا) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلًا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو ما رأیته مُذ یوم الجمعة او منذ یوم الجمعة) کی ترکیب میں (مذ یوم الجمعة) کو معطوف علیہ اور (منذ یوم الجمعة) کو معطوف قرار دیکر ما رأیته کے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذ) اور (مُنذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ من حیث المعنی کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مرّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنی ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعة سے پیشتر (ما رأیته) بقرینۂ سابق اختصارًا محذوف کردیا ہے تو اصل میں (ما رأیته مُنذُ یوم الجمعة) من حیث اللفظ معطوف ہے اور (ما رأیته مذ یوم الجمعة) من حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما علیک نبی او صدیق او شہید) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکد پر مؤکِّد کا جیسے ومن یکسب خطیئة او اثمًا میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی) عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (و تکونان بمعنی جمیع المدّة) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اسمیں ضمیر ھما مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) اَقُولُ یہ غلط ہے اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں ان ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل (ھما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ (و تا در تنصر و تنصران علامت غیبت و

حرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو ما رأیتہ مذ یومین او منذ یومین) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تضلیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الانکرۃ موصوفۃ) اور (الا فعلا ماضیا) اور (الا علی الاسم الظاھر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الا) حرف استثنا لغو **اقول** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی شر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ الا (حرف لغو) کہلاتا ہے نہ استثنا استثنائے لغو یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر یہ الفاظ پیش فرماتے ہیں (و او قسم کیلئے تین شرطیں ہیں ۱ ایک حذف فعل۔ ۲ دوسرا یہ کہ قسم اور سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ ۳ تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرما رہے ہیں جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وقد تکون بمعنی رب) کی ترکیب میں (بمعنی رب) کو (مستعملا) مقدر کے متعلق کر کے اسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملا) مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو عالم یعمل بعلمہ) کی ترکیب میں (یعمل بعلمہ) کو (عالم) کی صفت کہکے (وعالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرماکر (زید) اور (عمرو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آن معرفہ مرفوع باشد بابتدا چوں لا زید عندی ولا عمرو

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمیۃ) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جملۃ) کی صفت قرار دیا ہے **اقول** یہ بھی غلط کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (منتسب) ہو کر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیۃ میں زیر ترکیب (فالعدل خروجہ عن صیغتہ الاصلیۃ) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (ومما اشتھر بین المعربین من ان الاصلیۃ صفۃ لصیغۃ بلا ضم نائب الفاعل فمسامحۃ او غلط فاحش بیقین کما مر التفصیل نقلا عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظہ فانہ ینفعک فی مواضع شتی) انکے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر بر آں اس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلحقہ ثلث تغیرات لفظی ۱ وھو

کسر مَا قبل الیاء وَانتقال الاعراب الیھا۔ ومعنوی[۲] وَھُوَ صیرورتہ اسمًا لم یکن لہٗ وَحکمی[۳] وَھُوَ رفعہ لمَا بعدہ عَلیٰ الفَاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررتُ برجل قرشی ابوہٗ کانک قلت منتسب الیٰ قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقًا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کمَا یرفعہ اسم الفاعل المشتق) ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِب) ہے لہٰذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کانَ جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا سہو

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ اقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تُک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (وَاللّٰہُ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی طرح تضلیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنا یہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانَت فعلاً مَاضیًا الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ کو جملہ شرطیہ جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (وَاللّٰہ مَا افعلنّ کذا) اور (وَاللّٰہِ لَا افعلن کذا) اور (وَاللّٰہ لن افعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ الّتی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملۃ قرار دیا ہے اَقُولُ یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (اَلّتِیْ) ہے۔

(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنیٰ (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کمَا فی الفوائد الشافیہ ص۲۱۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (وَالفاعل فیھا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے اقولُ۔ یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعینتا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھیَ) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے بدو وجہ اول اسلئے کہ صیغۂ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہو تو سُنئے۔ صرف میر صلا میں ہے (والف در نصرتا علامت تثنیۂ مونث وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثّانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھیَ تدخل عَلیٰ المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھیَ) کو مبتدا بتا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھیَ) بارزہ ہے۔ ۳۰

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھیَ للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھیَ للاستدراک) اور (ھیَ للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھیَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنیکے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھیَ للترجی) کی ترکیب میں (ھیَ) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کے متعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھیَ) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مَرَّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مَرَّ) کی ترکیب میں (کما مَرَّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مَرَّ

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعل الشَّبَاب یعود) کی ترکیب میں (لَعَلَّ الشَّبَاب یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (اَلشَّبَاب) اسم (لعل۔ اور (یعود) خبر (لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشَّبَاب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۱ میں کافیہ کے قول زیر بحث مرفوعات وَامتنع ضرب غلامہ زیداً۔ کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَ عاطفۃ۔ امتنع ماض۔ ضرب غُلامہ زیداً۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل امتنع وَھُوَ معہ جملۃ فعلیۃ لا محل لھا عطف علی جملۃ جائز ولما کان ھٰذا اللفظ ممنع القول لا یراد معناہٗ و لا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النوع الثَّالِثُ

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھُمَا) بیان کی ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں شعر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلا مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں۔ جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النوع الرَّابِعُ

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وَھِیَ بمعنی مع) اور (ھِیَ للاستثناء) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سَبَقَ۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھٰذہٖ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر) کی ترکیب میں (ھٰذِہٖ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اذا کانَ مضافاً الیٰ اسم آخر) کو شرط موخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقولُ - یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اذا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلا ضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۴۱) صفحہ ۳۲ پر (ھیا شریف القوم) اور (ای افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضم فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیرُ الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخامِس

(۴۲) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجنّۃ) اور اسلمت (اَنْ دخلت الجنۃ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُل الجنۃ) اور (اَنْ دخلت الجنۃ) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۴۳) اسی صفحہ پر (اصلھا لَا اَنْ عند الخلیل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذو الحال اور (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ (اصلھا) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہیگا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کمَا فی الفوائدِ الشافیہ صفحہ ۱۱۰ -

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون مَا قبلھَا سببًا لمَا بعدھَا) کی ترکیب میں (قبلھا) اور (بعدھَا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے بلکہ (کَیْ) اس کا مرجع ہے۔

(۴۵) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ اُدخل الجنّۃ) کی ترکیب میں (ادخل الجنّۃ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بناکر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اُدْخُلَ الجُنَّۃ) اور یہ جملہ معلّلہ ہے۔ کمَا فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹ -

(۴۶) اسی صفحہ پر (فانَّ الاسْلام سبب لدخول الجنّۃ) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنۃ) کو اس سے متعلق کیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسْلَام) پر حمل درست نہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مَا یتوصل بہ الیٰ غیرہٖ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنۃ) ظرف مستقر ہوکر اُسکی صفت ہے۔

النّوعِ السَّادس

(۴۷) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرِبْ بمعنی مَا ضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لَمْ یضرِب (مراد لفظ) متعلق کائنٌ کے ہوکر مبتدا) **اقولُ** - یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۴۸) صفحہ ۳۶ پر (وھی ضد کلام الامر ای لطلب تَرْكِ الفعل) کی ترکیب میں (ضد کَلَام الامر) کو مفسَّر اور (الطلب ترک الفعل) کو (ثابتۃ) مقدر سے متعلق کرکے (ثابتۃ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیساتھ تعریف و

تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد کلام الامس) معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیہ کے قول (لاجماعھم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۹۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً و افراداً وغیرہ۔ وتذکیراً وغیرہ اھ) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (واما الافراد والتذکیر واضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور (الطلب ترک الفعل) ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے۔ صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولی) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیۃ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شیٔ بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سبباً) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (وتسمی الاول شرطاً والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو تسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفا۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغہ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (مَن) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (مَن) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحو دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشترا اشتر) کی ترکیب میں (ما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ (ما) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتر) شرط و جزا ملکر اس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر پیشتر (وھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

(لا یستعمل فعل کے) **اقولُ** - یہ غلط ہے مبتدی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فِیْ) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متیٰ تذهب اذهب) کی ترکیب میں (متیٰ) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متیٰ) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقولُ** یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہورہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہیئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مهما تذهب اذهب) اور حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مهما) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑدیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آنّیٰ تکن اکن) کی ترکیب میں (آنّیٰ) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذ ما تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذ ما) کو اسم جازم کہکر چھوڑدیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (ما) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتداءً فرمایا (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (ان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود اِن ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔ (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہوجانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنادیا) اے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ ماشاء اللہ جسکو نحو میر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اوّلاً اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو ہماسی کا نام تدقیق نظر ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلی العظیم۔ مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کردیا۔ اعزاز علی غفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیجئے۔ استغفراللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والظرفیۃ) المصدّرۃ بظرف او مجرور نحو اعندک زید وفی الدار زید اذا قدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبراً عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی أ استقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورثِ اعلیٰ بایں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے کئی سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ھمع الھوامع ج ۱ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علامتقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے۔ جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ھمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ والصواب انھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہو گئی۔ چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں ہمنے بھی اُسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد مدقق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(۶۳) صفحہ ۵۴ پر (وطریق ترکیب غیرھا الیٰ تسع مع عشی) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الیٰ حرف جر۔ تسع مجرور دونہ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہوکر (غیرھا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لَاُضِلَّنَّھُم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واربعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الیٰ تسعۃ عشر رجلاً) کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف[عہ]

(۶۵) اسی صفحہ پر (بتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر (ثلثۃ عشر رجلاً) ...

…مورثِ اعلیٰ سے مراد زمخشری معتزلی ہے۔

عہ مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الیٰ) کے ما قبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

منہ ۱۲

سے حال ہے۔

(٦٦) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرۃ امراءۃ واربع عشرۃ امرأۃ الیٰ تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاوّل) کی ترکیب میں (الیٰ تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف (سی رتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(٦٧) صفحہ ٧٤ پر (وَاَمّا طریق الترکیب فی الواحد وَالاثنین الیٰ تسع مع عشرون وَاخواتہ الیٰ تسعین) کی ترکیب میں (الیٰ تسع) کو اور (الیٰ تسعین) کو (الترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدُون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر یاد نہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ٣٤ میں ہے۔ وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طریق التبعیۃ فلامانع مِنْ ذلک التعلق کمافی مررتُ بزیدٍ وبعمروٍ کما فی الاظہار

(٦٨) اسی صفحہ پر (فان کانَ الممیز مذکرًا فتقول (الیٰ) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقولُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(٦٩) اسی صفحہ پر (وان کانَ الممیز مونثًا فتقول (الیٰ) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (فانْ کانَ الممیز مذکرًا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان کانَ الممیز مونثًا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اُسی دیوبندی نئے سُر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

(٧٠) صفحہ ٧٤ پر (تقول فی الممیز المذکر (الیٰ) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(٧١) اسی صفحہ پر (وفی الممیز المؤنث تقول (الیٰ) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوحِ دل پر نقش کرلیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہوں۔

(٧٢) اسی صفحہ پر (ثلثۃ وعشرون رجلًا) کی ترکیب میں (ثلثۃ وعشرونَ) کو معطوف علیہ معطوف قرار دیکے بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعۃ وَعشرونَ رجلًا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بناکر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(٧٣) اسی صفحہ پر (وَعلیٰ ھٰذَا القیاس) کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہوجائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے وَاشتعل الراس شیبا میں (الراس) پر الف لام یا ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ٦١ میں فرمایا۔ (ای التقدیر اسماء المسمیات فحذف المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ۔ وَاشتعل الراس شیبًا) اور کبھی زائدۃ جیسے اسمائے موصولہ پر۔ اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (اَلْ فَعَلْتَ) بمعنی ھَلْ فَعَلْتَ۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمناً اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل)

اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلاً ضربته) کی ترکیب میں (کم رجلاً) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) مذکور اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلاً) مبتدا ہے اور (ضربتہ) خبر۔ باور نہ ہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینھما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینھما) کو (ثابتاً) محذوف کا ظرف بنا کر (ثابتاً) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃً) بصیغۂ مؤنث مقدر مانا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم رجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم انا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربت میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں ذات شریف کی یہ تفضیل اس پر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سُنئے صرف میر صفحہ ۱ میں ہے۔ (وتائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث و فاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (ولا یکون متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمناً) کو اسم فاعل بتاکر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ مراراً۔

النوع التاسع

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل رویدَ زیداً ای امھل زیداً) کی ترکیب میں (رویدَ زیداً) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۲ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم وھیھات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونک زیداً) کی ترکیب میں (دونک زیداً) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیکَ زیداً) اور (حیھل الصلوۃ) اور (ھا زیداً) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق آنفاً۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کرکے ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیھات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لانھا لا تکون بمجرد الفاعل کلاماً تاماً فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلاماً تاماً) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا۔ **اقولُ** یہ غلط ہے جسکا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسر اور (المبتدأ والخبر)

کو مفسِّر قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ بولی غلط ہے جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں ۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں ۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل ۔ اسی واسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے ۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں ہمع الہوامع کی عبارت گذر چکی ہے ۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجد ای ذهب وغضنفر ای اسد وما بعدها عطف بیان علی ما قبلها او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وهی قد تکون زائدة) کی ترکیب میں (قد تکون زائدة) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں ۔ اگر یقین نہ ہو تو سنئے ۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیة هی التی صدرها فعل کقام زید وضُرِب اللص وکان زیدٌ قائمًا وظننته قائمًا ویقوم زید وقُم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (هو للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسَّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں ۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل ۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہو سکتا ہے نہ بدل ۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں ۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملة بالجملة کیلئے ہے ۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (هو) مبتدا محذوف کی خبر ۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ ۔

(۸۸) پھر ان مفسَّر اور مفسِّر کو (مستعملة) مقدر سے متعلق کرکے (مستعملة) کو (هو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کے ساتھ مطابق نہ رہے گی ۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے ۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامّة بمعنى الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامّة) کو موصوف و (بمعنى الانتقال الخ) کو کائنًا مقدر سے متعلق کرکے (کائنًا) کو صفت قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں ۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے ۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فهٰذه الثلثة) کی ترکیب میں (هٰذه) کو اسم اشارہ اور (الثلثة) کو مشار الیہ فرمایا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ بولی بھی غلط ہے ۔ بلکہ اسم اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں ۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (باوقاتها التی هی الصّباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا ۔ وہ یہ کہ (ها) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (اَلَّتِیْ هِیَ الصّباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت ۔ هدایة النحو صفحہ ۴۳ میں ہے ۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف به ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے ۔ کہ انکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے ۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں ۔ ان پر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی ۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناه حصل غناه فی وقت الصّباح) کی ترکیب میں (معناه) کو مبتدا اور (حصل غناه فی وقت الصّباح) کو جملہ فعلیہ کرکے خبر قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے ۔ بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کرکے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں ۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناهٗ حصل حکومته فی وقت الضّحٰی) اور (معناهٗ حصل قراءته فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ بھی غلط ہے ۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی ۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتًا) مقدر سے متعلق کرکے (ثابتًا) کو خبر تکون قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح) کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کر کے مفسّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتًا) سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسّر اور مفسِّر کیسا۔ ثانیًا۔ اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتًا) منصوب ہے، اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپنے دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ھُما لاقتران مضمون الجملة بوقتیھما ھی النھار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیھما) کو موصوف اور جملہ (ھی النھار واللیل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ھیَ) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں۔ اگر مرجع (وقتیھما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (ھیَ) واحد۔ اور اگر مرجع اُسکا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ھیَ) مؤنث۔ صحیح عبارت یوں ہے (ھما لاقتران مضمون الجملة بالنّھار واللّیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیھما) میں (وقتیَ) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (ھیَ النّھار واللیل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے۔ کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (وتوصف النکرة لا المعرفة بالجملة الخبریة التی ھی فی حکم النکرة)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صارَ) کی ترکیب میں (تکونان) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صارَ) کو (ثابتتان) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وھیَ لتوقیت شی بمدة ثبوت خبرھا لاسمھا فلا بدّ من ان یکون قبلھا جملة۔ فعلیة او اسمیة) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو (ھیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ھیَ لتوقیت شی الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (ھیَ) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس مادام زید جالسًا) کی ترکیب میں (مادام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور در وے واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اُسمیں ضمیر مستتر (ھُوَ) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکُلُّ واحد من ھٰذہ الافعال الاربعة) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ھٰذہ الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں حتی کہ اُس سے حرف جار

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے جمع الجوامع اور اُس کی شرح ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ١٥١ میں ہے (یصاغ مِن اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بغیر تاء مِن المذکر و فاعلۃ (بالتاء مِن المونث بمعنی بعض ما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی معنی الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ یکون مصاغًا منہ اھ) بلکہ (مِن ھٰذہٖ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(١٠٢) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(١٠٣) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبرِ مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(١٠٤) صفحہ ٦٢ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھٰذہٖ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(١٠٥) صفحہ ٦٣ پر (واعلم انّ حکم مشتقات ھٰذہٖ الافعال کحکم ھٰذہٖ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے۔ اور جب نحو میر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر۔ اب ہم سے سُنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشیء ھو الاثر الثابت لذلک الشیء یہاں پر یہی معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہوگا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(١٠٦) صفحہ ٦٤ پر (لدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (الساکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوچا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(١٠٧) صفحہ ٦٥ پر بمعنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زید الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ لفظ (معنی) اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیے گئے۔

(١٠٨) صفحہ ٦٦ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقا لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقًا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(١٠٩) اسی صفحہ پر (ھٰذا ای کون الخبر مطابقًا للفاعل اذا کان الفاعل اسمًا ظاھرًا) کی ترکیب میں (ھٰذا) مفسَّر اور (کون الخبر الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ مفسَّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسمًا ظاھرًا) کو شرط موخر۔ **اقول** ۔ دونوں غلط۔ اوّل اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں سکا مرّ۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسَّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(١١٠) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرًا فلیست المطابقۃ شرطًا) کی ترکیب میں (اَمّا) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرًا الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط کہ (امّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (امّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جو اباً محذوف ہوتی ہے ۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم اور (فلیست المطابقۃ شیٔاً) شرط محذوف کی جزا ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ اُنہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محل الرفع بانّہ اسمہ) کی ترکیب میں (مع اَنْ) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ دونوں غلط اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں (مع اَنْ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہ) بھی اُسی (ثابتاً) مقدر سے متعلق ہے۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور سوء تفہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھذا الوجہ) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصاً والثانی تامّاً) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامّاً) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مرّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامّاً) کا (ناقصاً) پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کاد زید یجیٔ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں عسٰی میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے ۔ اور (کاد) برائے رجا موضوع نہیں۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہو گا ۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنو الخبر ای قرب حصولہ (کاد تقول کاد زید یجیٔ) فتخبر عن دنو الخبر نعلماک باشرافہ علی الحصول للفاعل فی الحال ۔ دیکھئے (فتخبر) با آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاد زید یجیٔ) جملہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں ۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلبیاً کافعال المقاربۃ) ۔ تو اسکو یوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے ۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں۔ چنانچہ علامہ دسوقی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۴۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذ الانشاء انما یظہر فی افعال الرجاء وھی عسٰی وحری واخلولق ولا یظہر فی غیرھا من افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقاً یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کرکے (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے ۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل لاثبات باقٍ علی حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (وخبرہ یجیٔ فعلاً مضارعاً دائماً بغیر اَنْ) کی ترکیب میں (بغیر اَنْ) کو (یجیٔ) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور کوتاہی فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلاً مضارعاً) کی صفت ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیٔ) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کرب زید یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جنکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشك زید ان یجیٔ او یجیٔ) کی ترکیب میں (یجیٔ) کو (ان یجیٔ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشك زید ان یجیٔ) کو جملہ انشائیہ۔ **اقولُ**۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجیٔ) سے (اوشك زید) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور کل کا (اوشك زید ان یجیٔ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بجز (ان یجیٔ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۷۱ پر (وھٰذہ الثلٰثة مرادفة لکرب) کی ترکیب میں (مرادفة) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کما بیّنّاہ غیر مرة۔

النوع الثانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۷۲ پر (نعم الرجل زیدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ) **اقولُ**۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں۔ نیز قول معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اوّل فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرّجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سُنئے محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۲۱۹ میں ہے۔ (فعلی الوجه الاول نعم الرجل زید جملة واحدة) ای اسمیة خبریة مرکبة من المبتدا والجملة الفعلیة الانشائیة)

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبرہ مقدم علیه) کی ترکیب میں (خبرہ) کو موصوف اور (مقدم علیه) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (او مرفوع بانّهٗ خبر مبتداٍ محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل ھُوَ زیدٌ) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (ھُوَ زیدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (ھو زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے۔ وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التقدیر الاوّل جملة واحدة وعلی التقدیر الثانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا۔ اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثانی) کا عطف (علی التقدیر الاوّل) پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملة واحدة) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۷۳ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دلّ علیه قرینة) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دلّ علیه قرینة) کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ مابعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

(۱۲۸) صفحہ ۷۴ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرجل) اور (الرجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل و مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے کما مرّ۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۷۵ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر حکم مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (الحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مرّ۔

(۱۳۱) صفحہ ۷۶ پر (اصلہ حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہ ہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی ما یقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجہین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرما گئے ہیں۔ الاعراب ما اختلف آخرہ بہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسہا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبہا ای اجالہا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللہ المعدۃ ای غیرہا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئ ای ازلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل لعراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون لاحد جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العربون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں لازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۷۸ پر (حبذا رجلاً زید) اور (حبذا راکباً زید) اور (حبذا زید رجلاً) اور (حبذا زید راکباً) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رجلاً) کو تمیز اور (زید) کو ذوالحال اور (راکباً) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شی لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھو ذا لا زید لان زیداً مخصوص والمخصوص لا یجئ الا بعد تمام المدح والرکوب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (المتعرض لبیان الممیز لظہورہ اذ لا ابہام فی المخصوص)۔

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۷۹ پر (وانما سمیت بہا) کی ترکیب میں (بہا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (ما) زائدہ ہے جو فعل کے

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو (لائے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برائے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضھا للشک وبعضھا للیقین) کی ترکیب میں (بعضھا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (للیقین) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضھا) ثانی کا عطف (بعضھا) اول پر ہے اور (للیقین) کا عطف (للشک) پر۔

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع ہے افعال قلوب کی طرف اُس کا فاعل) **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منھا للشک وثلثۃ منھا للیقین وواحدۃ منھا مشترک بینھما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو مبدل منہ اور جملۂ (ثلثۃ منھا للشک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا بنز مخشری۔ ابن مالک ابن جنی جواز کے قائل ہیں جن پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے: الی اللہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ + وبالشام اُخری کیف یلتقیان (حاجۃ واخری) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل۔ و آیت یہ ہے ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (والجمھور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابو حیان سے باین الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابو حیان ولیس کیف یلتقیان بدلا بل استینا فا للاستبعاد وکذا ان ربک الآیۃ لئلا یودی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقولُ** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسیواسطے قول اشمونی (ابدالھا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملہ اُسکی صفت ہے اور جملہائے مابعد بھی باعتبار عطف اُسکی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (ظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اُسکی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط کر دو اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو اُنکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل۔ اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اُنکے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہوکر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا تری) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الّذی اسم موصول قرار دیکر (تری) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بناکر صلہ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۰ میں ہے (والصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لانّ مضمونھما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللہ غفورا) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل با فاعل اللہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

مقامات میں یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول ۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زید ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول بہ معنی قرار دیا اور فرمایا (ظننت فعل قلب ضمیر أنا اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ) **اَقُولُ** ۔ یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے ۔ کما مَرَّ ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر أنا کہنا صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ فاعل (تا) ضمیر بارز ہے (أنا) نہیں ۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور اسی (أنا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (أنا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا ۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها على تقدير التأخر) کی ترکیب میں (ابطالها) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (على تقدير التأخر) کو اُسکی خبر قرار دیا ہے ۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں ۔ کما مَرَّ ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (اذا زيدت الهمزة فى اول علمت ورأيت صارا متعديين الى ثلثة مفاعيل) کی ترکیب میں (صارا) کے اندر ضمیر (هما) مستتر بیان فرمائی ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط اور صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے ۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے ۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنى المثال الاول حملت زيداً على ان يعلم عمراً فاضلاً) کی ترکیب میں (حملت زيداً الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے ۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہوکر خبر ہے ۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انه لا يجوز حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلثة) کی ترکیب میں (من) کو (لا يجوز) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (المفعول الاول) سے حال ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں ۔ جو قابل اتباع نہیں ۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا يجوز حذف احدهما بدون الآخر كما مَرَّ) کی ترکیب میں (كما مَرَّ) کو (لا يجوز) سے متعلق کیا ہے ۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے ۔ کما مَرَّ عن الفوائد الشافیہ ۔

العوامل القياسية

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (واما اذا كان متعدياً فينصب المفعول به) کی ترکیب میں (اذا كان متعدياً) کو شرط اور (فينصب المفعول به) کو جزا قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فينصب) کا مفعول فیہ مقدم ہے اور (فينصب) نفی جزا جسکی شرط جو با محذوف کما مَرَّ ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وهو اسم حدث اشتق منه الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منه الفعل) کو صفت قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا ۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ رہے ۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے ۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصريون ان المصدر اصل والفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ۔ کما مَرَّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر ۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الكوفيون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر باعلاله وصحته بصحته) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت ہے ۔ قول با صالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتی کہ (قال) سے تعلق ہو ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں ۔ اس سے پیشتر بھی (الاستقلاله)

(قال البصریون میں قال) سے متعلق کیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (انّ) کے اسم وخبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (ولا شک ان دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علی اصالۃ الفعل فی الاعلال) کی ترکیب میں (مطلقاً) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (انّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملاکر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ (انّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (انّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کردیتا ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (فاکرم متکلماً بالھمزۃ) کی ایک ترکیب میں (بالھمزۃ) کو ظرف مستقر کر کے ضمیر (متکلماً) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شئ لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغہ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (ولا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل بہ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہوتو (قائلاً) منصوب منون ہونا چاہیئے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظاً لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنیً لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر کے پیش نظر لازم آئیگا کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظاً) اور (معنیً) کو تمیز قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے۔ یا ذات مقدرہ سے اول دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درھماً دوم وزن جیسے عندی منوان سمناً۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برّاً چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوباً پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلاً۔ (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی باین الفاظ بیان فرمائی ہے۔ وغیر المقدار کل فرع حصل بالتفریع اسم خاص یلیہ اصلہ للبیان ویکون لذالک الفرع مما یصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیداً وباب ساجاً وثوب خزاً وان لم یتغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذھب وقلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمیز ام یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلاً اس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ اور اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خاتم حدیداً کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اس کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خاتم جس سے اسکی اصل یعنی حدید بیان کیواسطے متصلاً مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجاً اور ثوب خزاً۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذھب کہ سونے کے ہر ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں۔ تو ان دونوں مثالوں میں (ذھب اور ۳۲

فضۃ) مجرور باضافت ہونگے نظر براں لفظ

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنیً) نہیں۔ بلکہ (جَرٌّ) اور (رَفعٌ) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنیً) ذات مقدرۃ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیرِ نائبِ فاعل ممیز ہے (لفظاً) اور (معنیً) اسکی تمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کمَا مَرَّ غیر مَرَّۃٍ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضرب زید ای مِن آن یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسَّر اور (من ان یضرب زید) کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائقِ اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لَا یسأم الانسان مِنْ دُعَاءِ الخیر ای مِنْ دُعَائہٖ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (مِن دُعَاءِ الخیر) کو مفسَّر اور (مِن دُعَائہٖ الخیر) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اَقولُ** یہ بھی غلط۔ کمَا مَرَّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واَمّا فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کرکے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیۃ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کمَا مَرَّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وَھُوَ یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کمَا مَرَّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (لمَا کانَ مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (بَا) کو (مشابھت) اور (مشابھًا) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کمَا مَرَّ غیر مرّۃٍ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکونُ خبرًا عنہ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (یکونُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (خبرًا) کی صفت ہے یا (خبرًا) کا ظرف لغو۔ کمَا فِی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب عمرًا فی الدّار) کی ترکیب میں (ضارب عمرًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ کہکے صلہ قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کا فیہ اور اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او مَا ضَاھَاھَا) مِنَ المضاھاۃ وَھِیَ المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وَھُوَ اسْمُ الفاعل نحو الحوض ممتلئٌ مَاءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیونًا او الصّفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھًا او اسم التفضیل نحو زید افضل ابًا فان ھٰذہٖ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھا لانّھا منسوبۃ الیٰ فاعلھا کما ان الفعل منسوب الیٰ فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حلالاً عنہ) کی ترکیب میں (عَن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے بلکہ (مبنیًا) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حلالاً) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عَنْ) کو (یکونُ) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائقِ اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عَنْ) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکونُ حینئذٍ مضافاً الی مَا بعدہٗ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر) **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کمَا مَرَّ آنِفًا)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضاربٍ عمراً امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے ورنہ (ضاربِ عمرٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہوگا وجہ یہ کہ اگر (عمرٍ) کو (ضارب) کا مفعول بہ قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (واللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضاربِ عمرٍ) نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفت معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (عمرٍ) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضاربِ عمرٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا۔ چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول میں عمل نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرٍ) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سَوَاءٌ کانَ بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (سَوَاءٌ) کو مبتدا اور (کانَ بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کانَ بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی والحال والاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سَوَاءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضراب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور (کضراب الخ) کو ظرف مستقر کرکے حال قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہوجائے حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکنھم جعلوا مَا فیھما من زیادۃ المعنی قائماً مقام مَا زالَ من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) مستتر بتائی اور (فیھما) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بتایا اور (زال) سے (من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ تینوں باتیں غلط۔ اوّل اسلئے کہ صرف میں یاد نہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واو ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (وواو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہوکر (مَا) سے حال ہے۔ سوم اسلئے کہ (منَ المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہوکر (مَا) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (مِنْ) برائے تبیین ہیں۔ اور (مِنْ) برائے تبیین ظرف مستقر ہوکر حال ہوا کرتا ہے اگر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال والاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملاکر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسیواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ اباً وابوۃ وداراً وعلماً)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدا کمَا فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (ک) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے کہ (کاف) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کمَا مَرَّ غیر مرۃ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے اور یاد رکھیے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرماگئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زید مضروب غلامہ کلاّن اوغداً) کی ترکیب میں (کلاّن) کو معطوف علیہ اور (غداً) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے۔

بلکہ (غدًا) سے پہلے (زید مضروب غلامہ) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غدًا) کو (الآن) پر معطوف قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا انتفی فیہ اَحَدُ الشَّرطین المذکورین ینتفی عملہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اقول** یہ غلط کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مَرَّ مرارًا۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۹ پر (وَھِیَ مشابھۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابھۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مَرَّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کون کُلٍّ منھما) کی ترکیب میں (کون) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور (وصفۃ) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علی قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوف۔ **اقول** یہ غلط ہے اور ضعف تحریر پر قوی برہان جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا بے ہنگام نہیں تو کیا ہے۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (فامّا اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا الّا ان لا اعتماد علی الموصول لا یتاتی فیھا) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الّا) کو حرف استثنا۔ اور (ان لا اعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔ **اقول** یہ سب غلط۔ بقول شخصے انشا غلط۔ املا غلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ حاشیہ مُلّا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ مُلّا عبد الغفور قدس سرہ صفحہ ۸۰ میں خواص اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتھا تاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ وکونہ فاعلًا ومفعولًا وموصوفًا وذاحال وتمییزًا ومثنّی ومجموعًا ومنادی ومصغرًا ومکبرًا ومنسوبًا ومستثنی ومستثنی منہ ومرجعًا للضمیر بلا تاویل ومنصرفًا وغیر منصرف وابدال اسم صریح منہ والاخبار بہ مع مباشرۃ الفعل نحو کیف کنت القیام اذا خرجت التاکید والتعریف والتذکیر والتانیث) اور جب الّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الّا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الّا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحًا مستثنیٰ نہیں کہلاتا۔ چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۶۲ میں (بالّا واخواتھا) پر فرمایا (احترز بہ عن نحو جاءنی القوم لا زید وما جاءنی القوم لکن زید جاء) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلاً محرم آفندی صفحہ ۲۰ میں ہے (اویلکن الاستدراکیۃ نحو جاءنی القوم لکن زید لم یجیٔ) اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے بیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر بر آں ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستثنا بہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کر یلے اور نیب چڑھے) سمجھئے۔ کیونکہ یہاں پر (الّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا۔ اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۶ پر (قد یکون معمولها منصوبًا علی التشبیه بالمفعول فی المعرفة وعلی التمییز فی النکرة) کی ترکیب میں (فی المعرفة) کو (التشبیه) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرة) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی کیونکہ (فی) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفة) یہاں وجہ شبہ نہیں نیز (نکرة) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرة) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیة الشئ لنفسه لازم آئے گی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر (لاجل الاضافة) کو ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (مجرورًا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (ان یکون فی آخرہ الخ) کی ترکیب میں (یکون فی آخرہ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او یکون فی آخرہ مضاف الیه) کو جملہ بنا کر معطوف پھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (یکون) سے پیشتر (اَن) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انها تمییز له) کی ترکیب میں (له) کو (تمییز) سے متعلق قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر فیرفع منه الابهام) کی ترکیب میں (یرفع) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (النکرة) قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرة) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر (احدهما العامل فی المبتداء والخبر وهو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (هو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هو الابتداء) جملہ (احدهما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو الابتداء ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیة) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسَّر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ بعض نحویوں کی نہیں تو ایسی صورت میں (ای) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصح ان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** - یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ (اَن) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھکر مبتدی بھی انگشت بدنداں ہوجائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کیئے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کئے سو تک پہونچتی یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انور شاہ صاحب مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری شرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ این خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہوگیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائۃ عامل کی ترکیب نہ آئی

آخر وجہ کیا

وہی جو ہمنے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی اکابر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایندم اس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں بنظر براں دونوں پر راہ حق مسدود کر دی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف انپر راضی رہے لہٰذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر رد بیٹھے تو گمر دلائے گمراہ بٹھے نا ہٹو۔ بھپکا دہ مرکوڑ ہے جو گمرد کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جبتک نحو میر کے مسائل زبانی یاد نہوں شرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کرکے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے، تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی سولہ ۱۶ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے، تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ ۸ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ ۱۱ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ پر زیر تعریف عدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب مفرد مونث نائب الفاعل فیھا ھی راجع الی الصیغۃ) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم مفعول ہے۔ اور همع الھوامع صفحہ ۱۹۲/۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغیر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغیر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (وحکمی وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ۔ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بر وقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں۔ اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب انکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقیید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں پر بمعنے ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن والرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ ۱۸ قسموں سے خارج جن میں بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ ۱۸ قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔ (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معروفہ اسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں وجوہ ثلثہ سے معریٰ کرکے استعمال کیا گیا ہے

اور تیرہویں نوع میں معرّف باللام عمل بہر صورت کرے گا تمّت ثلاث عشرة کاملة

اصلاح ضروری

(نحو مررت بزید ای الصق مروری بمکان یقرب منه زید) اور بحو تسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی ہے کا پیاں طبع ہو کر جم جانے کے باعث درستگی نہ ہو سکی۔ فروگذاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنا دیا۔ اور الصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف (مررت بزید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر (الصق مروری بمکان یقرب منه زید) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقولہ کی باقی معلوم پھر مررت بزید۔ اور الصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ وجہ یہ کہ (مررت بزید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہی مراد المعنی نہیں ورنہ جملہ ہوگا اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا۔ اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا۔ لہذا (الصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا۔ نظر برآں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے۔ اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب وغیرہ۔ اساتذہ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائۃ عامل کے مصنّف

شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد۔ کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو تیس جلدوں میں مکمل ہوئی۔ ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

اور اُس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما فی الدر المکنون لمحمد ماہ بن محمد انور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے۔ اور اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اُسکی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپ کا تخلص (جامی) ہے۔ قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپ نے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ۵ مولدم جام و رشحہ قلم + جرعہ جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدہ اشعار + بدو معنی تخلصم جامی است۔

نسب شریف اور تحصیل علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے۔ اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات ہو کر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی۔ پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے۔ پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا۔ شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے۔ بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہٗ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے بھی استفاضہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف اکیاسی سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸؁ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض ادبا نے بایں طور نظم کیا۔ جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت + فی روضۃ مخلدۃ ارضھا السماء + ملک قضا نوشت بدروازہ بہشت۔ تاریخ ومن دخلہ کان آمنا۔ اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا جامی الذی ھو راح بجا منا + کالروح کان فی جسد المقبر کامنا + قد مات بالھرات وقد حل بالحرم + ارخنۃ ومن دخلہ کان آمنا +

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر بھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہٗ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجہ شریف میں عرض کرینگے جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اس سے کہدینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو برد + دست بیروں کن از یمانی برد + ورنہ اسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا جس سے فتنہ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت۔ ذٰلِکَ فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے۔

یا نبی اللہ السلام علیک
بسلام آمدم جوابم دہ
مہر روئے تو برد ہوش از من
زاری من شنو تکلم کن
گرنہ رفتم طریق سنت تو
اے دل و دیدہ خاک نعلینت
اے خوش آں سرزمیں کہ منزل تست
پیش آں بارگاہ نورانی
دم بدم در معنی سفتہ
یا رسول اللہ السلام علیک

انما الفوز والفلاح لدیک
مرہمے بر دل خرابم نہ
بنما روئے خود ز بردیمن
گریۂ من نگر تبسم کن
ہستم از عاصیان امت تو
رشتۂ جاں شراک نعلینت
یا برآں جا گذار محمل تست
شود ز خاک راہ پیشانی
خالی از لاف و دعوئ گفتہ
انما الفوز والفلاح لدیک

بس بود جاہ و احترام مرا
خواہم از شوق دست بوس تو برد
سوئیم افگن ز رحمتے نظرے
لب بجنبان پئے شفاعت من
رحم کن بر من و فقیری من
روئے مجنوں برآں زمین اولیٰ
برگیاہے کز آں زمیں خیزد
رود در آں بارگاہ حشمت و ناز
کے بود کہ میاں ممبر و قبر
کے بود با دلے ز غم رستہ

یک علیک لے ز تو صد سلام مرا
دست بیروں کن از یمانی برد
باز کن بر رخم ز لطف درے
منگر در گناہ و طاعت من
دست دہ بہر دستگیری من
کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ
ناقہ در جیب و یاسمیں بیزد
پیش سینہ نہادہ دست نیاز
کردہ صد چاک جیب و خرقۂ صبر
جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے استاد معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی - - - - - نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس علی تھے کہ ایکمرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی و باز آئی۔ یہ جواب سنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ اس دفعہ قبر انور سے جواب نہ آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا ومولٰنا دمانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین +

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ۔ ۲۶ ۳ ۴۸؁ء چہارشنبہ ۶۹ھ

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی عکس طبع قدیم